5

مسیحی نشوونما کے لئے

ضروری باتیں

آر۔ سی۔ سپرول

مسیحی نشوونما کے لئے پانچ ضروری باتیں

FIVE THINGS EVERY CHRISTIAN NEEDS TO GROW

آر۔ سی۔ سپرول

UCRT
URDU CENTER FOR
REFORMED THEOLOGY
اُردُو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

جُملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

Originally published in English under the title:
Five Things Everyone Needs to Grow
© 2008 by R.C. Sproul

Published by Ligonier Ministries
421 Ligonier Court, Sanford, FL 32771, U.S.A.
Ligonier.org
Translated by permission. All rights reserved.

مصنف: آر۔ سی۔ سپرول

مترجم: پادری سموئیل خورشید

نظرِ ثانی: ڈاکٹر ایلیاہ میسیؔ

اِشاعت: ۲۰۲۵

ناشرین: اُردُو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org

اِس کتاب کا ترجمہ اور اِشاعت "لیگنئیر منسٹریز" (Ligonier Ministries) اَمریکہ کی اِجازت سے کیا گیا ہے۔ آپ اِس کتاب کو ہماری ویب سائٹ اُردُو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org سے مفت حاصل کر سکتے ہیں، مگر یہ کتاب فروخت کے لیے نہیں۔

فہرست مضامین

تعارف 5

باب ۱: بائبل کا مطالعہ 8

باب ۲: دُعا 32

باب ۳: عبادت..54

باب ۴: خدمت..72

باب ۵: مختاری..91

سوالات وجوابات..101

تعارُف

یہ ایک بہت بڑی عالمی حقیقت کا مظہر ہے۔ ہر چوتھے سال جب اولمپک گیمز ہوتی ہیں تو ساری دُنیا ٹھہر سی جاتی ہے اور مجموعی طور پر دِل تھام لیتی ہے۔ اور کیا شادمانی کی بات تھی جب دو سال پہلے یہ گیمز ہوئیں۔ سرما اور گرما کی کھیلوں میں دُنیا کے سامنے بہترین کھلاڑی پیش کیے گئے جنہوں نے مختلف مقابلوں جیسے کہ دوڑ، سکئی (لمبی کھڑاؤں سے برف پر پھسلنا) باسکٹ بال، جمناسٹک اور اِس طرح کی دُوسری نسبتاً کم جانی جانے والی کھیلوں، جیسا کہ کرلنگ اور تہری چھلانگ میں حصہ لیا۔ کھلاڑی تقریباً دُنیا کے تمام ممالک سے اِس میں شرکت کرتے ہیں۔ اِنسانوں کا ایک بڑا عظیم الشان جمِ غفیر اپنے تمام تر اِختلافات مثلاً مختلف رنگ، زبانوں، لباس کے مختلف انداز اور مختلف طرزِ زِندگی کے ساتھ سامنے آتا ہے۔

لیکن اپنے تمام تر اِختلافات کے باوجود قوموں کے نمائندے جب وہ اولمپک کے ایک دُوسرے کے ساتھ ملے ہوئے پانچ دائروں والے ایک جھنڈے تلے سٹیڈیم میں جمع ہوتے ہیں تو افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا اور یورپ کی قوموں کے درمیان اِتحاد کی علامت ہوتے ہیں۔ وہ سب اِکٹھے کھڑے ہوتے ہیں اور اولمپک کا حلف لیتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ وہ اعلیٰ ترین کھیلوں میں ایک مثال قائم کریں گے۔ وہ سب اولمپک آئیڈیل بننے کے لئے بہترین جدوجہد کرتے ہیں (تیز تر، بلند تر اور مظبوط تر)۔ وہ اِس بڑے اِمتحان کے لئے سالوں رِیاضت اور تیاری کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے مدِمقابل سے آگے نکل سکیں۔

مسیحی ہونا محض اِکتسابی ہُنر یا غوطہ خوری یا آئس سکیٹنگ کی تربیت جیسا نہیں ہے۔ یہ کائنات کے خدا کے ساتھ اَبدی رِشتے میں رہنے کا نام ہے۔ ایسا تعلق جو اُس وقت شروع ہوتا ہے جب ایک شخص نیا مخلوق بن جاتا اور اِیمان سے یسوع مسیح کو اپنے خداوند کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ لیکن اولمپک کے کھلاڑی کی طرح مسیحی تربیت پذیر ہونے، قربانی دینے اور مخصُوص کردار حاصل کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں تاکہ ہم خدا کے جلال کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں پیش کر سکیں۔ یہ کتاب اِن میں سے پانچ چیزوں کا ذِکر کرتی ہے، یعنی بائبل کا مطالعہ، دُعا، عبادت، خدمت اور مختاری۔

جیسے اولمپک کا کھلاڑی اپنی بہترین کارکردگی دِکھانے کے لئے سخت محنت کرتا ہے ویسے ہی مسیحی زِندگی میں اِن چیزوں کو پانے کے لئے ہماری جاں فشانی کی خواہش ہمارے خداوند کی خدمت اور موثر ہونے میں ہماری مدد کرے گی۔

کھلاڑی مقابلہ جیتنے، میڈل حاصل کرنے اور دُنیا بھر میں اپنے مداحوں سے تحسین و آفرین حاصل کرنے کے لئے سالوں اور بعض اوقات دِہائیوں پُرمشقت تربیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ چند مخصُوص اور ہُنرمند مردوں اور عورتوں کے لئے زِندگی بھر کا تجربہ بن جاتی ہے۔ خدا کے لوگ اِس طرح تحسین و آفرین حاصل نہیں کرتے لیکن ہم ایک دن یہ اَلفاظ سنیں گے۔ ”اَے اچھے اور دِیانت دار نوکر شاباش“۔

”کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر اِنعام ایک ہی لے جاتا ہے۔ تم بھی ایسے ہی دوڑو تاکہ جیتو۔ اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ تو مُرجھانے والا سہرا پانے کے لئے یہ کرتے ہیں۔ مگر ہم اُس سہرے

کے لئے کرتے ہیں جو نہیں مُرجھاتا" (ا۔کرنتھیوں ۹:۲۴-۲۵)۔خدا کرے آپ اپنی دوڑ سے لطف اندوز ہوں۔

بابِ اوّل

بائبل کا مطالعہ

ایک شخص اَذیّت ناک درد میں مبتلا تھا۔ لیکن جس درد کو وہ محسوس کر رہا تھا، وہ جسمانی نہیں تھا۔ کاش کہ یہ جسمانی درد ہوتا، کیوں کہ اِس قِسم کے دردوں کے ساتھ وہ اِس سے پہلے بھی نمٹ چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اِن سے رِہائی حاصل کر سکتا تھا۔ لیکن اِس درد کے علاج کے لئے کوئی بڑی چیز کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ رُوحانی درد تھا۔ اُس کی رُوح پر اندھیروں کے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور وہ یوں محسوس کر رہا تھا جیسے وہ دوزخ کے جبڑوں کے بیچ ایک نازک دھاگے پر جھول رہا ہو۔ یہ شرمندگی، بربادی، شخصی تذلیل اور اُس کے پوشیدہ گناہ کے لوگوں پر ظاہر ہو جانے کا خوف تھا۔

یہ شخص اپنے زمانے کا ہیرو، ایک قومی شخصیت، مانا ہوا جنگ جُو، سیاست دان، شاعر اور موسیقار تھا۔ اپنی زِندگی میں وہ اُن مقبول گیتوں کا مرکز تھا جو اُس کی فتح کے جشن میں گائے جاتے تھے۔ اُس نے اپنی فوجوں کے بہت طاقت ور اور دیو قامت دُشمن کو صرف فلاخن اور چکنے پتھر کے ساتھ قتل کر کے قومی سطح پر شہرت حاصل کی۔ وہ اپنے بادشاہ کا نہایت وفادار تھا۔ یہاں تک کہ جب اُس کے بادشاہ نے اُس کو قتل کرنے کی کوشش کی وہ تب بھی وفادار رہا۔ اِس کے بعد وہ خود بادشاہ بن گیا۔ اور اُس کی بادشاہت سے اِسرائیل کے سنہرے دَور کا آغاز ہوا۔ اُس نے اپنے مُلک کی حدود میں شان

دار اِضافہ کیا۔ اِسرائیل (مُلک) کی جغرافیائی حیثیت ایک پُل کی سی تھی جو افریقہ کو ایشیا اور یورپ سے ملاتا تھا۔ اور بین الاقوامی تجارتی شاہراہیں اِسی سے گزرتی تھیں۔ اِسرائیل اپنی سیاسی اور جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ اِس شخص کی قیادت میں یہ چھوٹا سا مُلک جو کہ ضخامت کے لحاظ سے تقریباً امریکی رِیاست میری لینڈ جتنا تھا، مگر بہت بڑی عالمی طاقت بن گیا۔ لیکن اِس شخص کی بزرگی، سیاسی اور ثقافتی حدود سے کہیں آگے تھی۔ وہ ایک رُوحانی لیڈر بھی تھا۔ وہ ایک ایسا آدمی تھا جو خاص کر خدا کے دِل کے موافق تھا۔ وہ اِسرائیل کا دُوسرا بادشاہ داؤد تھا۔

جب وہ ایک بڑے گناہ میں گِر گیا تو یہ نہ صرف داؤد اور اُس کے گھرانے کے لئے بلکہ پوری قوم کے لئے بھی آفت کا سبب تھا۔ اپنی ساری رُوحانی قوت کے باوجود وہ اپنے دِل میں گناہ کے لئے اِس قدر اَندھا ہو گیا کہ ناتن نبی نے بلاواسطہ سرزنش کر کے اُس کے ضمیر کو جھنجھوڑا۔ ہم ۲۔ سموئیل ۱۲:۱-۷ میں یوں پڑھتے ہیں۔

"اور خداوند نے ناتن کو داؤد کے پاس بھیجا۔ اُس نے اُس کے پاس آکر اُس سے کہا کسی شہر میں دو شخص تھے۔ ایک امیر اور دُوسرا غریب۔ اُس امیر کے پاس بہت سے ریوڑ اور گلّے تھے۔ پر اُس غریب کے پاس بھیڑ کی ایک پٹھیا کے سِوا کچھ نہ تھا جسے اُس نے خرید کر پالا تھا اور وہ اُس کے اور اُس کے بال بچوں کے ساتھ بڑھی تھی۔ وہ اُسی کے نوالہ میں سے کھاتی اور اُس کے پیالہ میں سے پیتی اور اُس کی گود میں سوتی تھی اور اُس کے لئے بطور بیٹی کے تھی۔ اور اُس امیر کے ہاں کوئی مسافر آیا۔ سو اُس نے اُس مسافر کے لئے جو اُس کے ہاں آیا تھا پکانے کو اپنے ریوڑ اور گلّے میں سے کچھ نہ لیا بلکہ اُس غریب کی بھیڑ لے لی اور اُس شخص کے

لئے جو اُس کے ہاں آیا تھا پکائی۔ تب داؤد کا غضب اُس شخص پر بہ شِدت بھڑکا اور اُس نے ناتنؔ سے کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم کہ وہ شخص جس نے یہ کام کیا واجب القتل ہے۔ سو اُس شخص کو اُس بھیڑ کا چوگنا بھرنا پڑے گا کیوں کہ اُس نے ایسا کام کیا اور اُسے ترس نہ آیا۔ تب ناتنؔ نے داؤد سے کہا کہ وہ شخص تُو ہی ہے۔ خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ مَیں نے تجھے مسح کر کے اِسرائیل کا بادشاہ بنایا اور مَیں نے تجھے ساؤل کے ہاتھ سے چھڑایا"۔

داؤد اپنے بے نقاب ہو جانے پر غم زدہ تھا۔ آیت ۱۳ ہمیں بتاتی ہے: "تب داؤد نے ناتنؔ سے کہا مَیں نے خداوند کا گناہ کیا۔ ناتنؔ نے داؤد سے کہا کہ خداوند نے بھی تیرا گناہ بخشا۔ تو مرے گا نہیں"۔

ناتنؔ کے کلام کے وسیلہ سے داؤد رُوح القدس کی قائل کرنے والی قدرت کے نیچے آ گیا۔ اُس کی توبہ اِتنی ہی بلند تھی جتنا کہ اُس کا گناہ گہرا تھا۔ توبہ کے لئے اُس کے پچھتاوے نے سزا کے خوف کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا اور خدا کی نافرمانی پر ٹوٹے ہوئے دِل نے رُوح پر گہرا اَثر کیا۔

اُس ندامتی روِیے کے ساتھ داؤد نے ایک دُعا کی جو کہ ہم زبور ۵۱ میں دیکھتے ہیں۔ اِس زبور میں سچی توبہ کے تمام عنصر پائے جاتے ہیں:

"اَے خدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر۔
اپنی رحمت کی کثرت کے مطابق میری خطائیں مٹا دے۔
میری بدی کو مجھ سے دھو ڈال۔
اور میرے گناہ سے مجھے پاک کر۔

کیوں کہ مَیں اپنی خطاؤں کو مانتا ہوں۔
اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔
مَیں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے۔
اور وہ کام کیا ہے جو تیری نظر میں بُرا ہے
تا کہ تو اپنی باتوں میں راست باز ٹھہرے
اور اپنی عدالت میں بے عیب رہے۔
دیکھ! مَیں نے بدی میں صورت پکڑی
اور مَیں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا۔
دیکھ تو باطن کی سچائی پسند کرتا ہے۔
اور باطن ہی میں مجھے دانائی سکھائے گا۔
زُوفے سے مجھے صاف کر تو مَیں پاک ہوں گا۔
مجھے دھو اور مَیں برف سے زیادہ سفید ہوں گا۔
مجھے خوشی اور خرمی کی خبر سنا
تا کہ وہ ہڈیاں جو تو نے توڑ ڈالی ہیں شادمان ہوں۔
میرے گناہوں کی طرف سے اپنا منہ پھیر لے
اور میری سب بدکاری مٹا ڈال۔
اَے خداوند! میرے اندر پاک دِل پیدا کر
اور میرے باطن میں اَز سرِ نو مستقیم رُوح ڈال۔
مجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر

اور اپنی پاک رُوح کو مجھ سے جُدا نہ کر۔
اپنی نجات کی شادمانی مجھے پھر عنایت کر اور مستعد رُوح سے مجھے سنبھال۔
تب مَیں خطاکاروں کو تیری راہیں سکھاؤں گا۔
اور گنہگار تیری طرف رجوع کریں گے۔
اَے خدا! میرے نجات بخش خدا مجھے خون کے جُرم سے چھُڑا
تو میری زبان تیری صداقت کا گیت گائے گی۔
اَے خداوند! میرے ہونٹوں کو کھول دے
تو میرے منہ سے تیری ستایش نکلے گی
کیوں کہ قربانی میں تیری خوشنودی نہیں ورنہ میں دیتا۔
سوختنی قربانی سے تجھے کچھ خوشی نہیں۔
شکستہ رُوح خدا کی قربانی ہے۔
اَے خدا! تُو شکستہ اور خستہ دِل کو حقیر نہ جانے گا"۔

اِن اَلفاظ کا زبور ا کے ساتھ موازنہ کرنا بہت دلچسپ ہو گا۔ زبور ا اور ۵۱ کے درمیان بہت بڑا خلا ہے۔ اِس خلا سے میری مُراد کتاب کے صفحوں کے لحاظ سے نہیں اور نہ ہی شخصی تجربے کے لحاظ سے ہے، بلکہ یہ خلا تابع داری اور غیر تابع داری کے لحاظ سے ہے۔ زبور ا میں لکھا ہے:

"مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا
اور خطاکاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا
اور ٹھٹھابازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا

بلکہ خداوند کی شریعت میں اُس کی خوشنودی ہے
اور اُسی کی شریعت میں دِن رات اُس کا دھیان رہتا ہے۔
وہ اُس درخت کی مانند ہو گا جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا ہے۔
جو اپنے وقت پر پھلتا ہے اور جس کا پتّا بھی نہیں مرجھاتا۔
سو جو کچھ وہ کرے بارور ہو گا۔ شریر ایسے نہیں
بلکہ وہ بھوسے کی مانند ہیں جسے ہوا اُڑا لے جاتی ہے۔
اِس لئے شریر عدالت میں قائم نہ رہیں گے
نہ خطاکار صادقوں کی جماعت میں۔
کیوں کہ خداوند شریروں کی راہ جانتا ہے
پر شریروں کی راہ نابود ہو جائے گی"

اپنی زندگی میں ایک نقطے پر داؤد کو زبور ا میں مذکور شخص کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے یعنی "ایسا آدمی جو اُس درخت کی مانند ہو جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا جس کی خوشنودی خداوند کی شریعت اور رات دِن اُس پر دھیان کرنے میں تھی۔ یوں رُوحانی قوت داؤد کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اور جس چیز کو اُس نے چُھوا وہ پھل دار ہوئی۔ لیکن ایک جگہ پر اُس کی توجہ اُس کلام سے ہٹ کر ایک عورت بت سبعؔ پر لگ گئی ۔اور نتیجتاً وہ بھوسے کی مانند ہو گیا جس کو ہوا اُڑا لے جاتی ہے۔ اِس بڑی گراوٹ کی وجہ سے داؤد نہ صرف اپنی سالمیت بلکہ اپنا اِطمینان اور خوشی بھی کھو بیٹھا تھا۔ زبور ۵۱ میں داؤد خدا سے اپنے گناہ کے معاف کیے جانے کی درخواست کرتا ہے "مجھے خوشی اور خرمی کی خبر سنا تا کہ وہ ہڈیاں جو تو نے توڑ ڈالی ہیں شادمان ہوں۔۔۔ اپنی نجات کی شادمانی مجھے

پھر عنایت کر"۔ اپنے غم میں داؤد اپنی نجات کی خوشی کو پھر تازہ ہوتا دیکھنا چاہتا ہے۔ اگرچہ گناہ میں وقتی خوشی ملتی ہے لیکن یہ ہمیشہ قائم رہنے والی خوشی نہیں دیتا۔ اگر ہم اِس حقیقت کو سمجھ جائیں تو خواہش کی کھائی میں کبھی نہ گریں جو اِیمان داروں کو ورغلاتی ہے۔

میری زِندگی کا سب سے بڑی خوشی کا وقت وہ تھا جب مَیں یسوع مسیح کو قبول کر کے تبدیل ہوا۔ وہ میری تمام زِندگی کے سب سے منفرد لمحات تھے۔ اگر موازنہ کریں تو دُنیا کی کوئی بھی چیز اِتنی قیمتی نہیں ہے۔

مَیں نے یہ گواہی کئی دفعہ سُنی ہے۔ برطانیہ میں مقیم مناد اور مبشر میرے دوست جان گیسٹ نے مجھے اُس رات کی بابت بتایا جس رات وہ لیور پُول، برطانیہ میں تبدیل ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ ابھی گھر نہیں آیا تھا۔ اَصل میں وہ راستے میں آگ کے شعلوں کو پھلانگتے اور اُن سے بچتے بچاتے گھر پہنچا تھا۔ میری بیوی ویسٹا اپنے تبدّل کی اگلی رات کے دوران جاگتی رہی تھی۔ وہ اپنے آپ سے یہ سوال کرتی۔ کیا ابھی بھی میرے پاس مسیح میں نئی زِندگی ہے؟ مطمئن ہو کر کہ اُس کے پاس اب مسیح میں نئی زِندگی موجود ہے خوشی کے ساتھ وہ بستر پر لیٹی اور سو گئی۔

ایک نیا مسیحی ہونے کے ناطے سے مَیں خدا کے کلام کا سرشار تھا۔ مَیں چاہتا تھا کہ اپنا ہر ایک لمحہ اِسی کو پڑھتے ہوئے گزاروں۔ آخر کار مَیں نے اپنے پہلے سیمسٹر میں کالج کے نگرانوں کی فہرست بنائی۔ یہ کوئی علمی کامیابیوں کی فہرست نہیں تھی۔ بلکہ یہ اُن طلباء کی فہرست تھی جو تعلیمی طور پر زیرِ غور تھے۔ مَیں نے جمنازیم اور بائبل میں اے

۔ گریڈ حاصل کیا اور باقی تمام مضامین میں ڈی گریڈ۔ بائبل میں اے۔ گریڈ ہونے کی وجہ سے میں فیل ہونے سے بچ گیا۔

اپنی مسیحی زندگی کے اِبتدائی مہینوں میں مجھے رُوحانی بلندیوں سے پستیوں میں گرنے جیسے بدلتے ہوئے محسوسات کا تجربہ ہوا۔ مَیں صلاح کاری کی غرض سے ایک خادِم کے پاس گیا۔ اُس نے مجھے سمجھایا کہ اِس طرح کی رُوحانی سنسنی خیزی نئے مسیحیوں کے لئے غیر مانوس نہیں ہے۔ اور جُوں جُوں مَیں بالغ ہو تا جاؤں گا یہ اُتار چڑھاؤ کم ہوتے جائیں گے۔ اُس نے مجھے یہ بھی نصیحت کی کہ مجھے خدا کے کلام کی طرف دیکھنا ہے نہ کہ اپنے جذبات و احساسات کی طرف جو کہ مسیحی زِندگی میں ہیں۔ مَیں نے ایسی دانائی کی نصیحت پھر کبھی نہیں پائی۔

تبدّل میں کلام کا کِردار

خدا ہمارے دِلوں کو چاک کرنے اور اِیمان میں زِندہ کرنے کے لئے اپنے کلام کو اِستعمال کرتا ہے۔ ـ"پس کلام سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے" (رومیوں ۱۰:۱۷) اِسی طرح عبرانیوں ۴:۱۲-۱۳ میں لکھا ہے۔

"کیوں کہ خدا کا کلام زِندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور رُوح اور بند بند اور گودے گودے کو جُدا کر کے گزر جاتا ہے اور دِل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہے اور اِس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہے اُس کی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں"۔

تارِیخ ایسے لوگوں کی کہانیوں سے بھری پڑی ہے جو کلام کی قدرت سے تبدیل ہوئے۔ اوگسطین نے جو سراسر بداَخلاقی کی زِندگی بسر کر رہا تھا، بچوں کو کھیلتے ہوئے کھیل میں لاطینی زبان میں بلند آواز سے یہ جُملہ بولتے سُنا"ٹولے لیگے ٹولے لیگے" (tolle lege, tolle lege) جس کے معنی ہیں "اُٹھا اور پڑھ، اُٹھا اور پڑھ"۔ جونہی اُس نے یہ سنا تو اُس کی نظریں کھلی ہوئی بائبل کی ایک عبارت پر پڑیں جہاں پر لکھا تھا۔ "جیسا دِن کو دستور ہے شائستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔ نہ زِناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔ بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کرو" (رومیوں ۱۳:۱۳-۱۴)۔

جب اوگسطین نے خدا کا کلام پڑھا، نہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔ اور نہ زِناکاری اور شہوت پرستی سے، تو اُس کا دِل خدا کے کلام کی قدرت سے چھلنی چھلنی ہو گیا مگر خدا کے رُوح سے دوبارہ زِندہ کیا گیا۔

صدیوں بعد مارٹن لُوتھر بھی اِسی طرح بیدار ہوا۔ لوتھر خدا کی راست بازی کے بارے میں کشمکش کا شکار تھا۔ وہ اِس بات کا اِقرار کرتا ہے کہ اُس وقت وہ خدا کی راست بازی کے تصوّر سے نفرت کرتا تھا۔ اور جب وہ رومیوں ۱:۱۷ پر اوگسطین کی تفسیر پڑھ رہا تھا تو اُس نے اچانک اِنجیل کی سچائی کو دیکھا۔ کہ خدا کی راست بازی صرف اِیمان کے وسیلہ سے ہمیں دی جاتی ہے۔ اِس بیداری نے لوتھر کے اندر پروٹسٹنٹ اِصلاح کی بنیاد ڈالی۔

رومیوں کا خط جان ویزلی کی تبدیلی کا بھی ذریعہ بنا۔ وہ ۲ مئی ۱۷۳۸ء ایلڈرز گیٹ لندن میں ایک عبادت میں تھا تو منادنے رومیوں کے خط سے پیغام دیا تو اُس پیغام

نے اُس کے دِل کو عجیب طرح سے گرما دیا۔ جس کو ویزلیؔ نے اپنی تبدیلی کے لمحے کے طور پر جانا۔

میری اپنی تبدیلی بھی خدا کے کلام کی بند بند اور گودے گودے کو جدا کر دینے والی قدرت سے ہوئی، جب مَیں کالج کے پہلے ہفتے اپنے سے بڑی جماعت کے لڑکے کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ مجھے ملنے والوں میں وہ پہلا شخص تھا جس نے یسوع کے ساتھ تعلق کی بات کی۔ ہمارے درمیان عام بات چیت چلتی رہی جس میں کوئی خاص رسمی اِنجیل کا حوالہ پیش نہیں کیا گیا۔ لیکن اُس نے بائبل کی اعلیٰ حکمت کی بات کی۔ اُس نے واعظ ۱۱:۳ کا غیر واضح سا حوالہ دیا: "۔۔۔اور اگر درخت جنوب کی طرف یا شمال کی طرف گرے تو جہاں درخت گرتا ہے وہیں پڑا رہتا ہے"۔ اِس آیت کے اَلفاظ سیدھے میرے دِل پر لگے۔ فوراً مَیں نے اپنے آپ کو درخت کی مانند ساکن، ایک جگہ پر پڑا ہوا اور سُوکھا ہوا دیکھنا شروع کر دیا۔ سُوکھے درخت کی مانند مَیں نے اپنے آپ کو اِنتہائی خراب حالت میں دیکھا جو کہ آہستہ آہستہ برباد ہو رہا تھا۔ یہی سب کچھ ذہن میں لئے ہوئے مَیں اپنے کمرے میں گیا اور اپنے بستر کی ایک طرف گھٹنوں کے بل ہو گیا اور خدا سے اپنے گناہوں کی معافی کے لئے درخواست کرنا شروع کر دی۔ اِسی لمحے مَیں یسوع مسیح سے رُوشناس ہو گیا جس نے مجھے نئی زِندگی بخش دی اور میری گناہ آلودہ رُوح کو کیچڑ میں سے اُٹھا لیا۔ میرے خیال میں مسیحی کلیسیائی تارِیخ میں، مَیں واحد شخص ہوں جو واعظ کی کتاب کی کسی آیت سے تبدیل ہوا ہو۔

رُوحانی بالیدگی (نشوونما) میں کلام کا کِردار

جیسے خدا کا کلام ہماری تبدیلی میں اِستعمال ہوتا ہے، اُسی طرح یہ رُوحانی نشوونما کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ خدا کے کلام میں غوطہ زن ہونے سے ہماری سوچیں مسیح کی سوچوں میں ڈھلنا شروع ہو جاتی ہیں اور ہم یہ سیکھتے ہیں کہ شاگردیت کیا ہے۔

تیمتھیس کے دُوسرے خط میں پولُس رسُول اپنے عزیز دوست اور شاگرد کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ کلام کے گہرے مطالعہ میں مشغول رہے۔ ہمارے لئے اِن حالات کو سمجھنا بہت اہم ہے جن میں پولُس رسول یہ نصیحت لکھ رہا ہے۔ پولُس کے لئے رومی حکومت کی طرف سے سزائے موت کا پروانہ جاری ہو چکا تھا اور وہ اِس پر عمل درآمد ہونے کا اِنتظار کر رہا تھا۔ ایسی صورتِ حال میں جو نصیحت پولُس کر رہا تھا، وہ یقیناً اِنتہائی اہم تھی۔ آج یہ نصیحت ہماری زِندگیوں کے لئے بہت اہم ہے۔

پولُس رسُول نے لکھا "بلکہ جتنے مسیح یسوع میں دِین داری کے ساتھ زِندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے۔ اور بُرے اور دھوکہ باز آدمی فریب دیتے اور فریب کھاتے ہوئے بگڑتے چلے جائیں گے" (۲۔ تیمتھیس ۳: ۱۲-۱۳)۔ کیوں کہ پولُس اِنجیل کی خاطر دُکھ اُٹھا رہا تھا اِس لئے دُکھوں کی بات کرنی اُس کے لئے فطری بات تھی۔ وہ تیمتھیس کو بتاتا ہے کہ مصیبتیں ہر مسیحی اور مسیحی جماعت کا حصہ ہیں۔ ضرور ہے کہ اِیمان دار اُن کی توقع کریں۔ مزید اُس نے کیا کہا؟ اُس نے حالات بہتر ہونے کی بات نہیں کی۔ بلکہ پولُس تیمتھیس کو کہہ رہا ہے کہ حالات بد سے بدترین ہوتے جائیں گے۔ اور ایسے لوگ آئیں گے جو دھوکے باز ہوں گے اور تمہیں دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ تمہیں جھوٹ کی طرف مائل کریں۔ اور وہ لوگ جو خدا کے لوگوں کو دھوکہ دیں گے وہ خود بگڑتے چلے جائیں گے۔

خدا کی سچائی کو بگاڑ دینے سے جو دھوکہ دیا جاتا ہے یہ بہت بڑا دھوکہ ہے جس سے ہر نسل اور مسیحی جماعتوں کا پالا پڑتا ہے۔اِس وجہ سے مسیح کے بعد اُس کے رسُول اِس بارے میں بہت سنجیدہ تھے کہ مسیحیوں کی جڑیں اُس کے کلام کی سچائی میں ہوں تاکہ جھوٹے اُستاد اُنہیں دھوکہ دے کر گمراہ نہ کر دیں۔اِس لئے وہ تیمتھیس سے توقع کرتا ہے کہ وہ پورے طور پر خدا کی باتوں کو جانے اور کلام کی تعلیم سے مُلبس ہو جائے تاکہ وہ اِس طرح کی دھوکہ بازیوں کا مقابلہ کر سکے۔

اِس طرح کے حالات تھے جن میں پولُس رسول تیمتھیس کو نصیحتیں لکھ کر بھیج رہا تھا۔ ''مگر تُو اِن باتوں پر جو تُو نے سیکھی تھیں اور جن کا یقین تجھے دِلایا گیا تھا یہ جان کر قائم رہ کہ تُو نے اُنہیں کِن لوگوں سے سیکھا تھا۔ اور تُو بچپن سے اُن پاک نوِشتوں سے واقف ہے جو تجھے مسیح یسوع پر اِیمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے لئے دانائی بخش سکتے ہیں'' (۲۔ تیمتھیس ۳: ۱۴-۱۵)۔

یہ واضح نہیں ہے کہ جب پولُس رسول تیمتھیس کو یہ نصیحتیں لکھ رہا تھا تو وہ کِن لوگوں کی بات کرتا ہے جنہوں نے اُسے سکھایا تھا۔کیا تیمتھیس کے گھر کے لوگوں کی بات کر رہا تھا، بالخصوص اُس کی دادی لوئیس کی یا اُس کی ماں یونیکے کی جنہوں نے تیمتھیس کی اِیمان میں تربیت کی تھی (۲۔ تیمتھیس ۱: ۵)؟ یا کیا تیمتھیس کا اُستاد ہونے کے ناطے وہ اپنی بابت کہہ رہا تھا؟ یا کیا پولُس رسول تیمتھیس کی توجہ اُس کی تعلیم کے ماخذ یعنی خدا کی طرف لگا رہا تھا۔ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن ایک بات بالکل واضح ہے کہ تیمتھیس نے پاک نوشتوں کو سیکھا تھا۔اُس کو عبرانی نوشتے یعنی پرانا عہد نامہ بچپن سے سکھایا گیا تھا۔اور یہ بھی واضح ہے کہ پولُس چاہتا تھا کہ تیمتھیس خدا کے کلام کا

طالب علم ہو۔ یہ سب اُس کے کلام کے مطالعہ کی وجہ سے تھا کہ پولُس یہ کہہ سکا کہ ''مَیں اچھی کشتی لڑ چکا، مَیں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ مَیں نے اِیمان کو محفوظ رکھا(۲۔ تیمتھیس ۴: ۷)''دُوسرے لفظوں میں پاک نوشتوں نے پولُس رسُول کو ہر قِسم کے بُرے حالات میں زِندگی گزارنے کے لئے تقویت بخشی۔ ایسا ہی ہمارے لئے بھی ہے۔ بائبل کا مسلسل مطالعہ کر کے ہم اِیمان میں ترقی کر سکتے اور سچائی پر مضبوطی سے قائم رہنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

اِیمان دار کی زِندگی میں کلام کی اہمیت اِس بات سے ہے کہ اُس کا ماخذ کون ہے اور کون اُس کے پیچھے کام کرتا ہے۔ تیمتھیس کو نصیحت لکھتے ہوئے پولُس یہ کہہ کر پاک نوشتے اُس کے سپرد کرتا ہے کہ ''ہر ایک صحیفہ جو خدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے''(۲۔ تیمتھیس ۳: ۱۶)۔

جب مَیں چھوٹا تھا تو ہمارے محلے میں ایک لڑکا تھا جو عمر میں مجھ سے تقریباً دو سال بڑا تھا۔ وہ کچھ بد اَخلاق اور بے رحم سا تھا۔ وہ اکثر میرا مذاق اُڑاتا اور میرے نام ڈالتا تھا جس سے میرے جذبات مجروع ہوتے تھے۔ بعض اوقات مَیں روتا ہوا اپنی ماں کے پاس آجاتا اور جو کچھ اُس لڑکے نے مجھے پریشان کرنے کے لئے کہا ہوتا سب بتاتا۔ اِس پر میری ماں کا پسندیدہ رّدِ عمل یہ ہوتا، وہ میرے آنسو پوچھتی ہوئی کہتی ''میرے بیٹے! جب لوگ تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں تو اُس کے ماخذ (وجہ) کو جاننے کی کوشش کرو''۔

میری ماں کی یہ چھوٹی سی نصیحت ایک ایسا اُصول تھا جو مَیں نے تعلیمی دُنیا میں قدم رکھنے کے بعد زیادہ اچھے طریقے سے سیکھا۔ علمی اُصولوں میں سے ایک اُصول یہ ہے کہ اپنی کھوج کو اِتنی گہرائی تک لے جاؤ کہ آپ کو کسی چیز کے اصل ماخذ کا پتا چل جائے۔ علماء کو اِس بات کے لئے محتاط ہونا پڑتا ہے کہ کسی چیز کے ظاہر سے کچھ نتیجہ اخذ نہ کریں کیوں کہ صداقت کا پتہ کسی چیز کے ماخذ سے چلتا ہے۔ اِس لئے اُن کو کسی چیز کے حقیقی ماخذ تک رسائی کے لئے اُس کا تجزیہ کرنا اور پرکھنا پڑتا ہے۔

پولُس رسُول نے یہاں تیمتھیس کو یقین دِلایا کہ کلام کا ماخذ خدا ہے۔ "پاک نوشتے جو اِلہام سے ہیں" اُس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا اِس طریقے کی نگرانی کر رہا تھا جس سے بائبل لکھی جارہی تھی، بلکہ یہ کہ بائبل کے تمام مواد کی نگرانی کر رہا تھا۔ وہ لفظ جس کا ترجمہ "اِلہام" کیا گیا ہے یہ ایک یونانی اِصطلاح" تھیوپ نوسٹوس" (Theopneustos) ہے جس کا لغوی مطلب "تنفسِ خدا" سے ہے۔ جب پولُس رسول اِن اَلفاظ کو لکھ رہا تھا تو نہ صرف اُس کا خیال اِلہامی تھا بلکہ یہ اَلفاظ بھی اِلہامی تھے۔ یہ مکمل طور پر اِلہام تھا۔ سب کچھ کا لُب لباب یہ ہے کہ بائبل خدا کی طرف سے ہمیں ملی ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے اور اپنے اَندر خدا کا اِختیار رکھتی ہے۔ پولُس رسُول چاہتا تھا کہ تیمتھیس بائبل کے ماخذ کو جانے نہ کہ اِس طریقہ کو کہ جس سے یہ خدا کا اِلہام ہے۔

بائبل مقدس کے اِلہامی ہونے سے شروع کر کے پولُس اِس کے مقصد اور اہمیت پر علیحدہ علیحدہ بات کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کلامِ مقدس بہت ساری باتوں، تعلیم، اِلزام، اِصلاح اور راست بازی میں تربیت کے لئے "فائدہ مند" ہے۔

بائبل کی اہمیت مندرجہ ذیل باتوں میں ہے۔ پہلی بات یہ کہ بائبل مستحکم تعلیم سکھاتی ہے۔ اگرچہ ہم ایسے دَور میں رہ رہے ہیں کہ دُرُست تعلیم ختم ہوتی جارہی ہے۔ بائبل اِس بات پر بہت زور دیتی ہے کہ نئے عہد نامے کا بہت سارا حصہ تعلیم کے بارے میں ہے۔ کلیسیا کو اُستاد کی خدمت اِس لئے دی گئی تاکہ لوگ تعمیر ہوں "اور اُسی نے بعض کو رُسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دیا" (اِفسیوں ۴:۱۱-۱۲)

بائبل مقدس تربیت اور اِصلاح کے لئے بھی فائدہ مند ہے جو کہ اِیمان دار کی مسلسل ضرورت ہے۔ یہ چیز تعلیمی حلقوں میں بائبل پر عالمانہ تنقید کرنے والوں کے لئے کئی طرح سے انوکھی بھی ہے۔ اِس طرح کی باتیں کر کے کچھ علماء اپنے آپ کو بائبل سے بڑا ٹھہراتے ہیں اور اِس کی تصحیح کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اگر بائبل مقدس خدا کا کلام ہے تو کوئی بھی شخص اِس سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ خدا ہی ہماری تصحیح کرتا ہے نہ کہ ہم اُس کی تصحیح کرتے ہیں۔ ہمیں خدا پر اِختیار نہیں رکھنا بلکہ اُس کے اِختیار کے نیچے رہنا ہے۔

یہ چیز بائبل کا مطالعہ کرتے وقت آپ کی مددگار ہو گی، بائبل کو پڑھتے وقت ایک سرخ پنسل اپنے پاس رکھیے۔ مَیں آپ کو مشورہ دُوں گا کہ جو حوالہ جات آپ کے لئے واضح نہیں یا سمجھنے میں مشکل ہیں اُن کے حاشیہ میں (؟) کا نشان لگا لیجیے۔ اِسی طرح جو حوالہ جات آپ کو ٹھوکر کھلاتے ہیں یا سمجھنے میں مشکل لگتے ہیں، اُن پر (x) کا نشان لگا لیں۔ اِس کے بعد جن حوالہ جات کو سمجھنے کی آپ کوشش کرتے رہے ہیں اُن کی طرف دھیان کریں۔ خصوصاً وہ حوالہ جات جن پر آپ نے (x) کا نشان لگایا ہے۔ یہ چیز پاکیزگی

کی طرف آپ کی راہ نمائی کر سکتی ہے۔ جیسا کہ ایکس (x) کا نشان اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کہاں پر ہماری سوچ یسوع مسیح کی سوچ سے ہٹی تھی۔ اگر مَیں کوئی بات بائبل میں پڑھتا ہوں جسے مَیں پسند نہیں کرتا تو شاید مَیں اِسے سمجھ نہیں پا رہا۔ اگر ایسا ہے تو اُس کا بار بار مطالعہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر مَیں پھر بھی کسی پیرے کو نہیں سمجھ پا رہا اور مَیں ابھی تک اُسے ناپسند کرتا ہوں تو اِس کا مطلب یہ نہیں کہ بائبل میں کچھ غلطی ہے بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ میرے اَندر کچھ مسئلہ ہے جس کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اکثر کوئی دُرُست چیز حاصل کرنے سے پہلے ہمیں یہ دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مَیں کیا غلط کر رہا ہوں۔

جب ہمیں سوچ کی تبدیلی کا تجربہ ہوتا ہے تو یہی توبہ ہوتی ہے۔ ہم فوراً ہر طرح کی غلط سوچوں سے پاک نہیں ہو جاتے۔ سوچوں کی تجدید ہونا پوری زِندگی کا عمل ہے۔ پاک نوشتوں میں اپنے ناپسندیدہ حوالہ جات پر غوروخوض کر کے ہم اِس عمل کو تیز تر کر سکتے ہیں۔ یہ ''راست بازی کے لئے تربیت'' کا حصہ ہے جس کی پولُس رسُول بات کر رہا ہے۔

آخر میں پولُس رسُول بائبل کے مطالعہ کے اہم ترین مقصد کی تشریح کرتا ہے۔ اور وہ حتمی بات پر آتا ہے جہاں رسُول لکھتا ہے۔ ''۔۔۔ تاکہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔۔۔'' ایسے لگتا ہے جیسے پولُس تیمتھیس کو خبردار کر رہا ہے کہ اگر اُس نے خدا کے کلام سے غفلت برتی تو اُس کی زِندگی نامکمل رہ جائے گی۔ اور وہ اُس بڑے خزانے میں سے بہت کچھ کھو دے گا۔ خدا کا کلام سچائی کا خزانہ ہے اور یہی ہمارے لیے سچائی ہے۔

بنیادی باتوں سے آغاز کریں

نیا عہد نامہ ہمیں شاگردیت کی زِندگی کے لیے بلاتا ہے۔ ''شاگرد'' کا مطلب ہوتا ہے ''سیکھنے والا''۔ کسی بھی قِسم کی شاگردیت میں یہ اہم بات ہے کہ بنیادی چیزوں سے آغاز کیا جائے اور پھر اُن پر عبور حاصل کیا جائے۔ ایک دفعہ آرنلڈ پالمر نے کہا تھا کہ گالف کے پچاس شائقین میں صرف ایک ایسا ہوتا ہے جو باقاعدہ طریقے سے گالف کلب میں آتا ہے۔ فٹ بال کا عظیم کوچ ونسن لمبارڈیؔ جب اپنے کھلاڑیوں کی اِنتہائی خراب کارکردگی سے پریشان ہو جاتا تو ہمیشہ کھلاڑیوں کی توجہ دوبارہ بنیادی باتوں کی طرف دِلاتا۔ وہ فٹ بال کو اُونچا پکڑ کر پوری ٹیم کے سامنے کھڑا ہو جاتا اور کہتا ''یہ فٹ بال ہے۔۔۔ کہیں مَیں آپ کو مشکل بات تو نہیں سکھا رہا؟''۔

بعض اوقات ہم بنیادی بات کو سیکھنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ مَیں اپنی ایک معلمہ سے وائلن (سارنگی کی ایک قِسم کا ساز) بجانا سیکھتا ہوں۔ میری معلمہ بہت بڑی فنکارہ ہے۔ وہ رُوسی وائلن پر عبور رکھتی ہے، اِس سے پہلے کہ وہ مجھے تاروں پر ہاتھ رکھنا سکھاتی، وہ ہفتوں تک مجھے یہ سکھاتی رہی کہ وائلن کو کیسے پکڑا جاتا ہے۔ اِس دورانیہ میں مَیں نے وائلن سے زیادہ رُوسی زبان سیکھ لی۔ لفظ ''نی ایٹ'' "nyet" میری زبان دانی کا باقاعدہ حصہ بن گیا۔ مَیں چلنے سے پہلے دوڑنا سیکھنا چاہتا تھا۔ اِس بات کا یقین کرنے کے بعد کہ خدا ہمیں کلام میں بلوغت کے لئے بلاتا ہے، وہ ہمیں شخصی بلوغت کے لئے بلاتا ہے ۔ ہمیں دُودھ پر گزارا ہرگز نہیں کرنا بلکہ ٹھوس غذاء کی خواہش رکھنی ہو گی۔ عبرانیوں ۵:۱۲-۱۴ میں لکھا ہے ''وقت کے خیال سے تو تمہیں اُستاد ہونا چاہیے تھا مگر اب

اِس بات کی حاجت ہے کہ کوئی شخص خدا کے کلام کے اِبتدائی اُصول تمہیں پھر سے سکھائے اور سخت غذاء کی جگہ تمہیں دُودھ پینے کی حاجت پڑ گئی۔ کیوں کہ دُودھ پیتے ہوئے کو راست بازی کے کلام کا تجربہ نہیں ہوتا اِس لئے کہ وہ بچہ ہے اور سخت غذا پوری عمر والوں کے لئے ہوتی ہے جن کے حواس کام کرتے کرتے نیک و بد میں اِمتیاز کرنے کے لئے تیز ہو گئے"۔

میرے خیال میں بہت سے مسیحیوں کی کلام کی ٹھوس غذاء نہ کھانے اور صرف دُودھ تک محدود رہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ اُنہوں نے دُودھ پینے کا دُرُست طریقہ نہیں سیکھا ہوتا۔ پیانو بجانے کے لئے پہلے اُس کے سکیل سیکھنا اِنتہائی اہم ہے۔ اگر ہم کسی قابلیت کی اِنتہا چاہتے ہیں تو بنیادی باتوں کو سیکھنا اَز حد ضروری ہے۔

بائبل کو مکمل پڑھنے کے لئے ہر مسیحی کو کچھ باتوں میں مستقل مزاج ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ اِیمان رکھتے ہیں کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے تو پھر ضروری ہے کہ ہم اُس کے کسی لفظ کو نظر انداز نہ کریں۔ اگر خدا آپ کے میل بکس میں کوئی خط ڈالتا ہے تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آپ اِس کو پڑھیں گے۔ بائبل ایک خوب صورت لیکن کافی بڑا خط ہے۔ کئی مرتبہ اچھی خواہش رکھنے والے بھی اُس کا حجم دیکھ کر حوصلہ ہار جاتے ہیں۔ اِس لئے بہت کم مسیحی مستقل مزاجی کے ساتھ پوری بائبل پڑھتے ہیں۔

سیمینارز کے موقع پر مَیں اکثر کہتا ہوں کہ وہ لوگ اپنا ہاتھ اُوپر کریں جنہوں نے مکمل بائبل پڑھی ہے۔ مشکل سے آدھے لوگ ہاں میں جواب دیتے ہیں۔ پھر مَیں پوچھتا ہوں کتنوں نے پیدایش کی کتاب پڑھی ہے؟ تقریباً سب ہی اپنا ہاتھ کھڑا کر دیتے ہیں۔ پھر مَیں کہتا ہوں اگر آپ نے خروج کی کتاب بھی پڑھی ہے تو اپنا ہاتھ اُوپر ہی

رکھیے۔ پھر کچھ ہاتھ نیچے ہو جاتے ہیں۔ اور جب مَیں احبار کی کتاب کا نام لیتا ہوں تو ہاتھ تیزی سے نیچے جانے شروع ہو جاتے ہیں۔ مزید گنتی تک پہنچتے پہنچتے حالات بدترین ہو جاتے ہیں۔

پیدایش کی کتاب کو پڑھنا تقریباً ایسے ہی ہے جیسے آپ کوئی افسانہ پڑھ رہے ہوں۔ یہ زیادہ تر تارِیخی کہانی اور سوانح عمری ہے۔ یہ کتاب اہم لوگوں جیسے کہ نوح، اَبرہام، یعقوب اور یوسف کی زِندگی کے کچھ اہم واقعات بیان کرتی ہے۔ اِسی طرح خروج کی کتاب اِسرائیل کی مصر میں غلامی اور موسیٰ کی قیادت میں اُن کی آزادی پر اپنی توجہ مرکوز رکھتی ہے۔ فرعونؔ کے ساتھ مقابلہ بھی بہت دلچسپ ہے۔ لیکن جب ہم احبار کی کتاب پر آتے ہیں تو سب کچھ بدل جاتا ہے۔ رسُومات، قربانیوں اور پاکیزگی کے قوانین کو پڑھنا مشکل لگتا ہے کیوں کہ آج کے دَور میں یہ ہمارے لئے اجنبی ہیں۔ ہمارے پاس بائبل کے اِس حصے میں سے گزرنے کے لئے کوئی راہ نما اُصول نہیں ہیں۔

جب مَیں نے بائبل کالج میں داخلہ لیا تو مَیں نے تارِیخ کا مضمون رکھ لیا۔ لیکن یہ صرف پہلے سمسٹر تک ہی میرا مضمون رہ سکا۔ میرا پہلا کورس "تارِیخِ تہذیب و تمدن" تھا۔ یہ قدِیم سامریوں سے شروع ہو کر ایسین حاورؔ (امریکی جرنیل جس نے نازیوں کے خلاف جنگ لڑی تھی) تک چلتا تھا۔ اِتنے زیادہ مواد کو ذہن نشین کرنے کی کوشش میں مَیں جلد ہی چکرا گیا۔ اِس کو معلومات کی زیادتی کا مسئلہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ میرے پاس تارِیخوں، شخصیات، واقعات اور دُوسرے اَجزاء سے نمٹنے کے لئے کوئی راہ نما اُصول نہیں تھے جنہوں نے میرے ذہن کو درہم برہم کر دیا تھا۔ اِس وجہ سے میرا گریڈ ڈی ہو گیا اور مَیں نے فوراً اپنا مضمون بدل دیا۔

بہت سے مسیحیوں کے ساتھ مکمل بائبل پڑھنے میں یہی کچھ ہوتا ہے جو میرے ساتھ تارِیخ پڑھنے میں ہوا تھا۔ میرے خیال میں اِس مشکل سے نمٹنے کے لئے ایک بہترین طریقہ اَور بھی ہے اور وہ یہ کہ وہ مسیحی جو واقعی بائبل کو سمجھنا چاہتے ہیں اُن کو پہلے بائبل کی بنیادی ساخت اور اُس کے ڈھانچے کی سوجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے۔

یہ میری رائے ہے کہ بائبل کا مطالعہ مجموعی جائزے سے شروع کریں۔ اگر ممکن ہو تو کسی ایسی کلاس میں داخلہ لے لیں جو آپ کو ایسا مطالعہ مہیا کر سکے۔ لیگونیئر منسٹریز(Ligonier Ministries) میں ہم نے آڈیو، ویڈیو سیریز متعارف کروائی ہے جس کا نام "خاک سے جلال" ہے۔ یہ پیدایش سے مکاشفہ تک بائبل کی ساخت کے بارے میں بتاتی ہے۔ یہ تفصیل میں نہیں جاتی بلکہ یہ مخلصی کی تاریخ کے اہم نقاط کا اِحاطہ کرتی ہے۔ اِس سیریز میں اِضافے کے لئے مَیں نے رابرٹ والجمتھ کے ساتھ مِل کر ایک کتاب "بائبل میں کیا ہے؟" پر کام کیا ہے۔ اِس کتاب کا مقصد اُن لوگوں کی مدد کرنا ہے جن کے پاس بائبل مقدس کا سادہ تعارف موجود نہیں ہے۔ ۱۹۷۷ء ب م میں مَیں نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام "کلام شناسی" تھا جو اِس طرح سے ترتیب دی گئی تھی کہ بائبل کی تفسیر کے بنیادی اُصُولوں کو جاننے میں لوگوں کی مدد ہو سکے۔

مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب اُن تمام کتب سے زیادہ مددگار ہے جو مَیں نے پہلے بائبل سٹڈی کے سلسلہ میں لکھی ہیں۔ کیوں کہ اِس میں بائبل کی تفسیر کے بنیادی اُصُول لکھے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ خدا کے کلام کی باتوں کو سمجھنے میں ایسی غلطیاں نہ کریں جو کلام سے دُور لے جا سکتی ہیں۔

اگر ایک دفعہ آپ بنیادی خاکے کو سمجھ گئے تو آپ بائبل کو بہتر طریقے سے پڑھ سکیں گے۔ پرانے عہد نامے سے شروع کیجیے۔

- پیدایش (تخلیق کی تارِیخ، گراوٹ اور اباواَجداد کے ساتھ خدا کا عہدی تعلق)
- خروج (اِسرائیل کی آزادی کی تارِیخ اور ایک قوم کی صورت میں ڈھلنا)
- یشوع (موعودہ سرزمین میں فوجی فتوحات کی تارِیخ)
- قضاۃ (اِسرائیل کا قبائلی نظام سے بادشاہی نظام میں آجانا)
- ا۔ سموئیل (اِسرائیل کا ساؤل اور داؤد کی بادشاہت میں اُبھرنا)
- ۲۔ سموئیل (داؤد کی بادشاہی)
- ا۔ سلاطین (سلیمان اور منقسم بادشاہت)
- ۲۔ سلاطین (اِسرائیل کا زوال)
- عزرا (اِسرائیلی اسیری میں سے واپس آتے ہیں)
- نحمیاہ (یروشلیم کی بحالی)
- عاموس اور ہوسیع (اَنبیائے اصغر کی مثالیں)
- یرمیاہ (انبیائے اکبر کی مثالیں)
- واعظ (حکمت کی کتاب)
- زبور اور اَمثال (عبرانی شاعری)

نئے عہد نامے کا طائرانہ جائزہ

- لوقا (یسوع مسیح کی زِندگی)

- اَعمال (اِبتدائی کلیسیا)
- اِفسیوں (پولُس کی تعلیم کا تعارُف)
- ا۔ کرنتھیوں (کلیسیا میں زِندگی)
- ا۔ پطرس (پطرس کا تعارُف)
- ا۔ تیمتھیس (پاسبانی خطوط کا تعارُف)
- عبرانیوں (مسیح کی ذات کا علم)
- رومیوں (پولُس کا نظریۂ عِلمِ اِلٰہی)

مندرجہ بالا کتب کا مطالعہ کر کے ایک طالب علم مشکل حوالہ جات میں پھنسے بغیر بائبل کے مدعے تک رسائی اور سمجھ حاصل کر سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جب آپ عملی طور پر شروع کریں تو آپ پرانے اور نئے عہد نامے کے مطالعہ کو ملانا چاہیں۔ یہ بہت موثر ہو سکتا ہے کہ آپ پرانے عہد نامے کا کچھ حصہ پڑھیں اور پھر نئے عہد نامے کے کچھ ابواب پڑھیں۔ جب تک آپ کا مطالعہ مکمل نہیں ہو جاتا۔

مارٹن لوتھر تصدیق کرتا ہے کہ اُس کے طلباء ہر سال مکمل بائبل پڑھتے ہیں تاکہ مخصوص حوالہ جات پر غور و خوض کر کے بائبل کی تازہ ہوا اُن کے ذہنوں کو ملتی رہے۔

اہم وسائل

مَیں سمجھتا ہوں کہ بائبل کے مطالعہ کے لئے ہمارے پاس عملی اَمدادی مواد کا ہونا بہت اہم ہے۔ ایک سنجیدہ طالب علم کے پاس مندرجہ ذیل چیزیں ہونی چاہئیں۔

مَیں اِس بات پر زور دوں گا کہ آپ کے پاس بائبل کی مصدّقہ مطالعاتی اِشاعت ہو۔ میں ترجیح دوں گا کہ آپ کے پاس رِیفارمیشن سٹڈی بائبل ہو جس کا کہ مَیں مُدیرِ اعلیٰ بھی ہوں۔ یہ ایسی اِشاعت ہے جس کے ہر صفحے کے نیچے بائبل کی عبارت کی تشریح کے لئے مددگار نوٹس دیئے گئے ہیں۔ اور اُس کے حاشیہ میں کلام کی عبارت کو کھولا گیا ہے۔

اُن کے لئے جو زیادہ گہرائی میں جانا چاہتے ہیں، بائبل پر بہت مفید تفاسیر موجود ہیں۔ علم اِلٰہی کے ماہرین اور پاسٹر حضرات بہت بڑی بڑی تفاسیر کے سیٹ بھی لے سکتے ہیں۔ لیکن عام ممبران کو اِس قسم کی تفصیل ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم بائبل کی بہت اچھی اچھی چھوٹی تفاسیر موجود ہیں جو کہ مشکل عبارت کو سمجھنے میں آپ کی مدد کر سکتی ہیں۔

بائبل کے ہر طالب علم کے پاس قاموس الکتاب اور کلید الکتاب ہونی چاہیے۔ اِن میں تمام اَلفاظ کی فہرست ہے جو کہ بائبل میں اِستعمال ہوئے ہیں اور اُن اَلفاظ کی تشریح کی گئی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اَلفاظ کہاں کہاں اِستعمال ہوئے ہیں۔ یہ بہت مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ آپ لفظ کفارہ پر آئیں تو آپ یہ جاننا چاہیں کہ اِس عبارت میں اُس کا کیا مطب ہے۔ اور یہ کہاں کہاں اِستعمال ہوا ہے۔ تو فوراً آپ بائبل کے تمام حوالہ جات دیکھ سکتے ہیں جہاں جہاں یہ اِستعمال ہوا ہے۔ آپ کو اُن عبارتوں کو پڑھنے کے بعد فوراً اندازہ ہو جائے گا کہ اُس کا زیرِ نظر عبارت میں کیا مطلب ہے۔ بے شک بعض اَلفاظ کے لئے سینکڑوں حوالہ جات ہوں گے جیسا کہ "محبت" اور اِن سب کو چیک کرنے میں آپ کا بہت وقت لگے گا۔ لیکن بالآخر یہ کُتب تمام عبارت کو کھول کر آپ کے سامنے رکھ دیں گی۔

ایک اور اہم وسیلہ بائبل کا آڈیو ریکارڈر ہے۔ یہ کلام کی تلاوت سُننے کے لئے نہایت شاندار چیز ہے۔ آپ بائبل کو سُننے میں اپنا وقت گزار سکتے ہیں۔ اِس میں کوئی اُونچی آواز اور اَلفاظ کے دُرُست اُتار چڑھاؤ کے ساتھ آپ کے لئے تلاوت کرتا ہے۔

اِس طرح کی مفید مطالعیاتی مدد ہمیں مطالعہ کے مقصد کو یاد دِلانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمیں بائبل کو اِس طرح سے پڑھنا ہے کہ پورے طور پر اُس میں کھو جائیں۔ ہمیں صرف شوقیہ سُننے والوں کی طرح نہیں ہونا جو سیکھتے تو ہیں لیکن نہ یہ کلام اُن کو چھوتا ہے اور نہ اُن کو تحریک دیتا ہے۔ ضرور ہے کہ ہم اپنے آپ سے یہ پوچھیں کہ جب مَیں اِس کلام کو پڑھتا ہوں تو یہ مجھ سے کیا کہتا ہے۔ صرف اِس سوال پر غور و خوض کرنے سے ایسی کاملیت ملتی ہے جو پولُس تیمتھیس میں دیکھنا چاہتا تھا۔

باب دوم

دُعا

جرمنی کے ایک چھوٹے سے قصبے میں ایک حجام صبح سویرے اپنی دُوکان پر گیا۔ اُس کا نام پیٹر بیس کنڈراف تھا لیکن وہ اپنے قصبے میں صرف ماسٹر پیٹر کے نام سے جانا جاتا تھا۔ جلد ہی وہ اپنے ایک مستقل گاہک کی داڑھی بنانے میں مصروف ہو گیا۔ جونہی اُس نے کام شروع کیا تو ایک بڑے قد کاٹھ والا آدمی اُس کی دُوکان میں داخل ہوا۔ پیٹر نے اُسے فوراً پہچان لیا۔ وہ ایک مفرور تھا جو کہ حکام کو مطلوب تھا۔ اور اُس کے سر کی قیمت بھی لگی ہوئی تھی لیکن پیٹر نے اِس بارے میں اُس کے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ جب ماسٹر پیٹر نے اپنے گاہک کو فارغ کر لیا تو وہ بڑے قد کاٹھ والا آدمی حجام کی کُرسی پر بیٹھ گیا اور اِسے داڑھی اور حجامت بنانے کو کہا۔ پیٹر اِس کو بٹھانے کے بعد چمڑے پر اپنا اُسترا تیز کرنے لگا پھر اُس نے اُسترے کو اُس آدمی کی گردن پر دبایا اور اُس کی داڑھی بنانا شروع کر دی۔ پیٹر کو پتہ تھا کہ صرف اُسترے کو معمولی سا دبانے سے وہ اُس آدمی کی گردن کو جدا کر سکتا تھا اور پولیس سے اِنعام کی رقم وُصول کر سکتا تھا۔ لیکن ماسٹر پیٹر کا ایسا خوف ناک کام کرنے کا کوئی اِرادہ نہیں تھا۔ وہ اِس آدمی کو جانتا تھا کیوں کہ یہ آدمی کوئی پہلی بار اُس کی دُوکان پر نہیں آیا تھا بلکہ کئی بار آ کر اُس کے سامنے بیٹھ چکا تھا۔ بے شک پیٹر نہ صرف اُسے جانتا تھا بلکہ اپنے گاہکوں سے زیادہ اُس سے پیار کرتا تھا کیوں کہ وہ آدمی پیٹر

کا دوست، ناصح اور ہیرو تھا۔ وہ آدمی جو پیٹر کے سامنے کُرسی پر بیٹھا تھا وِٹن برگ، جرمنی کا مارٹن لوتھر تھا۔

اُس دِن لوتھر کی حجامت بناتے ہوئے ماسٹر پیٹر نے عظیم مصلح سے کہا "ڈاکٹر لوتھر! کیا آپ مجھے سکھانا پسند کریں گے کہ دُعا کس طرح کی جاتی ہے؟" لوتھر نے جواب دیا کہ وہ اُس کی مدد کر کے بہت خوشی محسوس کرے گا۔ اِس کے ساتھ ہی اِنتہائی مصروف علمِ اِلٰہی کا ڈاکٹر، پروٹسٹنٹ اِصلاحِ کلیسیا کا قائد، اپنے کمرے میں الگ بیٹھ گیا اور خصوصاً ماسٹر پیٹر کے لئے ایک کتابچہ بعنوان "دُعا کرنے کا آسان طریقہ" لکھ دیا۔ اِس کتابچے میں لوتھر نے دُعا کے موضوع پر نہ صرف پیٹر کو بلکہ تمام اِیمان داروں کو مددگار باتوں کا ایک بہت بڑا خزانہ پیش کیا۔

ہمیں کیوں دُعا کرنی چاہیے

لوتھر کی نصیحت کہ "ہمیں کیسے دُعا کرنی چاہیے؟" پر غور کرنے سے پہلے ہم ایک بہت ہی بنیادی سوال "ہمیں کیوں دُعا کرنی چاہیے؟" پر غور کریں گے۔ اِس سوال کے بہت سے باضابطہ جوابوں میں ہم صرف تین پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیے کیوں کہ:

(۱) دُعا کرنا ہر اِیمان دار کا فرض ہے

(۲) دُعا ہر اِیمان دار کا اِستحقاق ہے

(۳) دُعا فضل کے وسائل میں سے ایک اہم وسیلہ ہے۔

دُعا بطورِ فرض

بائبل بہت واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ خدا کے لوگ دُعا کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ پرانا عہد نامہ دُعا کرنے والے مردوں اور عورتوں کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ ہم حنّہ کی مثال پر غور کریں گے جس نے بیٹے کے لئے خداوند سے فریاد کی۔

"سو اُس کے خاوند القانہؔ نے اُس سے کہا اَے حنّہ تو کیوں روتی ہے اور کیوں نہیں کھاتی اور تیرا دِل کیوں آزُردہ ہے؟ کیا مَیں تیرے لئے دس بیٹوں سے بڑھ کر نہیں؟ اور جب وہ سیلا میں کھا پی چکے تو حنّہ اُٹھی۔ اُس وقت عیلی کاہن خداوند کی ہیکل کی چوکھٹ کے پاس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ نہایت دِلگیر تھی۔ سو وہ خداوند سے دُعا کرنے اور زار زار رونے لگی۔ اور اُس نے مَنت مانی اور کہا اَے رب الافواج! اگر تُو اپنی لونڈی کی مصیبت پر نظر کرے اور مجھے یاد فرمائے اور اپنی لونڈی کو فراموش نہ کرے اور اپنی لونڈی کو فرزندِ نرینہ بخشے تو مَیں اُسے زِندگی بھر کے لئے خداوند کو نظر کر دوں گی اور اُسترہ اُس کے سر پر کبھی نہ پھرے گا۔ اور جب وہ خداوند کے حضور دُعا کر رہی تھی تو عیلیؔ اُس کے منہ کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اور حنّہ تو دِل ہی دِل میں کہہ رہی تھی۔ فقط اُس کے ہونٹ ہلتے تھے۔ پر اُس کی آواز نہیں سنائی دیتی تھی۔ پس عیلیؔ کو گمان ہوا کہ وہ نشہ میں ہے۔ سو عیلیؔ نے اُس سے کہا تُو کب تک نشہ میں رہے گی؟ اپنا نشہ اُتار۔ حنّہ نے جواب دیا نہیں اَے میرے مالک! مَیں تو غمگین عورت ہوں۔ مَیں نے نہ تو مَے اور نہ کوئی نشہ پیا پر اپنا دِل خداوند کے آگے اُنڈیلا ہے۔ تُو اپنی لونڈی کو خبیث عورت نہ سمجھ۔ مَیں تو اپنی فکروں اور دُکھوں کے ہجوم کے باعث اب تک بولتی رہی۔ تب عیلی نے جواب دیا تُو سلامت جا اور اِسرائیل کا خدا تیری مراد جو تُو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے۔ اُس نے

کہا تیری خادمہ پر تیرے کرم کی نظر ہو۔ تب وہ عورت چلی گئی اور کھانا کھایا اور پھر اُس کا چہرہ اُداس نہ رہا" (ا۔ سموئیل ۱:۸-۱۸)۔

خدا کا حنّہ کو اُس کی دُعا کا جواب دینے کے بعد اُس نے پھر دُعا کی لیکن اِس بار اُس نے شکر گزاری کی دُعا کی۔ اِس دُعا میں اور یسوع کی ماں مریم کی شادمانی کی دُعا میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے (۱سموئیل ۱:۲-۱۰ کا موازنہ کریں لوقا ۱:۴۶-۵۵ کے ساتھ)۔ حنّہ کی دُعا پرانے عہد نامے کی بہت سی دُعاؤں میں سے صرف ایک مثال ہے۔ زبور کی کتاب میں داؤد اور دُوسرے مصنفین کی بہت سی دُعائیں درج ہیں۔ نیا عہد نامہ بھی بہت سے اِیمان داروں اور خاص کر بذاتِ خود یسوع مسیح کی دُعاؤں کی گواہی دیتا ہے۔ دُعا ہمارے بائبلی ابا و اَجداد کی خصوصیت تھی۔ اِس کے ساتھ ساتھ یہ ایسا خاصہ ہے جو ہمارے ابا و اَجداد سے ہمیں منتقل ہوا۔

اِن مثالوں کے علاوہ یہ ایسا حکم ہے جو ہمیں ہمارے خداوند یسوع اور اُس کے شاگردوں نے دیا۔ پولُس رسُول متعدد بار اپنے قارئین کو دُعائیہ زِندگی میں جانفشانی کرنے کے لئے اُبھارتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ کہتا ہے:

"اُمید میں خوش۔ مصیبت میں صابر۔ دُعا کرنے میں مشغول رہو" (رومیوں ۱۲:۱۲)۔

"تم ایک دُوسرے سے جدا نہ رہو مگر تھوڑی مُدت تک آپس کی رضامندی سے تا کہ دُعا کے واسطے فرصت ملے اور پھر اِکٹھے ہو جاؤ" (ا۔ کرنتھیوں ۵:۷)۔

"کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دُعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں (فلپیوں ۶:۴)۔

"اِس لئے کہ خدا کے کلام اور دُعا سے پاک ہو جاتی ہے" (۱۔ تیمتھیس ۴:۵)۔

یسوع نے ہمیں بے اِنصاف قاضی کی مثال میں واضح طور پر سکھایا کہ ہمیں ہمیشہ دُعا کرنی چاہیے اور ہمت نہ ہارنی چاہیے۔

"پھر اُس نے اِس غرض سے کہ ہر وقت دُعا کرتے رہنا اور ہمت نہ ہارنا چاہیے اُن سے یہ تمثیل کہی کہ کسی شہر میں ایک قاضی تھا۔ نہ وہ خدا سے ڈرتا نہ آدمی کی کچھ پرواہ کرتا تھا۔ اور اُسی شہر میں ایک بیوہ تھی جو اُس کے پاس آ کر یہ کہا کرتی تھی کہ میرا اِنصاف کر کے مجھے مدعی کے ہاتھ سے بچا۔ اُس نے کچھ عرصہ تک تو نہ چاہا لیکن آخر کار اُس نے اپنے جی میں کہا کہ گو مَیں نہ خدا سے ڈرتا اور نہ آدمیوں کی کچھ پرواہ کرتا ہوں۔ تو بھی اِس لئے کہ یہ بیوہ مجھے ستاتی ہے مَیں اِس کا اِنصاف کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بار بار آ کر آخر کو میرا ناک میں دم کرے۔ خداوند نے کہا سنو! یہ بے اِنصاف قاضی کیا کہتا ہے۔ پس کیا خدا اپنے برگزیدوں کا اِنصاف نہ کرے گا جو رات دن اُس سے فریاد کرتے ہیں؟ اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے گا؟ مَیں تم سے کہتا ہوں کہ وہ جلد اُن کا اِنصاف کرے گا۔ تو بھی جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر اِیمان پائے گا؟" (لوقا ۱۸:۱-۸)۔

اِس تمثیل میں ہمارا خداوند کہتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ دُعا کرنی چاہئے۔ "چاہیے" ہمیں اَخلاقی ضرورت کے بارے میں بتاتا ہے۔ جو کچھ یسوع ہمیں کہتا ہے کہ ہمیں کرنا "چاہیے" وہ ہمارے لئے بہت بڑا فرض بن جاتا ہے جو ہمیں ادا کرنا ہے۔ ایسے ہی دُعا ایک فرض ہے۔

دُعا بطورِ اِستحقاق

دُعا جو کہ فرض ہے، بیک وقت یہ اِستحقاق بھی ہے۔ پولُس ہماری راست بازی کے نتائج کی بات کرتے ہوئے کہتا ہے "پس جب ہم اِیمان سے راست باز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے صلح رکھیں۔ جس کے وسیلہ سے اِیمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی بھی ہوئی جس پر قائم ہیں اور خدا کے جلال کی اُمید پر فخر کریں" (رومیوں ۱:۵-۲)۔

پرانے عہد نامے میں خدا تک "رسائی" ہیکل کے پاک مکان اور پاک ترین مکان کی علیحدگی کی خصوصیت تک محدود تھی۔ بلاشبہ اِیمان دار دُعا کرتے تھے لیکن اُن کے اور خدا کی جلالی حضوری میں ایک مخصوص وقفہ تھا۔ صرف سردار کاہن کو ہی اِجازت تھی کہ وہ سال میں ایک بار پاک ترین مکان میں داخل ہوتا۔ ایک موٹا پردہ "جو کہ جدائی کی دیوار کہلایا" داخلی راستے کی محافظت کرتا تھا۔ لیکن جب یسوع مسیح مصلوب ہوا تو ایک بھونچال نے یروشلیم کو ہلا دیا اور اُس نے ایک اِنقلاب برپا کر دیا اور وہ پردہ اُوپر سے نیچے تک دو حصوں میں پھٹ گیا۔ یسوع مسیح کی موت نے جو کہ کفارہ کے لئے تھی ہمیں آزادی اور باپ تک رسائی کی نئی راہ دی۔ مسیح نے باپ سے ہماری صلح کرائی اور خدا سے بیگانگی کا خاتمہ کر دیا۔ اب ہمیں دعوت دی گئی ہے کہ ہم دُعا کے وسیلہ سے پاک ترین مکان میں داخل ہوں۔ کیا خوبصورت اور بڑا اِستحقاق ہے۔

مسیحیت کوئی صوفیانہ یا پُراِسرار رِیاضتوں کا نام نہیں ہے۔ پُر اِسرار مذاہب کا مقصود عام طور پر رُوحانی قوتوں تک رسائی ہوتا ہے۔ اُن کی خواہش عموماً اِس اِصطلاح "رُوحانی قوتوں یا کائنات کے ساتھ ایک ہو جانا" سے ظاہر ہو جاتی ہے (یا اُن کے کچھ اَور مقاصد بھی ہو سکتے ہیں)۔ اِن پُر اِسرار مذاہب میں عام مقصد کسی اکائی کی شناخت اپنے

"تمام" کے ساتھ ایک ہو جانا ہوتا ہے۔ جیسے ایک قطرہ سمندر میں گرنے کے بعد سمندر ہو جاتا ہے اور پھر اُس کی کوئی اِنفرادیت نہیں رہتی۔ اِس طرح کے پُراِسرار مذاہب کا مسیحیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسیحی اِیمان کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم خدا بن جائیں یا ہم "خدا میں گم ہو کر" اپنی اِنفرادیت کھو دیں۔ رُوحانی بلوغت کا مقصد خدا کے ساتھ اِس قِسم کی یگانگت نہیں جو ہماری شخصیت کو تباہ کر دے بلکہ یہ ایک خاص رُوحانی تعلق ہے جس میں ہمارا خدا کے ساتھ صحت مند باہمی رابطہ ہو۔

باہمی رابطے کے لئے انگریزی لفظ "Communion" ہے جو سابقہ "Com" بمعنی "کے ساتھ یا باہمی" سے مِل کر بنا ہے۔ یُوں بنیادی لفظ "Union" بمعنی "اِتحاد" ہے۔ پس اُس کے ساتھ شراکت یا اِتحاد کا نام باہمی رابطہ ہے۔ اور باہمی رابطے کا بنیادی عنصر دُعا ہے۔ پولُس اِس شراکت یا باہمی رابطے کو بیان کرنے کے لئے شادی کا اِستعارہ اِستعمال کرتا ہے۔ اور یسوع مسیح کو دُولہا اور کلیسیا کو دُلہن کہتا ہے۔ پولُس لکھتا ہے۔ "اَے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالے کر دیا۔ تاکہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے۔ اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو۔ اِسی طرح شوہروں کو لازم ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں۔ جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے۔ کیوں کہ کبھی کسی نے اپنے جسم سے دُشمنی نہیں کی بلکہ اُس کو پالتا اور اُس کی پرورِش کرتا ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کو۔ اِس لئے کہ ہم اُس کے بدن کے عضو ہیں۔ اِسی سبب سے آدمی باپ سے

اور ماں سے جُدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔ یہ بھید تو بڑا ہے لیکن مَیں مسیح اور کلیسیا کی بابت کہتا ہوں۔ بحرحال تم میں سے بھی ہر ایک اپنی بیوی کے ساتھ محبت رکھے اور بیوی اِس بات کا خیال رکھے کہ اپنے شوہر سے ڈرتی رہے۔" (اِفسیوں ۵:۲۵-۳۳)۔

دُولہا اور دُلہن کے درمیان تعلقات کے کئی پہلو ہیں جو کہ ہمارے مسیح کے ساتھ تعلقات کی تصویر پیش کرتے ہیں:

(ا) شادی اِس طرح دیکھی جاتی ہے جیسے دو لوگ ایک دُوسرے کو تحائف دیتے ہیں۔ شادی کے اُصولوں کی کتاب کی ترتیب کے مطابق ایک لمحہ وہ ہوتا ہے جب دُلہن پیش کی جاتی ہے۔ اِس خاتون کو کون اُس مرد کی دُلہن ہونے کے لئے پیش کرتا ہے ؟ دُلہن کا باپ اُسے ایک لمبے اور تنگ سجے سجائے راستے سے لے کر آتا ہے۔ اِس خاتون کا باپ یا ماں کہتی ہے مَیں پیش کرتا / کرتی ہوں۔ دُلہن تحفے کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ اِسی طرح آسمانی باپ کلیسیا کو یسوع مسیح کو پیش کرتا ہے (یوحنا ۶:۳۷)۔ پھر یسوع اپنے آپ کو اُس کے لئے دیتا ہے۔ اِس لئے اِیمان داروں اور مسیح کے درمیان اِتحاد یا شراکت کی بنیاد اِس بات پر ہے کہ یسوع مسیح اپنے آپ کو اِیمان داروں کے لئے دیتا ہے۔ اور نہ صرف وہ اپنے آپ کو دیتا ہے بلکہ رُوح القدس ایک ایسا نایاب تحفہ دیتا ہے جس سے اِیمان دار یسوع مسیح کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے اور وہ ہے اِیمان۔ خدا کے ساتھ ہمارے تمام تعلقات کی بنیاد اُس کا فضل ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہم خریدتے، کماتے یا اُس کے حق دار ہیں، بلکہ یہ ایک تحفہ ہے۔

(۲) شادی کو جنسی تعلقات کے زاویے سے بھی دیکھا جا سکتا ہے جس میں دو اِنسان ملاپ کرتے ہیں۔ آج ہمارے معاشرے میں اِزدِواج کا اِدارہ اور ڈھانچہ اِنتہائی خطرناک حالت میں ہے۔ اور بہت سے نوجوان شادی کے تقدّس کو پامال کر رہے ہیں اور نکاح کے پاک بندھن میں آئے بغیر ہی اِکٹھے زِندگی گزارنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کر رہے۔ تاہم کچھ نوجوان جوڑے جو ایک دُوسرے کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں، اِس نظام سے مطمئن نہیں ہوتے اور کلیسیا میں آتے اور کہتے ہیں "ہم شادی کرنا چاہتے ہیں"۔ وہ یہ اِضافی قدم اُٹھاتے ہیں کیوں کہ وہ جان لیتے ہیں کہ شادی کے بغیر اِکٹھے رہنے کی بجائے شادی کر لینا اُن کے تعلقات کو مزید گہرے میں لے جائے گا۔ لیکن اِیمان داروں کا مسیح کے ساتھ تعلق اِس شادی سے کہیں گہرا ہے۔

اگر آپ کمرے کے باہر ہیں اور کمرے کے اندر آنا چاہتے ہیں تو آپ کو چوکھٹ کو عبور کرنا ہو گا۔ آپ دروازے سے گزریں گے، چوکھٹ کو عبور کریں گے تو آپ کمرے کے باہر سے اندر کی طرف جا سکتے ہیں۔ ایک جگہ سے دُوسری جگہ حرکت کر کے اور دروازے کو عبور کرنے کے بعد آپ کمرے کے اندر ہیں۔ کمرے کے اندر آنے کے لئے آپ کو کمرے کے اندر کی طرف حرکت کرنا ضرور ہے۔ یہ سادہ سا فرق ہے لیکن بہت اہم ہے۔ نیا عہد نامہ ہمیں یسوع مسیح میں "یقین کرنے کا حکم دیتا ہے اور اُس پر" اِیمان لانے کو کہتا ہے۔ ایک دفعہ جب ہم مسیح یسوع پر اِیمان لاتے ہیں اور اُس کے ساتھ مِل جاتے ہیں تب روح القدس ہم میں بسیرا کرتا ہے۔ جو درحقیقت مسیح ہم میں ہوتا ہے۔ پس اُس کے ساتھ شراکت کا بھید یہ ہے کہ جب ہم ایک دفعہ رُوح سے پیدا ہو جاتے ہیں

اور اِیمان کا تحفہ ہمیں مل جاتا ہے اور ہم مسیح میں آ جاتے ہیں پھر یسوع مسیح ہم میں اور ہم مسیح میں ہوتے ہیں۔

یسوع مسیح کے ساتھ یہ شراکت پھر تمام مسیحیوں کے ساتھ شراکت کی بنیاد بنتی ہے۔ اگر مَیں اور آپ مسیح میں ہیں پھر ہم دونوں بیک وقت مسیح کے ساتھ رُوحانی شراکت میں ہیں۔ مسیحی ہونے کے ناطے ہم ایک دُوسرے سے فرق ہو سکتے ہیں ۔ ہمارے علمِ اِلٰہی میں بھی اِختلاف ہو سکتا ہے۔ اِس کے باوجود ہم اپنی اُس افضل شراکت اور مسیح کے ساتھ اِتحاد سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

مَیں نے ہمیشہ عالمی سطح پر دورانِ گفتگو یہ لفظ سنے ہیں کہ ہم اِس لئے بلائے گئے ہیں کہ ہم مسیح کی خاطر دُوسری مسیحی تنظیموں کے ساتھ محبت کریں۔ اپنی کہانتی دُعا میں یسوع مسیح نے دُعا کی کہ "۔۔۔ وہ ہماری طرح ایک ہوں" (یوحنا۱۱:۱۷) ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں یسوع کی دُعا کو پورا کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ لیکن بالکل اِسی طور پر اِس دُعا کا پہلے ہی جواب دیا جا چکا ہے۔ کیوں کہ ہماری اِس دُنیا کے تمام مسیحیوں کے ساتھ اعلیٰ شراکت ہے۔ مَیں بھی مسیح میں ہوں اور وہ بھی مسیح میں ہیں اور مسیح ہم سب میں ہے۔ لٰہذہ اِیمان داروں کی شراکت خدا کے ساتھ ہمارے تعلقات کی بنیاد ہے۔

(۳) شادی نہ صرف شراکت کا نام ہے بلکہ ابلاغ کا بھی۔ جب ہم ابلاغ کی بات کرتے ہیں تو ہم اُس ابلاغ کی بات کرتے ہیں جو لوگوں میں ہوتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ رسُولوں کے عقیدہ میں "مقدسوں کی شراکت" کی بات کی گئی ہے۔ جب شراکت کی بات کی گئی ہے تو یہ وہ شراکت ہے جو مقدسین کی آپس میں ہے۔ لیکن اِس سے کہیں زیادہ اہم ہماری خود مسیح کے ساتھ شراکت ہے جو کہ دُعا کے ذریعہ ہوتی ہے۔

ایک ایسا مسئلہ ہے جو تمام لوگوں کو جن کی شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں درپیش ہے کہ اکثر جوڑوں کی شادیاں شراکت نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہیں اور اکثر بیویوں کو مَیں نے یہ کہتے سنا ہے۔ کہ میرا شوہر تو میرے ساتھ بات ہی نہیں کرتا۔ جب ابلاغ ناکام ہو جاتا ہے تو دونوں میں شراکت ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہی حال ہماری مسیح کے ساتھ شراکت کا ہے۔ اگر یسوع مسیح شکایت کرے کہ میری دلہن تو میرے ساتھ بات ہی نہیں کرتی۔ اِس نے دُعا اور شراکت کے موقع کو ترک کر دیا ہے۔ کیوں کہ دُعا ہی وہ شراکت ہے جو مَیں نے اِن کے ساتھ مقرر کی ہے۔ اِس طرح کی شکایت مکمل طور پر جائز ہو گی کیوں کہ ہم سب دُعا کے اِس موقع سے فائدہ نہیں اُٹھا سکے تا کہ ہم مسیح کے ساتھ بات چیت کر سکیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہماری اُس کے ساتھ شراکت میں خلل پڑ جائے گا۔

(۴) شادی باہم ایک دُوسرے میں خوشی حاصل کرنا ہے۔ یہ ایک مستقل رہنے والی محبت کی حالت ہے۔ دو لوگ جو ایک دُوسرے کے لئے پُرجوش جذبات رکھتے ہیں اور ایک دُوسرے کے لئے جذبۂ شوق سے سرشار ہیں وہ ایک دُوسرے میں خوش ہوتے ہیں اور ایک دُوسرے کی موجودگی اُن کے لئے خوشی کا سبب ہوتی ہے۔

مَیں اور میری بیوی ویسٹا ہم شادی سے پہلے آٹھ سال سے ایک دُوسرے کو جانتے تھے۔ اور اُن آٹھ سالوں میں سے چھ سال تک ہم الگ الگ سکولوں میں تھے اِس لئے ہم ایک دُوسرے کے ساتھ ٹیلی فون یا خط کے ذریعہ سے رابطہ رکھتے تھے۔ مَیں اُن سالوں میں ہر روز باقاعدگی کے ساتھ ویسٹا کو خط لکھتا رہا اور وہ بھی مجھے ہر روز باقاعدگی سے خط لکھتی رہی، کیوں کہ ہم ایک دُوسرے کے ساتھ گہری رفاقت میں رہنا چاہتے تھے۔ ہم نے وہ خط کسی مجبوری میں نہیں لکھے تھے بلکہ اِس لئے لکھے کہ یہ ہماری خواہش

تھی۔ مَیں اُس کے ساتھ اپنی دِلی محبت کا اِظہار کرنا چاہتا تھا اور میری یہ خواہش تھی کہ مَیں اور زیادہ اُس کے قریب ہوں اور وہ بھی مجھے اِسی لئے لکھتی تھی۔ ہمارے خطوط کوئی خبر نامہ نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ محبت کے خط ہوتے تھے۔

دُعا یہی کچھ ہے۔ یہ دُولہا اور دُلہن کے درمیان محبت بھرا رابطہ ہے۔ ہمیں اِس لئے دُعا نہیں کرنی ہے کہ دُعا کرنا ہماری کوئی مجبوری ہے یا یہ کوئی فرض ہے جس کو ادا کرنا ہے، بلکہ ہمیں اِس طرح کے رابطے میں خوشی ہونی چاہیئے۔ دُعا کرنا کیا ہی بڑا اِستحقاق ہے۔

دُعا بطور ذرِیعہ

ہم صرف اِس لئے دُعا نہیں کرتے کہ یہ ہمارا فرض یا ہمارا اِستحقاق ہے، بلکہ اِس لئے بھی کہ دُعا ایک طاقتور ذریعہ ہے جس سے خدا اپنی مرضی پوری کرتا ہے۔ کیا دُعا حالات کو بدل دیتی ہے؟ ضرور ہے کہ ہم اِس سوال کا جواب "ہاں" میں دیں۔ دُعا ہمیں اور ہمارے حالات کو بدل دیتی ہے۔ یعقوب ۵:۱۳-۱۸ میں ہمیں سکھایا گیا ہے۔

"اگر تم میں کوئی مصیبت زدہ ہو تو دُعا کرے۔ اگر خوش ہو تو حمد کے گیت گائے۔ اگر تم میں کوئی بیمار ہو تو کلیسیا کے بزرگوں کو بلائے اور وہ خداوند کے نام سے اُس کو تیل مَل کر اُس کے لئے دُعا کریں۔ جو دُعا اِیمان کے ساتھ ہو گی اُس کے باعث بیمار بچ جائے گا۔ اور خداوند اُسے اُٹھا کھڑا کرے گا۔ اور اگر اُس نے گناہ کیے ہوں تو اُن کی بھی معافی ہو جائے گی۔ پس تم آپس میں ایک دُوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اِقرار کرو اور ایک دُوسرے کے لئے دُعا کرو تا کہ شفا پاؤ۔ راست باز کی دُعا کے اَثر سے بہت کچھ ہو

سکتا ہے۔ ایلیاہ ہمارا ہم طبیعت اِنسان تھا۔ اُس نے بڑے جوش سے دُعا کی کہ مینہ نہ برسے۔ چناں چہ ساڑھے تین برس تک زمین پر مینہ نہ برسا۔ پھر اُس نے دُعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمین میں پیداوار ہوئی "

یہ عبارت ہمیں سکھاتی ہے کہ "راست باز کی دُعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے "۔ "بہت کچھ ہونا" کا مطلب ہے ایک مخصوص اثر چھوڑنا۔ دُعا موثر ہوتی ہے۔ اِس میں واقعی قدرت ہے۔ اگرچہ دُعا ایک ذریعہ ہے جسے خدا اپنی مرضی پوری کرنے کے لئے اِستعمال کرتا ہے۔ جیسے خدا نجات کی قدرت ظاہر کرنے کے لئے منادی کو ذریعہ کے طور پر اِستعمال کرتا ہے۔ اُسی طرح وہ نجات تک لانے کے لئے دُعا کی قدرت کو اِستعمال کرتا ہے۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہماری دُعائیں خدا کو کوئی کام کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتیں، بلکہ وہ ہماری دُعاؤں کو اپنی مرضی پوری کرنے کے لئے ہتھیار کے طور پر اِستعمال کرتا ہے۔

اوگسطین کی ماں مونیکاؔ ایک ایسی مسیحی خاتون تھی جس نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔ جب آگسٹینؔ ایک لڑکا ہی تھا تو وہ غیر نجات یافتہ اور گمراہ تھا۔ مونیکا اُس کی بے لگام زِندگی اور گناہوں کی وجہ سے پریشان تھی۔ مونیکاؔ آنسوؤں کے ساتھ اُس کی تبدیلی کے لئے دُعا کرتی تھی۔ ایک دن مونیکا اپنے پاسٹر کے پاس گئی جو کہ اُس وقت کا بہت مشہور آرچ بشپ تھا اور اُس کا نام امبروزؔ تھا جو کہ میلان کا رہنے والا تھا اور اُس کے پاس جانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی دُعاؤں کی بابت تسلی پا سکے اور جان سکے کہ اُس کی دُعائیں بیکار نہیں ہیں۔ امبروزؔ نے ایک بڑے زوردار سوال کے ساتھ اُسے تسلی دی۔ "مونیکا! کیا وہ بچہ کہیں کھو سکتا ہے جس کے لئے اِتنے آنسوؤں کے ساتھ دُعائیں کی

گئی ہوں؟"۔ امبروز اپنے سوال کا جو جواب چاہتا تھا وہ تھا "نہیں"۔ اُس کا ماننا تھا کہ وہ بچہ جس کی ماں اُس کے لئے وفاداری سے دُعائیں کرتی رہی ہے، ایک وقت آئے گا کہ وہ فضل کی حالت کے لئے بلایا جائے گا۔ مَیں اِس بات کے ساتھ اِتفاق نہیں کرتا۔ ماں کی آنسوؤں کے ساتھ دُعائیں اِس بات کی سند نہیں ہیں کہ اُس کا بچہ نجات پا جائے گا۔ بلکہ مَیں اِس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے بچے کے نجات پانے کے اِمکانات بہت بڑھ جاتے ہیں اور آخر کار اُسے اِس بات سے بہت تسلی ملتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مَیں درد اور آنسوؤں کے ساتھ منادی کروں لیکن پھر بھی کوئی نجات نہ پائے، لیکن مَیں اِس بات کو جانتا ہوں کہ خدا کا کلام کبھی بے تاثیر واپس نہیں لوٹتا۔ اِسی طرح اُس کے لوگوں کی دُعائیں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ دُعا کام کرتی ہے اور دُعا کرنے کے لئے یہ شاندار تحریک ہے۔

ہم کس طرح دُعا کریں؟

بہت سال پہلے مَیں نے ایک پیغام سنا جس میں خادِم نے دُنیا میں فاقوں سے مرنے والے لوگوں کی تفصیل بتائی۔ جب وہ اپنے پیغام کی چوٹی تک پہنچا تو وہ منبر پر جھک گیا اور کہنے لگا اب آپ لوگوں کو اِس کے بارے کچھ کرنا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ مَیں اپنے آپ کو مجرم اور بدحواس سا محسوس کرتا ہوا کمرے سے باہر آیا کیوں کہ مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ کیا کرنا ہے۔ کئی مرتبہ ہم خادِم لوگوں کے ساتھ ایسے ہی کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ بتاتے ہیں کہ "تمہیں یہ یا وہ کرنا چاہیے" ہم اُن کے سامنے مجرم ٹھہرانے والی چیز رکھ

دیتے ہیں لیکن ہم اُنہیں یہ نہیں بتاتے کہ جو نصیحت ہم اُنہیں کر رہے ہیں اُس کو عمل میں کیسے لانا ہے۔

مَیں نہیں سوچتا کہ مسیحی زِندگی میں کوئی اور ایسا پہلو ہے جس میں لوگ احساسِ جُرم سے اِتنے بوجھل ہوئے ہوں جتنے کہ اپنی دُعائیہ زِندگی میں۔ بہت سارے مسیحی بِلاتامل اِس بات کا اِقرار کریں گے کہ اُن کی دُعائیہ زندگی ایسی نہیں ہے جیسی ہونی چاہیے۔ اُس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو پتہ نہیں کہ موثر دُعا کس طرح کرنی چاہیے۔

ماسٹر پیٹر نے لوتھر کو یہ نہیں پوچھا تھا کہ اُسے کیوں دُعا کرنی چاہیے۔ وہ یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ اُسے کس طرح دُعا کرنی چاہیے۔ بالکل یہی سوال تھا جو شاگردوں نے یسوع مسیح سے پوچھا تھا۔ یقیناً اُنہوں نے یسوع مسیح کی غیر معمولی قوت اور اُس کی دُعائیہ زندگی میں کوئی تعلق محسوس کیا ہوگا۔ یسوع نے اُن کی درخواست کا جواب اُنہیں اور ہمیں دُعائے ربّانی کی صورت میں دیا۔

"پھر ایسا ہوا کہ وہ کسی جگہ دُعا کر رہا تھا۔ جب کر چکا تو اُس کے شاگردوں میں سے ایک نے اُس سے کہا اَے خداوند! جیسا یوحنا نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنا سکھایا تو بھی ہمیں سِکھا۔ اُس نے اُن سے کہا جب تم دُعا کرو تو کہو اَے باپ! تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر۔ اور ہمارے گناہ معاف کر کیوں کہ ہم بھی اپنے ہر قرض دار کو معاف کرتے ہیں اور ہمیں آزمایش میں نہ لا"۔

خداوند کی سکھائی ہوئی دُعا ایک خاکہ ہے۔ یہ نہ صرف ہمیں بنیادی دُعا کرنے کو ملی ہے بلکہ یہ ایک نمونہ بھی ہے۔

پہلے مصرے پر غور کریں۔ دُعا ایک شخصی خطاب سے شروع ہوتی ہے جس میں خدا کو "باپ" کہا گیا ہے۔ یسوع مسیح کے دَور میں یہ ایک مضحکہ خیز بات تھی کیوں کہ یہودی لوگ خدا کو باپ کہہ کر مخاطب نہیں کرتے تھے۔ یسوع نے نہ صرف خود اُسے مسلسل باپ کہہ کر مخاطب کیا بلکہ ہمیں بھی کہا کہ ہم بھی ایسا ہی کہیں۔

پہلی درخواست یہ ہے کہ خدا کا نام پاک مانا جائے۔ یہاں سے یسوع مسیح درخواست کرتے ہوئے خدا کی بادشاہی کی فتح کی طرف بڑھتے ہیں۔ ہمیں دُعا کرنی ہے کہ اُس کی بادشاہی آئے اور خدا کی مرضی زمین پر ایسے ہی پوری ہو جیسے آسمان پر ہوتی ہے۔

مَیں اکثر دُعائے ربّانی کی پہلی درخواست اور اگلی دو درخواستوں کے منطقی تعلق پر حیران ہوتا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب تک خدا کا نام پاک نہیں مانا جاتا تب تک ہم اُس کی بادشاہی کے آنے یا اُس کی مرضی زمین پر پوری ہونے کی توقع نہیں کر سکتے، جیسی آسمان پر ہوتی ہے۔ جہاں اُسے سرافیم گھیرے رہتے ہیں اور ہر وقت قدوس، قدوس، قدوس گاتے رہتے ہیں۔ ہمیں اپنی دُعا اپنے خدا کے سامنے احتراماً، جھک کر اور اُسے اپنا آسمانی اور محبت کرنے والا باپ مانتے ہوئے شروع کرنی چاہیے۔

جیسا کہ دُعائے ربّانی خدا کی بادشاہی اور اُس کے جلال پر زور دیتی ہے، ایسے ہی ہماری دُعا میں اِن باتوں پر زور ہونا چاہیے۔ اُس کا مطلب اپنے حالات اور ضروریات سے آگے نکل کر دُعا کرنا ہے۔ بڑی تصویر دیکھتے ہوئے اور باقی دُنیا میں خدا کا کام ہونے کی دُعا کرنا ہے۔

عملی مشورہ جات

چند سال گزرے ڈاکٹر آر ۔ جی پیرش، سرو اِنٹرنیشنل (SERV International) کے بانی اور صدر نے ہمارے چرچ میں ایک سیمینار کیا جس کا مضمون "بادشاہی مرکوز دُعا" تھا۔ اِس سیمینار میں ہم نے یہ سیکھا کہ خداوند کو اپنی ضروریات بتانے پر وقت ضائع کرنے کی بجائے ہماری دُعاؤں کا مرکز مسیح اور اُس کی بادشاہی کا کام ہونا چاہیے۔ تاکہ ہم جانفشانی کے ساتھ اور موثر طریقے سے دُنیا کے لئے جس میں ہم رہتے ہیں، اِنجیل کے اثرانداز ہونے کے لئے دُعا شروع کر سکیں۔ ایسی دُعائیہ جدوجہد کے لئے عملی راہ نما کے طور پر آر جی نے ایک کتابچہ شائع کیا جس میں وہ لوتھر کے "دُعا کے لئے سادہ طریقہ" پر تبصرہ کرتا ہے۔ اِن تمام چیزوں سے جن سے میرا سامنا ہوا ہے، سب سے زیادہ اِس کتابچے نے میرے دُعا کرنے کے طریقہ کو بدلا۔ یہ کسی کی دُعائیہ زندگی کی تعمیر کے لئے بہت سارے عملی مشورہ جات دیتا ہے۔ مثال کے طور پر

☆لوتھر، ماسٹر پیٹر کو مشورہ دیتا ہے کہ اُسے ہر روز دُعا کے لئے وقت مقرر کرنا چاہیے۔ کیوں کہ عمومی کام کا دباؤ اکثر ہمارے دُعائیہ وقت کو خراب کر دیتا ہے۔ روزمرہ کاموں کا ٹائم ٹیبل بنالینا مددگار ثابت ہو گا۔

☆اِصلاح کار نے یہ بھی تجویز دی کہ یسوع اور پطرس کی طرح الگ خاموش جگہ پر چلے جائیں جہاں گیان دھیان کرنا آسان ہو۔ لوتھر نے اُسے بتایا "دُعا تیرے حجام کے کام کی طرح ہے آخری کام جو مَیں چاہتا ہوں کہ تُو کرے وہ یہ ہے کہ جب تو اُسترہ

لگا تا ہے یا داڑھی بنانا شروع کر تا ہے تو اپنے ذہن کو اِدھر اُدھر بھٹکنے سے بچانا۔ مَیں نہیں چاہتا کہ خیالی پلاؤ پکا تا رہے اور میر اگلا کاٹ دے"

☆لوتھر ،ماسٹر پیٹر کو اُونچی آواز سے دُعا کرنے کی بھی صلاح دیتا ہے۔ خداوند سے صاف اور واضح رابطہ کے لئے اُونچی آواز سے دُعا کرنا مددگار ہے۔ لوتھر، یسوع مسیح کی تقلید کرنے کا مشورہ دیتا ہے جس نے گتسمنی باغ میں اکیلا ہونے کے باوجود اُونچی آواز میں دُعا کی۔

شاید لوتھر کے کتابچے میں سے اہم ترین بات جو مَیں نے حاصل کی تین باتوں: دُعائے ربّانی، دس احکام اور رسولوں کا عقیدہ کے ذریعہ سے دُعا کرنا ہے۔ خداوند کی سکھائی ہوئی دُعا کرنے اور خداوند کی سکھائی ہوئی دُعا کے ذریعے دُعا کرنے میں بہت اہم فرق ہے۔ خداوند کی سکھائی ہوئی دُعا کے ذریعے دُعا کرنا یہ ہے کہ توجہ کو کچھ وقت کے لئے ہر درخواست پہ مرکوز کیا جائے۔ مثال کے طور پر صرف یہ دُعا "تیرا نام پاک مانا جائے" کی بجائے مَیں یہ کہہ سکتا ہو "اَے خداوند! ہم اِس دَور میں رہ رہے ہیں جہاں پر نہ صرف تیرے نام کا احترام نہیں کیا جاتا، اُس کی عزت نہیں کی جاتی بلکہ اُس کی تحقیر کی جاتی ہے۔ اپنے جلال کے لئے لوگوں کو بیدار کر دے کہ کوئی تیرے نام کو نہ روندے اور نہ اُس کی تحقیر کرے۔ یہ ہمارے لبوں اور دِلوں پر تیری تعظیم ظاہر کرنے کے لئے ہو۔ مجھے فضل دے کہ مَیں ہمیشہ دِل سے اور اپنے ہونٹوں سے تیرے مقدس نام کی بڑھائی کروں۔"

پھر یقیناً مَیں دُعائے ربّانی کی اگلی درخواست پر جاؤں گا۔ "تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو"۔ پھر مَیں اِس سوچ کو اپنے

لفظوں میں بیان کروں گا۔ جب مَیں اُن درخواستوں پر دُعا کرتا ہوں تو مَیں کلیسیا کے کام کے بارے سوچتا ہوں۔ مَیں بحیثیت مسیحی، مسیح کی خداوندیت کی گواہی دینے کی ذِمے داری پر سوچتا ہوں۔ مَیں لِجن منسٹریز یا آوٹ ریچ کی دُوسری منسٹریز کے کاموں کے بارے سوچتا ہوں جن میں ہم اپنی مقامی کلیسیا میں مشغول رہتے ہیں۔ تب مَیں دُعا کرنا شروع کرتا ہوں، خاص کر اُن طریقوں، منسٹریز کی تمام سرگرمیوں اور پروگراموں کے لئے جن سے خدا کی بادشاہی بڑھ رہی ہے اور مظبوط ہو رہی ہے۔ اور اُن پروگراموں کے لئے جن میں ہم مصروف ہیں یا جن کے بارے میں ہم جانتے ہیں۔ مثال کے طور پر مَیں بالخصوص مشنریوں کا حوالہ دے کر دُعا کرتا ہوں یا اُن تمام پروگراموں کے لئے جو بادشاہی کے پھیلاؤ کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

دُعائے ربّانی کے ذرِیعہ سے آگے بڑھنے کے خیال میں، اپنی روز کی روٹی مانگنا، اپنے گناہوں کی معافی کے لئے کہنا اور اپنے اندر معافی کی رُوح کے لئے کہنا، سارے راستے سے گزر کر "آمین" تک پہنچتے ہیں۔ لوتھر نے کہا کہ آمین بہت اہم ہے کیوں کہ ہمیں اِیمان سے دُعا کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ لفظ "آمین" عبرانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "سچائی"۔ پس جب کسی بھی دُعا جو ہم کرتے ہیں یا دُعائے ربّانی کے آخر پر آمین کہتے ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں "یہ سچ ہے "مَیں اِس کے لئے اپنے آپ کو پابند کرتا ہوں۔ اور اَے خدا جو مَیں نے تجھے کہا ہے مَیں اُس پر یقین رکھتا ہوں۔

یوں دُعائے ربّانی کی ہر درخواست میں سے گزرنے سے آسانی کے ساتھ کچھ وقت گزار سکتے ہیں اور اپنی توجہ اُن پر مرکوز کر سکتے ہیں۔ اور اِس طرح اُن کو پھیلا سکتے ہیں۔ لوتھر نے یہ جان لیا، اِس لئے اُس نے اپنے حجام کو بتایا کہ اُسے کبھی کبھی صرف ایک

یا دو درخواستوں میں سے ہی گزرنا ہو گا تاکہ اُس کا ذہن اِس طرف لگا رہے۔ اور وہ اکثر دُوسری درخواستوں کے بارے میں فکر مند رہے۔ اُس نے کہا یہ ٹھیک ہے، کیوں کہ ہم اکثر میخیں تلاش کرتے رہتے ہیں جن پر ہم اپنی سوچوں کو ٹانگ سکیں اور یوں لگے جیسے ہم اپنی دُعا میں مشغول تھے۔

لوتھر نے دس احکام کے ذریعے دُعا کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ اُس کا طریقہ کار یہ تھا کہ پہلے سوچیں کہ شریعت کیا سکھا رہی ہے۔ ہر حکم میں ہدایات پائی جاتی ہیں۔ پھر وہ اپنی شریعت کے لئے شکر گزاری کرتا ہے اور ہر ایک حکم پر غور کرتا ہے۔ مثال کے طور پر جب وہ پانچویں حکم پر آتا ہے "تُو اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا" (خروج ۲۰:۱۲)۔ لوتھر شکر گزاری کرتا ہے، نہ صرف اُن کاموں کے لئے جو اُس کے ماں باپ نے اُس کے لئے کیے بلکہ سیکسونی کے فریڈرک "جو کہ اُس پر اِختیار رکھتا تھا" کے تمام کاموں کے لئے بھی جو اُس نے اُس کے لئے کیے۔ پھر وہ اِقرار کی طرف آتا ہے اور احکامات کی روشنی میں دیکھتا ہے کہ اُس نے کون سے گناہ کیے اور کہاں پر اُسے اِقرار کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر کار وہ بادشاہی پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے شریعت کے ذریعے دُعا کرتا اور یہ کہتا کہ خدا کا نام پاک مانا جائے، دُنیا بتوں سے چھٹکارہ حاصل کرے اور یہ کہ صرف خدا کا جلال ہی یہاں تک ظاہر ہو کہ اُس کے مقابلے میں کوئی اور دیوتا نہ اب اور نہ آئندہ ہو۔

آخر پہ لوتھر رسولوں کے عقیدے کے ذریعے دُعا کرنے کی ہدایت کرتا ہے جو کہ اِس طرح شروع ہوتا ہے "مَیں اِیمان رکھتا ہوں خدا قادرِ مطلق باپ پر جس نے آسمان اور زمین کو بنایا اور اُس کے اِکلوتے بیٹے اپنے خداوند یسوع مسیح پر"۔ عقیدے کا ہر جملہ اُس کی توجہ کو دُعا کی منشا کی طرف لگائے گا۔

اِس طرح اِدھر اُدھر کی، بے ترتیب دُعاؤں اور خیالی پلاؤ کی بجائے لوتھر ایک بائبلی نقشہ اور ترتیب پیش کرتا ہے جس سے ہماری توجہ خدا کے ساتھ رابطہ کی طرف رہتی ہے۔ دُعا کو ترتیب دینے کا ایک اور سادہ سا طریقہ یہ ہے کہ ACTS (یہ اُن اَلفاظ کے اِبتدائی حروف ہیں جن کا اِستعمال نیچے مصنف کرنے کو ہے) کو اِستعمال کیا جائے:

پرستش یا بندگی A=Adoration

اِقرار C=Confession

شکرگزاری T=Thanksgiving

مناجاتیں S=Suplication

مَیں اپنی کلیسیا میں پاسبانی دُعا کے لئے یہ طریقہ اِستعمال کرتا ہوں۔ مَیں اپنی توجہ کو اَشد ضروری باتوں کی طرف رکھتا ہوں جو کہ ہر دُعا میں ہونی چاہئیں۔ اکثر ہماری دُعائیں ہماری شخصی برکات کی درخواستوں تک محدود ہوتی ہیں جو ہم خدا سے حاصل کرنا چاہتے ہیں یا ہمارے دوستوں اور رِشتہ داروں کے لئے دُعا کی درخواستوں تک محدود ہوتی ہیں۔ جب ہم شروع میں دُعا کرنا سیکھتے ہیں تو اُسی وقت ہمیں یہ باتیں سکھائی جاتی ہیں "خدا میری امی، ابو، بہن بھائی دادا کو برکت دے"۔ بلا شبہ اپنے خاندان کے اَفراد، دوستوں اور دُوسرے ضرورت مند لوگوں کے لئے دُعا کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ دُعا مناجاتوں اور شفاعت سے بڑھ کر ہے۔

مَیں اِقرار کرتا ہوں کہ شاگردوں کی اِس درخواست کہ ہمیں دُعا کرنا سکھا پر یسوع مسیح کا جواب مجھے حیران کر دیتا ہے۔ مَیں اِس سے یہ توقع کرتا کہ وہ کچھ یوں کہے گا: اگر دُعا کرنے کے فن میں ماہر بننا چاہتے ہو تو زبوروں میں غوطہ زن ہو جاؤ جو کہ ایسی دُعا

ئیں ہیں جو روح القدس کے اِلہام سے ہیں" یا وہ حنّہ یا نحمیاہ جیسے مقدسین کی لکھی ہوئی دُعاؤں کی طرف اُن کی راہ نمائی کر سکتا تھا۔ اِس کے برعکس اُس نے اُنہیں خدا کے ساتھ گفتگو کا ایک ایسا نمونہ دیا جو کہ دو ہزار سالوں سے مسیحیوں کی حوصلہ اَفزائی کرتا، تسلی بخشتا اور مضبوط کر رہا ہے۔ لیکن جب ہم دُعا کے لئے دُعائے ربّانی، رسولوں کا عقیدہ ACTS یا دُوسرے نمونوں کو اِستعمال کرتے ہیں تو اہم ترین بات یہ ہے کہ ہم دُعا کرتے ہیں۔

مَیں شخصی طور پر ہمیشہ وِٹن برگ کے اُس حجام کا شکر گزار رہوں گا جس نے جرأت کر کے لوتھر سے یہ کہا کہ اُسے دُعا کرنا سکھایا جائے۔ اُس کی درخواست کے لئے اور لوتھر کے سادہ سے جواب کے لئے شکریہ جس نے بہتوں کی دُعائیہ زندگی کو گہرا کیا ہے۔

باب سوم

عبادت

دولڑکوں کا باپ فخر سے پھولا نہیں سمارہا تھا۔ فخر اِس بات کا تھا کہ اُس کے بیٹے اُس کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ باپ خادِم تھا اور وہ اپنے بیٹوں کی ایک ہی خدمت کی مخصوصیت کا پروگرام دیکھ رہا تھا۔ نوجوان خادِم اپنے کام کے لئے غیور تھے۔ اُسی جوش میں اُنہوں نے عبادت میں کچھ نیا اِضافہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ نتیجہ اُن کی توقع سے کہیں ہٹ کر نکلا۔ نہ صرف خدا نے اُن کی اِختراع کو ناپسند کیا بلکہ ناپسندیدگی کا اِظہار اِس طرح سے کیا کہ اُن کو اُسی جگہ پر ہلاک کر دیا۔ یہ خوف ناک واقعہ احبار ۱۰:۱-۳ میں درج ہے۔

"اور ندب اور ابیہوُ نے جو ہارون کے بیٹے تھے اپنے اپنے بخوردان کو لے کر اُن میں آگ بھری اور اُس پر اور اُوپری آگ جس کا حکم خداوند نے اُن کو نہیں دیا خداوند کے حضور گذرانی۔ اور خداوند کے حضور سے آگ نکلی اور اُن دونوں کو کھا گئی۔ اور وہ خداوند کے حضور مر گئے۔ تب موسیٰ نے ہارون سے کہا یہ وہی بات ہے جو خداوند نے کہی تھی کہ جو میرے نزدیک آئیں ضرور ہے کہ وہ مجھے مقدس جانیں اور سب لوگوں کے آگے میری تمجید کریں۔ اور ہارون چپ رہا"۔

قدیم اِسرائیل کی یہ ہیبت ناک داستان نے ناقابلِ فراموش نقطہ سکھایا: کہ زِندہ خدا کی عبادت ایک سنجیدہ کام ہے۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے جس کو غیر سنجیدگی

سے لیا جائے۔ خدا اِس بات میں سنجیدہ ہے کہ ہم کس طرح اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ اور ضرور ہے کہ ہم بھی اُس بات میں سنجیدہ ہوں۔ بد قسمتی سے ہمارے اندر ندب اور ابیہو کی مثال کی پیروی کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ اور خدا کے پاس ہمارے اپنے طریقوں سے آنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجھے اُس وقت ثقافتی جھٹکا لگا جب مَیں نیدر لینڈ میں ایمسٹرڈیم کی فری یونیورسٹی میں داخل ہوا اور مجھے پروفیسر جی۔ سی برکوآورؔ کے سے اپنی پہلی کلاس لینی تھی۔ ڈاکٹر برکوآور دروازے کی دہلیز کے سامنے سے آئے تو تمام طلبا ہوشیار باش ہو کر گولائی کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔ ڈاکٹر برکوآور ایک چبوترے پر گئے اور کھڑے ہو کر سر خم کر کے جواب دیا تو تمام طلبا اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ پھر اُنھوں نے اپنی نوٹ بک کھولی اور بغیر کسی خلل کے اپنا لیکچر دینا شروع کر دیا۔ کسی طالب علم نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔ اپنے لیکچر کے آخر پر اُنھوں نے اپنی نوٹ بک بند کی اور دروازے کی طرف پلٹے۔ جب وہ باہر نکلے تو طلبا پھر کھڑے ہو گئے۔ یہ اُن کا وہ طریقہ تھا جس سے وہ لوگ پادریوں اور پروفیسروں کو عزت دیتے تھے۔

ایک دِن غیر معمولی گرمی تھی۔ مَیں اُس گول گھر کے پیچھے بیٹھا تھا۔ گرمی اِتنی تھی کہ مَیں نے اپنا کوٹ اُتار دیا۔ (ہمیں ہمیشہ کوٹ اور ٹائی پہننی پڑتی تھی) اُسی جگہ پر ڈاکٹر برکوآور اپنی بات کرتے کرتے رُک گئے، سیدھا مجھ کو دیکھا اور بولے! کیا مہربانی کر کے امریکن اپنے کوٹ کو پھر پہنے گا؟ ابھی تک وہ مجھے نہیں جانتا تھا لیکن وہ جان گیا کہ مَیں ضرور امریکن ہوں۔ صرف ایک امریکن ہی اُس کے سامنے اپنا کوٹ اُتار کر اُس کی توہین کر سکتا تھا۔ کیوں کہ ہم اَمریکیوں نے بادشاہت سے اپنی آزادی کا اعلان کیا ہے۔ ہم

حاکمیت یا طاقت کی کسی بھی طرح سے بہت کم عزت کرتے ہیں۔ ہم آداب و احترام کرنے کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں یا دُرُست طریقے سے آداب کی پیروی نہیں کرتے، خصوصاً جب ہم اپنے بادشاہ کے حضور آتے ہیں۔ لیکن ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ عبادت جس میں ہم جاتے ہیں بادشاہوں کے بادشاہ کے حضور حاضری دیتے ہیں۔

خدا سے تربیت پانا

پروٹسٹنٹ اِصلاحی دَور میں پرستش اُن بنیادی نقطوں میں سے ایک تھی جن پر اِختلاف ہوا تھا۔ اِصلاح کاروں کی بہت بڑی تشویش یہ تھی کہ خدا کی دُرُست طریقے سے پرستش کی جائے۔ مصلحین نے قرونِ وسطیٰ میں رومن کیتھولک کے پرستش کے طریقے پر اعتراض کیا۔ آخر کار برطانیہ کے جزیروں پر منحرفین یا پیوریٹن سامنے آ گئے جن کا چرچ آف اِنگلینڈ کے ساتھ پرستش کے نقطے پر تصادم ہوا۔ مصلحین اور پیوریٹن نے بائبل مقدس میں پرستش کے لئے مندرج ہدایات سے اِنحراف ہوتے دیکھا تو اِس پر ردِعمل کا اِظہار کیا۔ جیسے کہ ہم اپنے آپ کو علمِ اِلٰہی کے حوالے سے اُن کی اولاد کہتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہم بھی پرستش کے تعلق سے غلط یا دُرُست کا فیصلہ کرنے کے لئے نوشتوں کی طرف دیکھیں۔ ہم پرستش کی دُرُست تفہیم کے لئے اِبتدائی ثبوت دس احکام سے حاصل کر سکتے ہیں۔ پہلے چار احکام عموماً شریعت کی پہلی تختی کہلاتے ہیں جن پر غور و خوض کرنا ہماری خدا کے لئے پہلی ذِمے داری ہے۔ "میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا" (خروج ۲۰:۳)۔ آئیں کچھ وقت کے لئے رُک جائیں۔ ہم سب نے دس احکام سُنے

ہیں۔ ہم میں سے کئی اُن کو زبانی یاد بھی کرتے ہیں۔ لیکن کبھی ہم نے غور کیا کہ یہ چار احکام پہلے کیوں رکھے گئے؟ اِن احکامِ عشرہ کی اِبتدا خاص حکموں سے کیوں ہوتی ہے؟ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا کے یہ احکام دیتے ہوئے یہاں سے شروع کرنے کی وجہ اُن حصوں کی اِنتہائی اہمیت ہے۔ اُن اَلفاظ پر غور کریں جو خدا یہاں اِستعمال کرتا ہے " میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا" لفظ "حضور" اِنتہائی ضروری ہے۔ خدا یہ نہیں کہہ رہا کہ "تم دُوسرے تمام قسم کے دیوتا رکھ سکتے ہو جب تک اُن کی ترجیح مجھ سے زیادہ نہ ہو، مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ پہلی ترجیح مجھے دی جائے" اِس کے برعکس وہ کہہ رہا ہے کہ "میرے حضور "یعنی "میری موجودگی میں"۔ خدا بیک وقت ہر جگہ موجود ہے۔ وہ ہر کہیں ہے۔ لہٰذہ خدا کہہ رہا ہے "مَیں کسی دُوسرے دیوتا کی برداشت نہیں کروں گا"۔ اِس لئے شریعت کا پہلا حکم ہر قِسم کی بُت پرستی کے خلاف خبردار کرتا ہے۔ کیوں کہ بُت پرستی سچے خدا کی پرستش کا رُخ غلط سمت میں ڈال کر دُوسرے متبادل فریب کار دیوتاؤں کی طرف کر دیتی ہے۔

رومیوں کے خط کے پہلے باب میں پولُس رسول بتاتا ہے کہ دُنیا کی پیدائش کے وقت سے خدا نے اپنے آپ کو صاف طریقے سے فطرت میں ظاہر کر دیا ہے۔ تمام بنی نوعِ اِنسان پر یہ خود کشفی خدا کی اَبدی قدرت اور اُلوہیت کو ظاہر کرتی ہے۔ پولُس بیان کرتا ہے کہ ہماری موجودگی کے ہر لمحے ہم ایک ایسے تھیٹر میں ہیں جہاں ہماری آنکھوں کے سامنے خدا کی فطرت اور کردار کے مکاشفہ کی فلم چل رہی ہے۔ اُس کی مخلوق ہونے کے ناطہ سے ہمارے پاس اُس کا علم ہے جو واقع موجود ہے۔ لیکن پولُس یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتا ہے کہ گری ہوئی اِنسانیت کا عالم گیر گناہ اُس علم کو جو خدا نے ظاہر کیا ہے لیتا

ہے اور دبا دیتا ہے اور پھر خالق کی بجائے مخلوقات کی پرستش اور عبادت کا چناؤ کر کے خالق کی سچائی کو جھوٹ بنا دیتا ہے۔ پولُس کے نزدیک نسلِ اِنسان کا بنیادی گناہ یہ ہے کہ اُس نے خدا کو جاننے کے باوجود اُس کی خدائی کے لائق اُس کی تمجید نہیں کی بلکہ وہ بُت پرستی میں لگ گئے۔ اِس لئے یہ یقیناً حیران کُن بات نہیں کہ شریعت کے آغاز ہی میں خدا نے اُس کی سچائی کے خلاف بُتوں کی طرف اِنسانی رغبت کے خلاف خبردار رہنے کا حکم دے دیا۔

جب ہم پرستش کے سوال پر آتے ہیں تو ہمیں ہر وقت ایک بات اپنے سامنے رکھنی چاہیے کہ خدا غیور خدا ہے۔ اور وہ بنی نوع اِنسان سے چاہتا ہے کہ یہ اُس طریقے سے اُس کی تعظیم کرے، اُس کو جلال دے اور اُس کی پرستش کرے جس طرح سے اُس نے حکم دیا ہے نہ کہ اُن طریقوں سے جن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ اگر کچھ مقدس صحائف کے صفحات میں سے پکارتا ہوا ہمیں ملتا ہے تو وہ یہ ہے کہ خدا حکم دیتا ہے کہ اُس کی عبادت اُس طرح کی جائے جس طرح وہ حکم دیتا ہے نہ کہ اُس طرح جو ہمیں پسند ہے۔ یہ پرستش کا پہلا اُصول ہے جو ہمیں جاننے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ اگر یہ ہمارے عالم گیر گری ہوئی مخلوق کے رویے پر چھوڑ دیا گیا تو نہ صرف ہم بُت پرستی کی طرف کھینچ لیں گے بلکہ اُس میں بھاری کامیابی بھی حاصل کر لیں گے۔ بُت پرستی کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ یہ سچے خدا کے متبادل پیدا کرتی ہے۔ اگرچہ ہم لکڑی اور پتھر کے بُت تو نہیں بناتے لیکن ہمارا بہت زیادہ جھکاؤ اِس طرف ہے کہ ہم بائبل کے مکاشفات کو لیتے ہیں، اُس کی صفات کو دیکھتے ہیں جو ہمیں ناگوار گزرتی ہیں، جیسے کہ اُس کی حاکمیت، پاکیزگی، اِنصاف، غضب اور اُن کو ایک طرف پھینک دیتے ہیں۔ ہم ایک ایسا خدا تراش لیتے ہیں جو سر تا پا صرف

محبت، فضل اور رحم ہوتا ہے۔ دُوسرے لفظوں میں ہم ایسا خدا تراش لیتے ہیں جو اصلی خدا نہیں ہے۔ یہ خدا بُت ہوتا ہے۔ لیکن خدا جس کی ہمیں پرستش کرنی ہے صرف وہ ہے جس نے اپنے آپ کو مقدس صحائف میں ظاہر کیا ہے۔ دُرُست پرستش کا مرکز خدا کی پوری ہدایت و راہ نمائی ہوتی ہے نہ کہ خدا کا کوئی ایک الگ تھلگ پہلو جس کو ہم زیادہ پسند کرتے ہیں۔

دُوسرے حکم پر بھی غور کریں۔ "تُو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا" (خروج ۴:۲۰)۔ یہ حکم پھر پہلے حکم پر زور دیتا ہے۔ لہٰذہ احکامِ عشرہ کے پہلے دو احکام عبادت کو محفوظ کرتے اور اُس عبادت کے لئے ہمیں راہ نمائی مہیا کرتے ہیں۔

رُوح اور سچائی سے

صحائف کا دُوسرا حصہ جو ہمیں پرستش کی دُرُست بصارت دیتا ہے وہ یوحنا چوتھا باب ہے۔ جہاں ہم یسوع مسیح کی سوخار کے کنویں پر سامری عورت کے ساتھ گفتگو کی کہانی پڑھتے ہیں۔ اِس گفتگو کے دوران عورت نے یسوع سے کہا "اَے خداوند! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تُو نبی ہے۔ ہمارے باپ دادا نے اِس پہاڑ پر خدا کی پرستش کی اور تم کہتے ہو کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنی چاہیے یروشلیم میں ہے" (یوحنا۴:۱۹-۲۰)۔ عورت مختلف جگہوں کا حوالہ دے رہی تھی جو یہودیوں اور سامریوں کے نزدیک اہم تھیں۔ یہودیوں کا مرکزی مقدس یروشلیم میں تھا۔ لیکن سامریوں کا (جن کا یہودیوں کے ساتھ کسی قِسم کا برتاؤ نہیں تھا) کوہِ گرزیم پر اپنا الگ مقدس تھا جو کہ یعقوب کے کنویں کے نزدیک تھا۔ عورت اُس آدمی کے ساتھ جو کہ واضح طور پر ایک نبی تھا بات کر کے بہت

خوش تھی، اُس نے ایک قدیم بحث کو جو کہ یہودیوں اور سامریوں کے درمیان تھی سلجھانے کی کوشش کی۔ اِس لئے اُس نے یسوع مسیح سے پوچھا کہ لوگوں کو کہاں پرستش کرنی چاہیے یروشلیم میں یا کوہ گریزیم پر؟ لیکن یسوع مسیح گفتگو کو دُوسری سمت میں لے گئے۔ وہ اُس کے "کہاں" کا جواب دینے میں رضامند نہیں تھا۔ بلکہ وہ "کس طرح" جیسے سوال کا جواب دینے میں دِلچسپی رکھتا تھا۔ یسوع نے کہا "اَے عورت میری بات کا یقین کر کہ تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی پرستش کروگے اور نہ یروشلیم میں۔ تم جسے نہیں جانتے اُس کی پرستش کرتے ہو ہم جسے جانتے ہیں اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ کیوں کہ نجات یہودیوں میں سے ہے" (یوحنا۴:۲۱-۲۲)۔ یہودی اِیمان سے علیحدگی سامریوں کے لئے بہت بڑی سرزنش تھی۔ سامریوں نے غیر اَقوام میں بیاہ شادیاں کیں اور دو مذاہب کو ملا کر ایک نیا مذہب بنا دیا۔ یوں غیر اقوام کی عبادت کو یہودی عبادت کے عناصر کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔ جب یسوع نے کہا کہ "تم جسے نہیں جانتے اُس کی پرستش کرتے ہو" تو وہ یہ کہہ رہا تھا کہ سامری نہیں جانتے کہ وہ پرستش میں کیا کچھ کر رہے ہیں۔ وہ ایسی پرستش میں مصروف تھے جس کی بنیاد لاعلمی اور بطالت پر تھی۔

جب پولُس اتھینے جیسے عظیم شہر میں آیا تو وہ اُس کی بڑی ثقافت سے متاثر نہیں ہوا بلکہ جیسا کہ اَعمال کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ اُس کا "جی جل گیا" کیوں کہ اُس نے دیکھا کہ سارا شہر بت پرستی کی نظر کر دیا گیا تھا۔ جب وہ علماء سے خطاب کرنے کے لئے اریوپگس میں مدعو کیا گیا تو وہ لوگوں کے ساتھ اُن کے جھوٹے مذاہب کی بابت اُلجھ پڑا۔ قربان گاہ پر ایک کتبے "نامعلوم خدا کے لئے" پر غور کرتے ہوئے اُس نے کہا "پس جس کو تم بغیر معلوم کیے پوجتے ہو مَیں تم کو اُسی کی خبر دیتا ہوں جس خدا نے دُنیا اور اُس کی

سب چیزوں کو پیدا کیا" یوں اتھینے والوں کی پولُس نے وہی سرزنش کی جو سامریوں کی یسوع نے کی تھی۔ وہ دونوں اصل میں یہ کہہ رہے تھے "تم لوگ اُس کو نہیں جانتے جس کی تم پرستش کرتے ہو کیوں کہ تمہاری پرستش غفلت سے ہے"۔ خدا غفلت کی پرستش سے خوش نہیں ہوتا نہ ایسی پرستش سے جس کی بنیاد خدا کا عرفان نہیں۔

سامری عورت سے خطاب جاری رکھتے ہوئے یسوع نے کہا "مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش رُوح اور سچائی سے کریں گے کیوں کہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے" (یوحنا ۴: ۲۳)۔ اِن اَلفاظ سے یسوع مسیح نے یہ اعلان کیا کہ باپ دراصل اپنے لئے پرستار ڈھونڈتا ہے۔ ہم عموماً سوچتے ہیں کہ لوگ خدا کو ڈھونڈتے ہیں، لیکن یہاں یسوع کہتا ہے کہ خدا لوگوں کو ڈھونڈتا ہے۔ اور خدا کیا تلاش کرتا ہے؟ یسوع نے کہا کہ وہ سچے پرستار تلاش کرتا ہے۔ یہ اَلفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ سچی پرستش اور جھوٹی پرستش میں فرق ہے۔ اور اِس فرق کی پہچان کے لئے دو معیار یسوع مسیح نے دیئے ہیں: رُوح اور سچائی۔ یسوع نے کہا کہ باپ ایسے پرستار ڈھونڈتا ہے جو دُرُست طریقے سے اُس کی پرستش کریں۔ جو خدا جان کر اُس کی عزت کریں۔ جو بُت پرستی کی تمام اَقسام کو ایک طرف کر دیں۔ اور اِس طریقے سے اُس کی پرستش کریں جس طرح اُس نے حکم دیا ہے کہ رُوح اور سچائی سے اُس کی پرستش کی جائے۔ اگلی آیت میں پھر یسوع نے زور دیتے ہوئے کہا "خدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستش کریں"۔ یہاں پر کلیدی لفظ "ضرور" ہے۔ خدا نے خود ہم پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اُس کی پرستش رُوح اور سچائی سے کریں۔ ضرور ہے کہ ہم اُسی طریقے سے اُس کی پرستش کریں۔

رُوح اور سچائی سے پرستش کرنے سے کیا مراد ہے؟ "سچائی" کی نسبت "رُوح" سے یسوع کی کیا مراد ہے اِس کو سمجھنا مشکل ہے۔ یاد رکھیے کہ گفتگو کا مرکزی سوال یہ تھا کہ "کہاں؟" عورت یہ پوچھ رہی تھی کہ کہاں پرستش کرنی چاہیے، یروشلیم میں یا کوہ گریزیم پر؟ یسوع مسیح جو کچھ اُسے اور بعد میں ہمیں سکھا رہے تھے اُن میں سے ایک نقطہ یہ ہے کہ اُس کی موجودگی کو کسی جسمانی مقام تک محدود نہیں رکھا جا سکتا۔ یوں لگتا ہے کہ عورت یہ مانتی ہے کہ خدا کی پرستش کسی ایک جگہ پر ہی دُرُست ہو سکتی ہے اور وہ ہے کوہ گریزیم۔ اُس کی پرستش یروشلیم میں یا کسی اَور جگہ نہیں ہو سکتی۔ یسوع نے اُس حد بندی سے اِنکار کیا کیوں کہ خدا "ہمہ جا" ہے۔ خدا ہر جگہ موجود ہے، لہٰذہ ہم اُس کی پرستش کسی بھی جگہ کر سکتے ہیں۔ ہم کسی خاص جگہ کے پابند نہیں ہیں۔ جو یسوع رُوح میں پرستش کرنے کا حکم دے رہا تھا یہ اُس کا حصہ ہے۔

یسوع یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ ہمیں صرف ہماری اپنی رُوح سے اُس کی پرستش کرنی چاہیے۔ وہ ہمیں یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ دورانِ پرستش ہمیں اپنی جان کو بالکل خارج کر دینا ہے یا اپنے بدنوں کو سونے کی یا کسی گالف کے میدان میں چلے جانے کی اِجازت دے دیں۔ بلکہ وہ اِس حقیقت پر لا رہا تھا کہ جیسا کہ ہم اِس طرح سے خلق کیے گئے ہیں کہ ہماری جان اور بدن کا اِتحاد ہے۔ ہم کئی کام خارجی طور پر بھی کر سکتے ہیں جو ہمارے ذہن یا جان سے ہٹ کر ہوتے ہیں۔ پرانے عہد نامے میں اِسرائیل میں یہ بہت بڑا مسئلہ تھا۔ نبیوں نے بہت جگہوں پہ اُس کی گواہی دی ہے کہ لوگ جسمانی طور پر ظاہر کر رہے ہوتے کہ وہ پرستش کر رہیں لیکن وہ صرف رسومات ہی ادا کر رہے ہوتے لیکن اُن کی رُوح کہیں اَور ہی ہوتی ہے۔ یہ اِسی طرح سے تھا۔ وہ اپنے دِل کی گہرائیوں سے شامل نہیں

ہوتے تھے۔ اِسی لئے یسعیاہ نبی نے کہا" چونکہ یہ لوگ زبان سے میری نزدیکی چاہتے ہیں اور ہونٹوں سے میری تعظیم کرتے ہیں لیکن اِن کے دِل مجھ سے دُور ہیں" (یسعیاہ ۲۹:۱۳)۔ پرستش بیرونی یا رسمی ہونے کے سبب بگڑ گئی تھی۔ یہ صرف ایک بیرونی سرگرمی رہ گئی تھی۔

اِس لئے یسوع کہہ رہا تھا "مَیں اِن لوگوں سے چاہتا ہوں کہ جب وہ پرستش کرنے کے لئے میرے پاس آتے ہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُن کا دِل بھی اُسی میں مگن ہو"۔ وہ پرستش جو خدا کو خوش کرتی ہے وہ نہیں جو بے دِلی سے کی جائے، جو اِتوار کے روز صرف ایک فرض ادا کرنے کے اور دِکھاوے کے لئے ہو۔ بلکہ اِنسان کی رُوح اُس کی تحریک دے اور خدا کے حضور شادمان ہو۔ رُوحانی پرستش وہ پرستش ہے جو اُس اِنسان کی طرف سے کی جاتی ہے جو خدا کی تعظیم کر کے، اُس سے دُعا کر کے اور پوری لگن سے اُس کا کلام سن کے شادمانی محسوس کرتا ہے۔ یہ زبور نویس کی چراگاہ ہے جس نے کہا تھا "مَیں خوش ہوا جب وہ مجھ سے کہنے لگے کہ آؤ خداوند کے گھر چلیں (زبور ۱۲۲:۱)۔ ویسٹ منسٹر اِقرار الایمان کا اکیسواں باب پرستش کی ترکیب کے بارے میں بات کرتا اور کہتا ہے کہ پرستش میں خدا کے کلام کی دُرُست منادی کرنا اور پوری دِیانت داری اور سرگرمی سے سننا چاہیے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ سچا پرستار وہ ہے جس کا دِل اور جسم پورے طور پر پرستش میں مگن ہو۔ چاہے یہ گیتوں، مناجات، وعظ یا عبادت کا کوئی اَور حصہ ہو۔ وہ اندرونی طور پر اپنی رُوح میں مگن ہے۔

جب یسوع مسیح نے کہا کہ جو پرستش خدا کو خوش کرتی اور اُس کو مقبول ہے ضرور ہے کہ وہ سچائی کے ساتھ ہو تو اِس سے یسوع کی کیا مراد تھی یہ سمجھنا آسان ہے۔

ہم اُس دَور میں رہ رہے ہیں جو سچائی کی اہمیت کو کم کر کے بیان کرتا ہے اور رفاقت اور جذباتی تجربات پر زور دیتا ہے۔ سچائی کا مطلب اِس بات تک آنا ہے کہ حقیقت میں خدا کون ہے۔اور خدا پورے طور پر یسوع مسیح میں ظاہر ہوا جس نے کہا"حق مَیں ہوں" (یوحنا ۱۴: ۶)۔ اگر کوئی سچائی کی پروا نہیں کرتا تو وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ وہ خدا سے پیار کرتا ہے۔ مَیں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے ک "نظریات تقسیم کرتے ہیں"۔ بے شک نظریات تقسیم کرتے ہیں، لیکن یہ متحد بھی کرتے ہیں۔ یہ اُن کو متحد کرتے ہیں جو خدا کی سچائی کے ساتھ پیار کرتے ہیں اور اِسی سچائی سے وہ خدا کی عبادت کرنے کے لئے رضامند ہوتے ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ لوگ ایسے دِل اور رُوح سے اُس کی پرستش کریں جو کلام کے وسیلہ سے یہ جانتے ہوں کہ وہ کون ہے۔

پرستش کے لئے تیاری

یہ بہت اہم ہے کہ اِتوار کی صبح گرجاگھر جانے سے پہلے ہم خدا کی پرستش کی تیاری کے لئے وقت نکال کر اپنے دِلوں کو تیار کریں۔ خروج ۱۹ باب میں شریعت دینے کے شاندار ماحول میں خدا نے اُس کو بہت واضح کیا ہے۔ خدا نے لوگوں سے کہا کہ میری حضوری میں یا میری حضوری کے قریب، نہ کہ پہاڑ کے اوپر جہاں خدا موسیٰ کے ساتھ بولا تھا آنے سے پہلے وہ تیار ہوں۔ "اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل لوگوں کو پاک کر اور وہ اپنے کپڑے دھولیں اور تیسرے دن تیار رہیں کیوں کہ خداوند تیسرے دن سب لوگوں کے دیکھتے دیکھتے کوہ سینا پر اُترے گا" (خروج ۱۹: ۱۰-۱۱)۔ خدا اِسرائیل کے لوگوں سے چاہتا تھا کہ اُس کے پاس آنے سے پہلے وہ اُس

کے پاس آنے کے لئے تیاری کریں۔ اُس کا سامنا کرنے سے پہلے وہ اپنے آپ کو تیار کریں۔ ہمارے چرچ میں ۳۰:۱۰ پہ عبادت شروع ہوتی ہے ۲۰:۱۰ پہ ہم روشنیاں مدھم کر دیتے ہیں اور ابتدائی گیت شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ہمارے لوگوں کے لئے نشان ہے کہ وہ پرستش کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا شروع کریں۔اِس کے برعکس خدا نے اِسرائیل کو تیاری کے لئے دو دن دیئے۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ اپنے آپ کو پاک کریں، کپڑے دھو لیں۔ جو کچھ ہونے کو تھا اُس کے لئے یہ تیاری بالکل موزُوں تھی۔ اگر مَیں اپنی جماعت کو بتاؤں کی ٹھیک تین دن میں خدا ظاہری طور پر لوگوں کو دِکھائی دے گا اور یہ کہ وہ چاہتا ہے کہ اُس موقع پر وہ اپنے کپڑے دھوئیں، تو مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کریں گے۔ یہ مطالبہ خدا کی شاندار ظاہری حضوری میں کھڑے ہونے کی عزت کے لئے غیر مناسب سا معلام ہوتا ہے۔

خروج ۱۹:۱۴ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ موسیٰ نے بالکل ایسا ہی کیا جیسا خدا نے حکم دیا تھا۔ وہ نیچے گیا اور لوگوں کو پاک کیا۔ لوگوں نے بھی اپنے کپڑے دھو کر اُس کی تابع فرمانی کی۔اُنہوں نے اپنے آپ کو پرستش کے لئے تیار کرنے کے لئے وقت گزارا۔ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے اُس کی دُرُست پرستش کے واسطے اُس کی راہ نمائی کے لئے خدا کے کلام کو پڑھنا اور دُعا کرنا چاہیے۔

پرستش کے لئے تیاری کا ایک حصہ یہ بھی ہونا چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو یاد دلائیں کہ خدا کون ہے؟ -پاک اور قادر خداوند۔ خروج ۱۹ باب کی طرف پھر متوجہ ہوتے ہوئے ہم ۱۶ آیت میں پڑھتے ہیں "جب تیسرا دن آیا تو صبح ہوتے ہی بادل گرجنے اور بجلی چمکنے لگی اور پہاڑ پر کالی گھٹا چھا گئی اور قرنا کی آواز بہت بلند ہوئی اور سب لوگ

ڈیروں میں کانپ گئے"۔ جب نرسنگا پھونکا گیا اور اِسرائیلیوں کے خدا کے قریب آنے کا وقت آیا تو ڈیروں میں ہر شخص کانپ اُٹھا۔ بدقسمتی سے چند لوگوں نے ہی آگے کو خدا کے سامنے اِس طرح کا روّیہ دکھایا۔ بہت لوگ اُس کے سامنے اِس طرح کانپنا بھول گئے ہیں کیوں کہ وہ بحیثیتِ خدا اُس کی عزت نہیں کرتے۔ اگر وہ اُسے اِسرائیلیوں کی طرح اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کر دے تو اُن کا ردِ عمل کتنا مختلف ہو گا۔ "اور موسیٰ لوگوں کو خیمہ گاہ سے باہر لایا کہ خدا سے ملائے اور وہ پہاڑ سے نیچے آ کھڑے ہوئے اور کوہ سینا اوپر سے نیچے تک دھوئیں سے بھر گیا کیوں کہ خدا شعلہ میں ہو کر اُس پر اُترا تھا اور دھواں تنور کے دھوئیں کی طرح اُوپر کو اُٹھ رہا تھا اور وہ سارا پہاڑ زور سے ہل رہا تھا"۔ بار بار خدا نے لوگوں کو مدعو کیا "میرے قریب آؤ" لیکن یہ دعوت کو ندب اور ابیہو کی موت کے بعد خدا نے یہ کہہ کر متوازن کیا "کہ جو میرے نزدیک آئیں ضرور ہے کہ وہ مجھے مقدس جانیں اور سب لوگوں کے سامنے میری تمجید کریں"۔ ہمیں خدا کی طرف سے اُس کی حضوری میں آنے کا، اُس کے قریب آنے کا حکم ملا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم اُس کی حضوری میں دلیری کے ساتھ آ سکیں جیسا کہ عبرانیوں ۴:۱۶ سے واضح ہے۔ لیکن خدا کے حضور دلیری سے آنے اور غفلت سے آنے میں فرق ہے۔ جب ہم اُس کی حضوری میں دلیری سے آتے ہیں اور اُس کے نزدیک ہوتے ہیں تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اُسے مقدس جانیں۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ضرور ہے کہ اپنے ایما پر خدا کے حضور آنے کا ہمارے پاس کوئی اِختیار نہیں۔ تیاری کی کوئی قیمت ایسی نہیں ہے جو ہمیں اُس کے حضور آنے کے لئے بالکل صحیح بنا سکے۔ ہمیں اِس طرح تیار ہونے کی ضرورت ہے جس طرح عبرانیوں

کے خط کا مصنف کہتا ہے۔ "پس اَے بھائیو! ہمیں یسوع کے خون کے سبب سے اُس نئی اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے جو اُس نے پردہ یعنی اپنے جسم میں سے ہو کر ہمارے واسطے مخصوص کی ہے اور چونکہ ہمارا ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو خدا کے گھر کا مختار ہے تو آؤ ہم سچے دِل اور پورے اِیمان کے ساتھ اور دِل کے اِلزام کو دُور کرنے کے لئے دِلوں پر چھینٹے لے کر اور بدن کو صاف پانی سے دھلوا کر خدا کے پاس چلیں" (عبرانیوں ۱۰:۱۹-۲۲)۔

یہ عبارت تشبیہ سے بھری ہے۔ پہلی بات کہ پردہ کیا ہے جس میں سے ہو کر خدا تک ہماری رسائی ہوتی ہے۔ یہ وہ پردہ نہیں ہے جو ہیکل میں لٹکا ہوا تھا۔ جس نے خدا کی حضوری کو لوگوں کی نظروں سے چھپایا ہوا تھا۔ یسوع مسیح کی مصلوبیت کے دِن یہ پردہ پھٹ گیا تھا۔ عبرانیوں کے خط کا مصنف یہاں پر یسوع کے بدن کی بابت کہہ رہا تھا جس نے اُس کے جلال کو چھپایا ہوا تھا۔ وہ جلال جو اُس پہاڑ سے جس پر اُس کی صوت بدل گئی پھوٹ نکلا تھا جب یسوع کا جلال اُس کے بدن میں نہیں رہ سکا تھا۔ یہ تھا جس کی بابت پطرس بات کر رہا تھا جب اُس نے کہا "۔۔۔(ہم نے) خود اُس کی عظمت کو دیکھا تھا "جب ہم اُس کے ساتھ پہاڑ پر تھے (۲۔ پطرس ۱:۱۶-۱۸)۔

دُوسری بات! یہاں پر کہانتی تشبیہ پر غور کریں۔ پرانے عہد نامے میں کاہن کا کام لوگوں کے لئے اِس بات کو آسان بناتا تھا کہ وہ پاک ہوں اور اِکٹھے ہونے کی جگہ خیمہ اِجتماع اور بعد میں ہیکل میں آئیں۔ لیکن اب ہمارے پاس ایک بڑا سردار کاہن ہے جو کہ نہ صرف زمینی خیمہ اِجتماع میں داخل ہوا بلکہ آسمانی میں۔ وہ ہمارا درمیانی ہو کر باپ کی حضوری میں کاہن کے طور پر ہماری خاطر گیا۔ کیوں کہ ہمارا اپنا سردار کاہن موجود ہے

جو کہ خدا کے گھر پر مختار ہے، ہمارا ضمیر صاف ہے۔ کوئی بھی خدا کے نزدیک اپنے غیر مطمئن ضمیر کے ساتھ نہیں آنا چاہتا۔ گناہ ایک ایسی وجہ ہے جس سے ہم خدا کی حضوری سے کچھ فاصلہ پہ رہتے ہیں۔ یہ واپس باغِ عدن میں جاتا ہے۔ اُس پہلی خطا کے بعد جب خدا باغ میں آیا آخری چیز جو آدم اور حوّا چاہتے تھے، وہ اُس کی قربت کا تجربہ کرنا چاہتے تھے۔ پہلے کی طرح وہ اُس کی طرف دوڑنے، اُس کو سلام کرنے، ملنے کی بجائے اِس دفعہ اُنہوں نے اپنے آپ کو پتوں سے چھپایا۔ وہ خدا کی قربت کو نظر انداز کرنے لگے۔

لیکن یہاں پر نیا عہد نامہ ہمیں بتاتا ہے کہ مضبوط اِیمان اور پورے یقین کے ساتھ اُس کے پاس آئیں کیوں کہ ہمارا ضمیر صاف ہے۔ ہمارے "دِلوں پر چھینٹے ہیں اور ہمارے بدن صاف پانی سے دھوئے گئے ہیں"۔ مسیح نے ہمارے گناہوں کا بوجھ لے لیا ہے اور ہمیں راست بازی کے لباس سے ڈھانپ دیا ہے۔ اِس طرح سے ہمارے گناہ اُس کی کاملیت سے ڈھانپے گئے۔ یہ باتیں ہیں جو ہمارے لئے خدا کی حضوری میں آنے کو ممکن بناتی ہیں۔ اِس کے علاوہ تو خدا ہماری طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔ یہ خالصتاً اُس کے فضل کی وجہ سے ہے کہ ہم اُس کی حضوری میں آسکتے ہیں۔

عملی راہ نما اُصول

جیسا کہ عبرانیوں ۱۰ باب اِس بات کو جاری رکھتا ہے۔ پرستش کے لئے مزید ہدایات ملتی ہیں۔ اِس میں شامل ہے۔

جمع ہونا: عبرانیوں کے خط کا مصنف لکھتا ہے۔ "اور محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دینے کے لئے ایک دُوسرے کا لحاظ رکھیں۔ اور ایک دُوسرے کے ساتھ جمع ہونے

سے باز نہ آئیں"(عبرانیوں ۱۰:۲۴-۲۵)۔ تجزیئے بتاتے ہیں کہ امریکہ کی بہت متحرک کلیسیاؤں میں پچیس فیصد ممبران عبادات سے غیر حاضر ہوتے ہیں۔اُس کی وجہ بیماری، چھٹیاں، سفر یا کچھ دُوسری رسومات ہو سکتی ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ صرف اِس لئے بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کا آنے کو دِل نہیں کرتا۔

اگر چرچ جانے کو دِل نہیں کرتا تو ہمیں ہر حال میں چرچ آنا ہے۔ خدا کے پاس آنا اور دُوسرے اِیمان داروں کے ساتھ مِل کر پرستش کرنا ایک اِستحقاق ہے۔ لیکن یہ ایک مقدس فرض بھی ہے۔ اگر مَیں نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ خدا ہر عبادت میں سنجیدگی سے حاضری لیتا ہے تو مَیں اپنے فرض میں بالکل ناکارہ ہوں۔ جیسا کہ اِس تنبیہہ سے ظاہر ہے۔اگر ہم صبح اُٹھتے ہیں تو ہمارا چرچ جانے کو دِل نہیں کرتا تو اُس کی بجائے ہم سمندر کے کنارے سیر کرنے چلے جاتے ہیں تو ہمیں اپنے آپ سے یہ کہنے کی ضرورت ہے "ایک منٹ رُکو! اگر مَیں ایسا کروں گا تو مَیں اُس خدا کو نظر انداز کروں گا جس نے میری جان کو گڑھے سے نکالا۔اِس لئے مجھے چرچ جانا ہے"۔

نصیحت کرنا: عبارت کا یہ حصہ آگے چلتا اور کہتا ہے کہ دُوسرے اِیمان داروں کے ساتھ پرستش کے لئے جمع ہونے سے آگے، ہمیں ایک دُوسرے کو نصیحت بھی کرنی چاہیے۔"بلکہ ایک دُوسرے کو نصیحت کریں اور جس قدر اُس دِن کو نزدیک ہوتے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ کیا کرو "(عبرانیوں ۱۰:۲۵)۔ نصیحت کا مطلب ہے حوصلہ افزائی کرنا۔ جب ہم اِتوار کی صبح چرچ آتے ہیں تو ہمیں ایک دُوسرے کی رفاقت سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔نئے عہد نامے میں رفاقت اِتوار کا ایک اہم حصہ تھا جس کا اِیمان داروں کو تجربہ ہوتا۔ دُوسرے عبادت کرنے کے لئے آنے والے دوستوں کے ساتھ جو ہمیں جانتے

ہیں، ہمارے ساتھ محبت کرتے ہیں، ہمارے لئے دُعا کرتے ہیں اور ملنے سے جو حوصلہ اَفزائی ملتی ہے اُس سے ہمیں فائدہ ہوتا ہے۔ ہماری بھی ذِمے داری ہے کہ ہم دُوسرے اِیمان دار دوستوں کی حوصلہ افزائی کریں۔وفاداری کے ساتھ عبادت میں حاضری ہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم ایک دُوسرے کی حوصلہ افزائی کرسکتے ہیں۔

خدا کو جلال دینا

اُصُول جو زمانوں سے چلا آتا ہے یہ ہے کہ جو کچھ ہم اِتوار کی صبح کرتے ہیں خدا کے جلال کے لئے کریں جس پر کوئی سبقت نہیں لے سکتا۔ ”اور سب لوگوں کے آگے میری تمجید کریں“(احبار ۱۰:۳)۔ پرانے عہدنامے میں وہ لفظ جس کا ترجمہ عموماً ”جلال“ کیا گیا ہے وہ ”کابود“ כָּבוֹד ہے۔ اُس کی جو لفظی جڑ ہے اُس کا مطلب ہے ”وہ جو بہت بھاری ہے“ یا ”وہ جو بہت وزنی ہے“۔ ”כָּבוֹד“ کابود خدا کے بھاری یا وزنی ہونے کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔ اُس کا اعلیٰ و افضل ہونا اور اُس کا اَبدی رُتبہ ہے جو ساری مخلوق کو عزت و احترام کا حکم دیتا ہے۔ اُس کی شخصیت کے اُس پہلو کی وجہ سے کسی کو بھی خدا کی پُرجلال حضوری میں غیر سنجیدہ اور بانکے پن کے ساتھ نہیں آنا چاہیے۔ اگر ہم حقیقت میں یہ سمجھیں کہ خدا کون ہے اور ہم اُس کی حضوری میں ہیں تو ہم اُس کی عزت اور ستایش کرتے ہوئے اُس کے حضور سرنگوں ہوں گے۔

کلیسیا میں ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم زندہ خدا کی عبادت کریں۔ اُس کے لئے ضرور ہے کہ ہم اُس کے بڑے جلال کے لئے عزت و تعظیم کے احساس سے بھرے ہوں۔ اُس میں کچھ بھی مشترک نہیں ہے۔ ہم دروازے میں سے گزرتے ہیں۔

ہم دہلیز کے اندر قدم رکھتے ہیں۔ ہم حضوری میں داخل ہوتے ہیں۔ خدا عمارتوں تک محدود نہیں ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ مقدس گھڑی ہے جو خدا نے علیحدہ کی ہے اور اُس وقت کو اُسے اور اُس کے لوگوں کے ساتھ ملنے کے لئے پاک وقت ٹھہرایا ہے۔ پس ہم دُنیا کی فکروں کو ترک کرتے ہیں اور کچھ دیر کے لئے خدا کے ساتھ ہی تعلق ہوتا ہے اور کچھ وقت کے لئے وہی ہمارا مرکز ہوتا ہے۔ ہم خدا کا کلام سُننے کو آتے ہیں۔ تو یہ پاسبان کی ذِمے داری ہے کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائے کہ جو کچھ ہم منبر پر سے سنیں وہ خدا کا کلام ہو نہ کہ کوئی نفسیاتی چیز۔ قوت خدا کے کلام میں ہے کیوں کہ یہ سچائی ہے۔ یہ ہے جس کی ہمیں فوری سُننے کی ضرورت ہے اور ہفتے میں ایک سے زیادہ مرتبہ ضرورت ہے۔ اور یوں ہم سُننے کے لئے آتے ہیں اور اِس طرح ردِ عمل کا اِظہار کرتے ہیں جس سے خدا کی عزت ہو، جس سے اُس کے جلال کی تعظیم ہو۔ ہم کائنات کے قادرِ مطلق خدا کے بارے میں بات کر رہے ہیں جس کے سامنے قومیں کانپتی ہیں۔ اگر ہم ابھی اُس کی عزت کرنا نہیں سیکھیں گے تو یقیناً بعد میں ہم اُس کے حضور کانپیں گے۔ ندب اور ابیہو کے سبق سے ہم تحریک حاصل کریں کہ ہم محتاط طریقے سے غور و فکر کریں کہ ہم کس طرح پرستش کرتے ہیں۔

باب چہارم

خدمت

بہت سالوں تک میری ساس مِڈویسٹ کے کھیتوں سے متعلق اپنی زندگی کی شاندار کہانیوں سے جو کہ گاڑیوں، جہازوں، اِن ڈور پلمبنگ اور بجلی سے پہلے کی تھیں ہمارے خاندان کو محظوظ کرتی رہی۔ اُس کی کہانیاں جو مسکراتے چہرے اور چمکتی آنکھوں کے ساتھ آگے بڑھتی ہوئی میرے پوتے پوتیوں پر نیند کی سی حالت طاری کر دیتیں۔ کیوں کہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی دُوسرے سیارے کی زِندگی کی بات کر رہی ہوں۔ یہ ایسی زندگی تھی جس میں خاندانی گھوڑے کے پیچھے بغیر پہیے کی گاڑی شامل بھی ہوتی۔ خوف ناک راتوں میں وہ خفیہ جگہوں میں جاتیں۔ نہ کوئی ریڈیو، نہ ٹیلی ویژن نہ کمپیوٹر تھا۔

لیکن پھر اُس کی کہانیاں رُک گئیں اور اُس کے لفظ بے ربط ہو گئے۔ اُس کا چہرہ پیلا اور اداس ہو گیا۔ چمک اُس کی آنکھوں سے جاتی رہی۔ اگرچہ وہ ہمارے گھر میں ہی موجود ہوتی اور ہمارے ساتھ ہی میز پر بیٹھی ہوتی وہ کچھ کھا پی نہیں سکتی تھی۔ فالج کے چھوٹے چھوٹے جھٹکے اور پھر بڑا جھٹکا لگا اور وہ اپنے آپ کا سایہ بن کر رہ گئی۔ وہ ابھی تک دادی تھی، لیکن اُس کی زندگی، اُس کی کے سارے کام، اُس کی بیماری میں دیکھ بھال کرنے والی ہی کرتیں جو کہ چوبیس گھنٹے اُس کے پاس رہتی تھیں۔ روز بہ روز اُس کو کمزور ہوتے دیکھ کر ہم اداس ہو جاتے۔ اِس کے باوجود اُس کی دیکھ بھال کرنے والی دو عورتوں کی رحم دِلی جو وہ اُس کے لئے دِکھا رہی تھیں دیکھنا فضل کا مطالعہ کرنا تھا۔ یہ دونوں عورتیں

پورے طور پر خوش تھیں۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اُن کے مسیحی اِیمان نے اُن کے کام پر یہ اثر ڈالا ہے۔ کیوں کہ دیکھ بھال کرنا حقیقی خدمت ہے۔ بے شک وہ بہت رحم دِلی سے میری ساس کی خدمت کر رہی تھیں، وہ اُس کے جذبات کے لئے فکر مند تھیں، ہر طرح سے بہت فکر مند تھیں۔ جونہی مَیں نے اُن دو عورتوں کو دیکھا، مَیں نے محسوس کیا کہ مَیں بائبلی خدمت کا عملی نمونہ دیکھ رہا ہوں۔

پانچ کام جو ہم اِس کتاب میں دیکھ رہے ہیں، یہ فضل کے وسائل ہیں۔ فضل کا ہر ایک وسیلہ خدا کا ہتھیار ہے جسے وہ ہمیں مضبوط کرنے اور ہماری پرورِش کرنے کے لئے اِستعمال کرتا ہے تا کہ ہم یسوع کی مانند بنتے جائیں۔ ہم ہمیشہ خدمت کو فضل کا وسیلہ نہیں سمجھتے۔ لیکن جتنی ہم خدمت کریں گے اُتنی ہی ترقی کریں گے۔ جتنی زیادہ ہم خدا کی بادشاہی میں خدمت کرتے ہیں اُتنا ہی زیادہ ہم مسیح کی مانند بنتے چلے جاتے ہیں۔ ایسا ہی میری ساس کی دیکھ بھال کرنے والی عورتوں کے ساتھ تھا۔ مَیں سمجھ سکتا تھا کہ خدمت کرنے کی منسٹری میں ہونا اُن کی مسیحی ترقی کے لئے کتنا فائدہ مند تھا۔

اصل خدمت

خدمت مسیحی زندگی کا اختیاری پہلو نہیں ہے۔ تمام مسیح خدا کے خادم ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی پیشہ وارانہ یا تنخواہ حاصل کرنے والی خدمت نہ ہو۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی طریقے سے خدمت کرنی ہے۔ کلامِ مقدّس میں اِبتدائی جگہوں میں سے ایک جہاں ہم یہ سچائی دیکھتے ہیں خروج کی کہانی ہے۔ یہ کہانی بنی اِسرائیل کی اجنبی مالکوں کی غلامی سے شروع ہوتی ہے۔

”تب مصر میں ایک نیا بادشاہ ہوا جو یوسف کو نہیں جانتا تھا اور اُس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا دیکھو اِسرائیلی ہم سے زیادہ اور قوی ہو گئے ہیں۔ سو آؤ ہم اُن کے ساتھ حکمت سے پیش آئیں تا نہ ہو کہ جب وہ اَور زیادہ ہو جائیں اور اُس وقت جنگ چھڑ جائے تو وہ ہمارے دُشمنوں سے مِل کر ہم سے لڑیں اور مُلک سے نکل جائیں۔ اِس لئے اُنہوں نے اُن پر بیگار لینے والے مقرر کیے جو اُن سے سخت کام لے لے کر اُن کو ستائیں۔ سو اُنہوں نے فرعون کے لئے ذخیرہ کے شہر پتوم اور رعمسیس بنائے۔ پر اُنہوں نے جتنا اُن کو ستایا وہ اُتنا ہی زیادہ بڑھتے اور پھیلتے گئے۔ اِس لئے وہ لوگ بنی اِسرائیل کی طرف سے فکر مند ہو گئے۔ اور مصریوں نے بنی اِسرائیل پر تشدد کر کر کے اُن سے کام کرایا۔ اور اُنہوں نے اُن سے سخت محنت سے گارا اور اینٹ بنوا بنوا کر اور کھیت میں ہر قسم کی خدمت لے لے کر اُن کی زِندگی تلخ کی۔ اُن کی سب خدمتیں جو وہ اُن سے کراتے تھے تشدد کی تھیں“۔

جب وہ پُر تشدّد غلامی میں کام کرنے لگے تو اِسرائیلی خدا سے اپنی آزادی کے لئے چِلاّ اُٹھے۔ خدا نے اُن کا چِلاّنا سُنا اور اُس کے جواب میں وہ موسیٰ پر جلتی ہوئی جھاڑی میں ظاہر ہو کر اُس کو مصر کو جانے کے لئے بلایا اور فرعون کا سامنا کر کے اِسرائیلیوں کو مصر کی غلامی سے نکال لانے کو کہا۔ غور کریں خدا نے کیا کہا۔

”اور خداوند نے کہا مَیں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں خوب دیکھی اور اُن کی فریاد جو بیگار لینے والوں کے سبب سے ہے سُنی اور مَیں اُن کے دُکھوں کو جانتا ہوں۔ اور مَیں اُترا ہوں کہ اُن کو مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں۔ اور اُس مُلک سے نکال کر اُن کو ایک اچھے اور وسیع ملک میں جہاں دُودھ اور شہد بہتا ہے یعنی کنعانیوں اور حتّیوں

اور اموریوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کے مُلک میں پہنچاؤں۔ دیکھ بنی اِسرائیل کی فریاد مجھ تک پہنچی ہے اور مَیں نے وہ ظلم بھی جو مصری اُن پر کرتے ہیں دیکھا ہے۔ سو اب آ مَیں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں کہ تُو میری قوم بنی اِسرائیل کو مصر سے نکال لائے۔ موسیٰ نے خدا سے کہا مَیں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اِسرائیل کو مصر سے نکال لاؤں؟ اُس نے کہا مَیں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا اور اُس کا کہ مَیں نے تجھے بھیجا ہے تیرے لئے یہ نشان ہو گا کہ جب تُو اُن لوگوں کو مصر سے نکال لائے گا تو تم اِس پہاڑ پر خدا کی عبادت کرو گے۔"

یہ رِہائی کی شاندار کہانی ہے۔ لیکن یہاں پر ایک بڑی مضحکہ خیز بات پائی جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے کس بات سے اپنے لوگوں کو رِہائی دی لیکن ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ خدا نے کس بات کے لئے اپنے لوگوں کو رِہائی دی۔ اُس نے اُنہیں بلایا کہ وہ اُس کی خدمت کریں۔ اِسرائیلی فرعون کی خدمت سے نکالے گئے اور خدا کی خدمت میں بلائے گئے۔

بالکل اُسی طرح مصر میں سے اِسرائیلیوں کا خروج ہمارے لئے تشبیہ ہے تاکہ ہمیں نجات کے لئے تیار کرے جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے تکمیل کو پہنچی۔ یسوع مسیح ہمیں مصر سے نکالنے کے لئے نہیں بلکہ شیطان کی غلامی سے آزاد کرنے کے لئے آیا۔ جب مسیح ہمیں شیطان کی غلامی سے رِہا کرتا ہے تو ہمیں بھی مالک کے تبدیل ہونے کا تجربہ ہونا چاہیے۔ وہ ہمیں اپنے خادِم ہونے کے لئے بلاتا ہے۔ پولُس کا اپنے لئے پسندیدہ خطاب "ڈولوس" "Doulos" تھا جس کا مطلب ہے "غلام" جو خدمت کے لئے خریدا گیا ہو۔ اُس نے کہا کہ یہی رُتبہ سب اِیمان داروں کے لئے ہے۔ کیوں کہ ہم سب قیمت

سے خریدے گئے ہیں (۱۔ کرنتھیوں ۲۰:۶)۔ ہم اُس کی ملکیت ہیں جس نے ہماری قیمت ادا کی تاکہ ہمیں نجات دے اور اب ہم اُس کی خدمت کے لئے بلائے گئے ہیں۔

خدمت کا خیال ہمیں یشوع کی زندگی کی آخری دِل گداز کہانی سے بھی ملتا ہے جو کہ سکم میں وقوع پذیر ہوئی۔ اُس نے لوگوں کو اُن کی قسم کی تجدید کرنے کے لئے اِکٹھا کیا جو اُنہوں نے خدا کے ساتھ عہد کرتے وقت کھائی تھی۔ اُس وقت یشوع نے لوگوں سے کہا "پس اب تم خداوند کا خوف رکھو اور نیک نیتی اور صداقت سے اُس کی پرستش کرو اور اُن دیوتاؤں کو دُور کر دو جن کی پرستش تمہارے باپ دادا بڑے دریا کے پار اور مصر میں کرتے تھے۔ اور خداوند کی پرستش کرو"۔

کیا یہ ہم آہنگی کو توڑ دیتا ہے؟ یسوع کی تعلیم کو یاد کریں جو اُس نے سوخار کی عورت کو دی (یوحنا ۴) جس پر ہم نے تیسرے باب میں غور کیا تھا۔ یسوع نے سامری عورت کو کہا کہ خدا ایسے پرستار ڈھونڈتا ہے جو رُوح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔ جو کچھ یسوع نے سامری عورت سے کہا وہی بات یشوع نے لوگوں کی تمام جماعت سے کہی "رُوح اور سچائی سے خدا کی پرستش کرنا"۔

یشوع اپنا بیان آگے جاری رکھتا ہے۔ "اور اگر خداوند کی پرستش تم کو بُری معلوم ہوتی ہو تو آج ہی تم اُسے جس کی پرستش کرو گے چن لو۔ خواہ وہ وہی دیوتا ہوں جن کی پرستش تمہارے باپ دادا بڑے دریا کے اُس پار کرتے تھے۔ یا اموریوں کے دیوتاہوں جن کے مُلک میں تم بسے ہو۔ اب رہی میری اور میرے گھرانے کی بات سو ہم تو خداوند کی پرستش کریں گے" (یشوع ۲۴:۱۵)۔ ایک احساس ہے جس میں ہمیں خادِم بننا ہے۔ لیکن ہم کس کی خدمت کریں۔ یسوع نے خود کہا "کوئی آدمی دو مالکوں کی

خدمت نہیں کر سکتا"(متی ۶:۲۴)۔ہم زندہ خدااور مسیح کی خدمت کر سکتے ہیں لیکن اگر ہمیں ایسا کرنا بُرا معلوم ہو تو اور ہم نہ کرنا چاہیں تو ہم شیطان کی پرستش کر سکتے ہیں یا اِس دُنیا میں مگن ہو سکتے ہیں۔ ہر مسیحی کی پہچان یا مخصوصیت یہ ہونی چاہیے "رہی میری اور میرے گھرانے کی بات تو ہم تو یکدل ہو کر خداوند کی عبادت کریں گے"۔

خدمت سے کراہیت

بحر حال !جن چیزوں سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں خدمت اُن میں سر فہرست نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں خدمت کے کردار یا خیال کے لئے ہمیں محنت کرنی پڑتی ہے۔ہم سوچتے ہیں کہ یہ کردار ہماری شان و شوکت کے مطابق نہیں ہے۔

بہت سال پہلے جب مَیں سیمنری میں تھا تو خدمت کے بارے میں میرے اپنے احساس سے متعلق میرے پاس ایک مکاشفہ تھا۔ایک دفعہ چھٹیوں میں مَیں نے پِٹس برگ کے ایک بڑے ہسپتال کے شعبہ نگہداشت میں نوکری کرلی۔ میرے کاموں میں سے ایک کہ ہر صبح عمارت کے باہر چاروں طرف کی صفائی کرنا، سگریٹ کے ٹکڑے اُٹھانا اور دُوسری ناکارہ چیزوں کو جو کہ رات کو رہ جاتی تھی اُٹھانا تھا۔ مَیں نے گاڑیاں پارک کرنے والے حصوں اور ہسپتال کے سامنے والی گلیوں، اُسی طرح نرسنگ کے طلباء کے کمروں کے سامنے پارکنگ کرنے والے حصوں کی صفائی کی۔

اب آپ اِس بات کو سمجھیں کہ جب مَیں ہائی سکول میں تھا وہاں گریجویٹ طلباء کے واضح حکموں کا انبار تھا۔سب سے اوپر ایلیٹ کے طلباء کا گروپ تھا، وہ طلباء جو کالج سے دُور جا چکے تھے اور اِس ترتیب میں اگلی قطار نرسنگ ٹریننگ میں داخلہ لینے والے

طلباء کی تھی۔ جب سے مَیں کالج سے گریجویٹ ہوا تھا اور اب مَیں ایک گریجویٹ سکول میں تھا۔ مَیں تعلیمی میدان کے بہترین لوگوں میں شامل تھا) لیکن گرمیوں میں واقعی مَیں جھاڑو دے رہا تھا۔

صبح کے وقت جب مَیں پارکنگ کے حصے صاف کرتا تو نرسنگ کے طلباء اپنے کمروں میں کھڑے ہوتے اور مَیں اُن کو سلام کرتا۔ میرا ایک تہوار آیا اور وہ اپنی تمغوں والی ٹوپیاں اچھالتے ہوئے میرے قریب سے ایسے گزرتے جیسے مَیں کسی کو نظر ہی آتا ہوں۔ میرے ساتھ بات کرنا اُن کی شان کے خلاف تھا کیوں کہ مَیں ایک نِیچ نوکر تھا جس کا کام پارکنگ کے حصے صاف کرنا تھا۔

مَیں کبھی اُس تجربہ کو نہیں بھولتا۔ مَیں اُن سے کہنا چاہتا تھا کہ "خیال کرو! آپ کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ مَیں کالج کا گریجویٹ ہوں اور آپ صرف ایک نرسنگ سکول کے طلباء۔ مجھے بالکل پسند نہیں تھا کہ میرے ساتھ نوکروں جیسا سلوک کیا جائے۔ مجھے اُس کے بعد اُس سب کو کوسنا اور یہ سوچنا یاد ہے۔ آپ کو ایک مسیحی سمجھا گیا ہے اور یہاں پر آپ پریشان ہو کہ کوئی آپ سے نوکروں کی طرح سلوک کرتا ہے "مَیں جانتا تھا کہ مسیحی ہونے کے ناطہ مجھے خادِم بننے کا حکم دیا گیا ہے لیکن پھر بھی اِس طرح کا سلوک مجھے پسند نہیں تھا۔" یسوع مسیح کے شاگرد بھی خادم ہونے کے بارے کشمکش میں تھے۔ متی لکھتا ہے:

"اُس وقت زبدی کے بیٹوں کی ماں نے اپنے بیٹوں کے ساتھ اُس کے سامنے آ کر سجدہ کیا اور اُس سے کچھ عرض کرنے لگی۔ اُس نے اُس سے کہا تُو کیا چاہتی ہے؟ اُس نے اُس سے کہا کہ فرما کہ یہ میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہی میں ایک تیری دہنی

اور ایک تیری بائیں طرف بیٹھے۔ یسوع نے جواب میں کہا تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو پیالہ مَیں پینے کو ہوں کیا تم پی سکتے ہو؟ اُنہوں نے اُس سے کہا پی سکتے ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا میرا پیالہ تو پیو گے لیکن اپنے دہنے بائیں بٹھانا میرا کام نہیں مگر جن کے لئے میرے باپ کی طرف سے تیار کیا گیا اُن ہی کے لئے ہے" (متی ۲۰:۲۰-۲۳)۔

یعقوب اور یوحنا نے اِعتماد کے ساتھ تصدیق کر دی کہ "ہم وہ پیالہ پی سکتے ہیں جو باپ نے تیرے آگے رکھا ہے"۔ اِس پر یسوع نے اُن پر نگاہ کی اور جواب میں کہا "تم ایسا سوچتے ہو کہ تم خدا کے غضب کا پیالہ پینے اور صلیب پر اِنصاف کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہو۔ تم سوچتے ہو کہ تم یہ پیالہ پی سکتے ہو۔ مجھے آگ سے بپتسمہ لینا ہے جس سے مجھے دوزخ کی بھرپوری کا تجربہ ہو گا۔ تم اُس کو سنبھال سکتے ہو؟"۔ اُنہوں نے دعویٰ کرتے ہوئے جواب دیا کہ وہ کر سکتے ہیں۔ دراصل وہ اِس بات کا اِشارہ نہیں سمجھتے تھے جو وہ یسوع سے کہہ رہے تھے۔

اب جب کہ دُوسرے شاگردوں نے یعقوب اور یوحنا کو اپنی بڑھائی کی درخواست کرتے سُنا تو وہ اُن دو بھائیوں سے سخت ناخوش ہوئے۔ لیکن یسوع نے فوراً اُن سب کی تصحیح کی۔ متی آگے جاری رکھتا ہے:

"مگر یسوع نے اُنہیں پاس بلا کر کہا تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سردار اُن پر حکم چلاتے اور امیر اُن پر اِختیار جتاتے ہیں۔ تم میں ایسا نہ ہو گا۔ بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادِم بنے۔ اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ چناں چہ اِبن آدم اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے" (متی ۲۰:۲۵-۲۸)۔

یہاں پر یسوع مسیح نے بڑا ہونے کی تعریف بتائی۔ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا جس کی خواہش ہے کہ وہ تم سب میں سے بڑا بنے وہ سب کا خادِم بن جائے۔ یہ معیار صرف اُن بارہ لوگوں کو ہی نہیں دیا گیا تھا۔ یہ خدا کی ساری بادشاہی کے لئے تھا۔ یہ بادشاہی کا اُصول ہے کہ ہمیں خادِم بن کر اُس کی نقل کرنی ہے۔

مختلف کردار

یسوع نے ایک خاص بوجھ شاگردوں پر رکھا جس کی قیمت اُن کی جانیں تھیں۔ اُس نے اُن کو حکم دیا اور کہا کہ ساری دُنیا میں جا کر اِنجیل کی منادی کرو۔ یہ اُن کا کام تھا کہ وہ پہلے یہودیوں کے پاس جائیں اور پھر غیر قوموں کے پاس جائیں۔ ابھی کلیسیا کے پاس اِس منادی کی ذِمے داری کو پورا کرنے کے لئے بہت سارے کام ہیں جن کی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے کہ دستر خوان پر خدمت کرنا۔

"اُن دِنوں میں جب شاگرد بہت ہوتے چلے جاتے تھے تو یونانی مائل یہودی عبرانیوں کی شکایت کرنے لگے۔ اِس لئے کہ روزانہ کی خبر گیری میں اُن کی بیواؤں کے بارے میں غفلت ہوتی تھی۔ اور اُن بارہ نے شاگردوں کی جماعت کو اپنے پاس بلا کر کہا مناسب نہیں کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پینے کا اِنتظام کریں۔ پس اَے بھائیو! اپنے میں سے سات نیک نام شخصوں کو چن لو جو رُوح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم اُن کو اِس کام پر مقرر کریں۔ لیکن ہم تو دُعا میں اور کلام کی خدمت میں مشغول رہیں گے۔ یہ بات ساری جماعت کو پسند آئی" (اَعمال ۶:۱-۵)۔

ہر ایمان دار خادم ہونے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ہم یہ دیکھنے کے لئے بلائے گئے ہیں کہ بادشاہی کے تمام کام ہو رہے ہیں۔ یعنی غریبوں کی بھی خدمت کی جاتی ہے۔ خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ خدا کا کلام سکھایا جاتا ہے۔ اور پرستش کی جاتی ہے۔ لیکن اُس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ایک مبشر، منادیا استاد ہونے ہونے کے لئے بلایا گیا ہے۔ نیا عہد نامہ بتاتا ہے کہ خدا نے ہر مسیحی کو کوئی نہ کوئی نعمت دی ہے تاکہ وہ اُسے مسیح کی خدمت کے لئے اِستعمال کرے۔ اگر آپ کی نعمت سکھانے کی ہے تو آپ اچھے طریقے سے سکھائیں اگر منادی کی ہے تو آپ کو منادی کرنی چاہیے اور اگر یہ مبشر کی ہے تو آپ اچھے مبشر بنیں۔ اگر آپ کی خدمت قیدیوں کی دیکھ بھال کرنے کی ہے تو وہ کریں۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک اپنے حصے کا کام کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ اِن باتوں کو یقینی بنانے سے ساری خدمت پوری ہوتی ہے۔

نکّمے نوکر

لوقا ۱۷ باب بتاتا ہے کہ شاگرد یسوع کے پاس آئے۔ اور کچھ بڑھانے کی بابت کہنے لگے۔ کسی تنخواہ وغیرہ کو بڑھانے کی بابت نہیں بلکہ اپنے اِیمان کو بڑھانے کی بابت کہہ رہے تھے۔ اُنہوں نے یقیناً اپنے خداوند کے اِیمان اور قوت میں ایک تعلق دیکھا تھا۔ غور کریں کہ اُن کی درخواست پر یسوع نے اُن کو کیا ردِ عمل دِکھایا۔

"اِس پر رسُولوں نے خداوند سے کہا ہمارے اِیمان کو بڑھا۔ خداوند نے کہا کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی اِیمان ہوتا اور تم اِس تُوت کے درخت سے کہتے کہ جڑ سے اُکھڑ کر سمندر میں جالگ تو تمہاری مانتا۔ مگر تم میں سے ایسا کون ہے جس کا نوکر

ہل جوتتا یا گلہ بانی کرتا ہو اور جب وہ کھیت سے آئے تو اُس سے کہے کہ جلد آکر کھانا کھانے بیٹھ۔ اور یہ نہ کہے کہ میرا کھانا تیار کر اور جب تک مَیں کھاؤں پیوں کمر باندھ کر میری خدمت کر۔ اُس کے بعد تُو خود کھا پی لینا۔ کیا وہ اِس لئے اُس نوکر کا احسان مانے گا کہ اُس نے اِن باتوں کی جن کا حکم ہوا تعمیل کی۔ اِسی طرح تم بھی جب اِن سب باتوں کی جن کا تمہیں حکم ہوا ہو تعمیل کر چکو تو کہو کہ ہم نکمے نوکر ہیں۔ جو ہم پر کرنا فرض تھا وہی کیا ہے" (لوقا ۱۷:۵-۱۰)۔

اُن کی درخواست کا جواب دینے کا کیا بے جوڑ سا طریقہ تھا۔ اُس نے اُنہیں ایک نوکر کی جو کھیتوں سے آیا تھا کہانی سنا دی۔ اُس نے کہا "کیا مالک یا نوکر کہتا ہے تُو نے بہت خوب کام کیا۔ بیٹھ جا، کھا پی اور لطف اندوز ہو؟ یا وہ یہ کہتا ہے کہ اب یہ وقت ہے کہ میرے لئے کھانا تیار کر۔ تو میز لگا اور خدمت کر۔ اور جب تیرا سارا کام مکمل ہو جائے تو پھر تُو کھا اور پی سکتا ہے"۔ یسوع مسیح شاگردوں کو خادم کی صفات کے بارے سکھا رہا تھا۔

شاید اِس کہانی سے ایک اہم ترین سبق جو ہم سیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نکمے نوکر ہیں۔ جب یسوع مسیح نے کہا کہ ہم نکّمے نوکر ہیں تو اُس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہماری خدمت کی کوئی اہمیت نہیں۔ یسوع مسیح نے بارہا اپنے شاگردوں کو کہا کہ پھل لاؤ۔ بلکہ اُس کا مطلب یہ تھا کہ ہم خدمت سے کوئی ایکسٹرا اِنعام حاصل کرنے کے اہل نہیں ہو جاتے۔

قرون وُسطٰی میں ایک نہایت مہلک نظریے نے جنم لیا کہ مسیحی نہ صرف اپنے اَعمال سے خاص قسم کی اہلیت حاصل کر سکتے ہیں بلکہ جو کام خدا اپنے لوگوں سے چاہتا ہے اُس سے آگے بڑھ کر وہ کام جو زیادہ قابل صلہ اور زیادہ اہلیت یا اہمیت رکھنے

والے کام کرنے سے ہم اپنے تفویض شُدہ کام سے زیادہ کام کا مظاہرہ بھی کر سکتے ہیں۔ کلیسیا یہ سکھاتی تھی کہ تفویض شُدہ کام سے زیادہ کام جو ہم کرتے ہیں یہ اہلیت کے خزانے میں بطور امانت جمع ہوتے ہیں اور اُن اَعمال سے ہم اِن لوگوں میں اپنے اَعمال تقسیم کرسکتے ہیں جن کے اَعمال کم ہوتے ہیں اور وہ برزخ میں ہوتے ہیں۔ ساری بحث کے پیچھے جو سولہویں صدی میں چھڑی یہی احمقانہ خیال تھا۔ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے بیچ یہ بحث کا سب سے بڑا نقطہ تھا۔ اِس سب کچھ نے اُس خیال کو بڑھاوا دیا کہ اِیمان داوں کے لئے یہ ممکن ہے کہ اپنے تفویض شُدہ کام سے بڑھ کر کام کرسکتے ہیں۔

لوقا ۱۷ باب میں یسوع مسیح کے اَلفاظ یقیناً اِس خیال کو اُس کی دُرُست جگہ پر لے آتے ہیں۔ جو کام مَیں ممکنہ طور پر کر سکتا ہوں یہ وہ نہیں ہیں جن کا خدا مجھ سے سب سے پہلے مطالبہ کرتا ہے۔ یادرکھیں کہ اُس نے ہمیں کامل ہونے کا حکم دیا اور ہم کاملیت تک پہنچ نہیں سکتے۔ مجھے اپنے آپ سے کچھ فائدہ نہیں کیوں کہ مَیں نے وہ کچھ کر کے جس کا مجھ سے مطالبہ کیا جاتا ہے کچھ نہیں کمایا۔ یہ وجہ ہے کہ ہماری نجات فضل سے ہے اور صرف فضل ہی سے۔ ٹھیک بات تو یہ ہے کہ صرف ایک ہی چیز ہے جو مَیں خدا کو پیش کر سکتا ہوں اور وہ ہے میرا اپنا آپ یعنی میرے گناہ۔ صرف ایک چیز جو مجھے بچا سکتی ہے اور وہ میرے کام نہیں بلکہ مسیح کا کام ہے جو اُس نے میری خاطر کیا ہے۔ وہ آزادی سے باپ کی مرضی پوری کرنے اور ہماری خاطر اپنے آپ کو شریعت کے تابع کرنے کے لئے آیا۔ وہ اور صرف وہ ہی فائدہ مند نوکر ہے۔

اگر ہم خدا کی بادشاہی میں جانے کی کوشش میں کوئی خدمت کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مسیحی خدمت کا جو محرک ہے وہ خدا کی محبت ہے۔ ہم

نجات کمانے کے لئے خدمت نہیں کرتے بلکہ اِس لئے کہ مسیح نے پہلے ہی ہمارے لئے نجات خرید لی ہے۔ آگستس ٹاپ لیڈی کے عظیم گیت کے پیچھے بھی یہی سچائی ہے۔ ''زمانوں کی چٹان''۔ یہ گیت کہتا ہے۔ ''خالی ہاتھ ہوں میں آیا، صرف تیری صلیب کے سہارے آیا''۔ ٹاپ لیڈی سمجھتی تھی کہ ہمارے بہترین کام کرنے کے بعد بھی ہم نکمے نوکر ہی رہتے ہیں۔ یہ کوئی معنی نہیں رکھتا کہ ہماری خدمت کتنی مثالی ہے۔ اِس سے ہم ایسا کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے جو ہم خدا کو اُس کی حمایت حاصل کرنے کے لئے پیش کر سکیں۔

میرے دوست جان پائپر نے لوگوں کو ہمارے مسیحی اِیمان کی اِنتہائی اہمیت کے بارے آگاہ کیا۔ شادمانی اپنے آپ کو خدا کو نذر کر دینے کی حد تک تابع داری میں پائی جاتی ہے۔ جان زور دیتا ہے کہ ہماری تابع داری کا محرک محض فرض ادا کرنے کا خیال نہیں ہونا چاہیے۔ بے شک بعض اوقات ہمیں اپنے فرض سے ہٹ کر بھی کچھ کرنا پڑتا ہے اور یہ نافرمانی سے اچھا ہے۔ بعض اوقات ہم تابع داری کے مواقع ہمیں اچھے نہیں لگتے، لیکن ہم اِس بات کا اِنتظار نہیں کر سکتے کہ ہمیں کب اچھا لگے تو ہم کریں۔ لیکن جانؔ بالکل دُرُست کہتا ہے: ہماری خوشی خدا کی تابع داری کرنے میں ہونی چاہیے۔ جو کچھ اِس نے ہمارے لئے کیا ہے یہی ہماری تابع داری کا محرک ہونا چاہیے نہ کہ ہماری خوشی یا کسی قسم کی تحسین حاصل کرنے یا جنت حاصل کرنے کا خیال محرک ہونا چاہیے۔

ہم نکمے نوکر ہیں، کم از کم اِس دُنیا میں۔ لیکن غور کریں کہ یسوع کی تمثیل میں مالک اپنے نوکر سے کہتا ہے ''اِس کے بعد تُو خود کھا پی لین''۔ اِس سادہ سی بات ہمیں ایک خیال ملتا ہے جو یسوع متی ۱۶:۲۷ میں واضح کرتا ہے۔ آنے والی دُنیا میں مسیح ''اُن کے

کاموں کے مطابق بدلہ دے گا"۔ ہمیں اِس جملہ "کاموں کے مطابق" سے محتاط ہونا چاہیے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمارے کام ہمارے لئے کوئی اجر کماتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے فضل میں ہماری خدمت کے مطابق اِنعامات تقسیم کرے گا، اگرچہ ہمارے اَعمال اِس قابل نہ بھی ہوں۔ یہ خدا کی پُر فضل تقسیم ہے۔ آگسٹین اِس کو "خدا کا اپنی نعمتوں کو تاج پہنانا" کہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم آسمانی اِنعام حاصل کریں گے تو ہم ایسے لوگوں کے طور پر حاصل کریں گے جو اپنے ظاہر یا باطن میں نکمے نوکر ہی ہیں۔

بارآور نوکر

لوقا ۱۹: ۱۲-۲۷ میں یسوع مسیح نے ہمیں خادم ہونے کے تعلق سے بڑی اہم تعلیم دی ہے۔ "پس اُس نے کہا کہ ایک امیر دُور دراز مُلک کو چلا تاکہ بادشاہی حاصل کر کے پھر آئے۔ اُس نے اپنے نوکروں میں سے دس کو بُلا کر اُنہیں دس اشرفیاں دیں اور اُن سے کہا کہ میرے واپس آنے تک لین دین کرنا۔ لیکن اُس کے شہر کے آدمی اُس سے عداوت رکھتے تھے اور اُس کے پیچھے ایلچیوں کی زبانی کہلا بھیجا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہم پر بادشاہی کرے۔ جب وہ بادشاہی حاصل کر کے پھر آیا تو ایسا ہوا کہ اُن نوکروں کو بلا بھیجا جن کو روپیہ دیا تھا۔ تاکہ معلوم کرے کہ اُنہوں نے لین دین سے کیا کیا کمایا۔ پہلے نے حاضر ہو کر کہا اَے خداوند! تیری اشرفی سے دس اشرفیاں پیدا ہوئیں۔ اُس نے اُس سے کہا اَے اچھے نوکر شاباش۔ اِس لئے کہ نہایت تھوڑے میں دِیانت دار نکلا اب تو دس شہروں پر اِختیار رکھ۔ دُوسرے نے آکر کہا اَے خداوند! تیری اشرفی سے پانچ اشرفیاں پیدا ہوئیں۔ اُس نے اُس سے بھی کہا کہ تُو بھی پانچ شہروں کا حاکم ہو۔ تیسرے نے آکر کہا

اَے خداوند! دیکھ تیری اشرفی یہ ہے جس کو مَیں نے رومال میں باندھ رکھا۔ کیوں کہ مَیں تجھ سے ڈرتا تھااِس لئے کہ تُو سخت آدمی ہے۔ جو تُو نے نہیں رکھااُسے اُٹھالیتا ہے اور جو تُو نے نہیں بویااُسے کاٹتا ہے۔ اُس نے اُس سے کہااَے شریر نوکر! مَیں تجھ کو تیرے ہی منہ سے ملزم ٹھہراتا ہوں۔ تُو مجھے جانتا تھا کہ مَیں سخت آدمی ہوں اور جو مَیں نے نہیں رکھااُسے اُٹھالیتااور جو نہیں بویااُسے کاٹتا ہوں پھر تُو نے میرا روپیہ ساہوکار کے ہاں کیوں نہ رکھ دیا کہ مَیں آکر اُسے سود سمیت لے لیتا۔ اور اُس نے اُن سے کہا جو پاس کھڑے تھے کہ وہ اشرفی اِس سے لے لو اور دس اشرفی والے کو دے دو۔ اُنہوں نے اُس کہا! اَے خداوند! اُس کے پاس دس اشرفیاں تو ہیں۔ مَیں تم سے کہتا ہوں کہ جس کے پاس ہے اُس کو دیا جائے گا اور جس کے پاس نہیں اُس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ مگر میرے اُن دُشمنوں کو جنہوں نے نہ چاہا تھا کہ مَیں اُن پر بادشاہی کروں یہاں لاکر میرے سامنے قتل کرو"۔

یہ سرمایہ داری نظام کی مثال ہے۔ یہ زرخیزی کی مثال ہے۔ یسوع اپنے لوگوں کو بلا رہا تھا کہ وہ اپنی تسکین میں تاخیر کریں۔ وہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اپنے مستقبل کے لئے سرمایہ کاری کریں تاکہ ہماری سرمایہ کاری پھل لاسکے۔ اُس امیر مالک کی طرح جو دور دراز چلا گیا یسوع آسمان پر چلا گیا۔ اور ہمیں اپنے پیچھے اپنی غیر حاضری میں کچھ خاص خزانہ دے کر چھوڑا۔ اُس کی توقعات کیا ہیں؟ کہ جب مَیں واپس آؤں تو مَیں اُن چیزوں کو اُن کی مالیت میں پیداوار سمیت واپس لے سکوں کیوں کہ میرے لوگ بارآور نوکر ہیں۔ ہم نکمے نوکر ہو سکتے ہیں لیکن اُس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ہمیں بے پھل ہونا چاہیے۔ ہم اپنے آپ سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم آنے والے وقت میں سوتے رہیں یا اپنا

توڑا چھپا دیں۔ تا کہ جب وہ واپس آئے تو ہم کہہ دیں کہ یہ وہ توڑے ہیں جو تو نے ہمیں دیے۔ اِن سے کچھ نہیں ہوا۔ وہ ویسے ہی ہیں جیسے تو نے ہمیں دیے۔ یسوع یہ قبول نہیں کرے گا۔ وہ کہے گا مَیں تجھ سے یہ لے لوں گا اور اُس کو دے دوں گا جس نے اپنے توڑے کو دس گنا بڑھایا۔ وہ جس نے اپنے توڑے کو اِستعمال کیا مَیں نے اُسے بادشاہی کی خاطر دیا تھا۔

یہ خدمت کی بہت بڑی تمثیل ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ سب سے بُرا کام جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اپنے توڑے کو جو خدا نے ہمیں دیا ہے ضائع کر دیں۔ یہ نعمتیں ہمیں یسوع مسیح کی خاطر، اُس کے جلال اور تعظیم کی خاطر دی گئی ہیں۔ یسوع مسیح وہ ہے جس کے سامنے آسمان کے تمام باسی اپنے اپنے سونے کے تاج شیشے کے سمندر کے سامنے اُس کے آگے ڈال دیتے ہیں (مکاشفہ ۴:۶)۔ وہ اپنے توڑے لیتے ہیں اور اُنہیں یسوع مسیح کو پیش کر دیتے ہیں کیوں کہ سب سے پہلے وہ اُس کے لئے ہیں۔ یہ کچھ ہے جو ہمیں اپنی خدمت کے ساتھ کرنا ہے۔ ہمیں پیداواری نوکر بننا ہے۔

دِیانت دار نوکر

پولُس رسول ہماری ذِمے داریوں کو بڑھاتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ ""آدمی ہم کو مسیح کا خادِم اور خدا کے بھیدوں کا مختار سمجھے۔ اور یہاں مختار میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ دِیانت دار نکلے" (۱۔ کرنتھیوں ۴:۱-۲)۔

قدیم دَور میں مختار وہ ہوتا تھا جس کو گھر چلانے کی تمام ذِمے داریاں دی جاتی تھیں۔ اُس شخص کو مالک کی جائیداد سپرد کی جاتی تھی۔ اور مختار سے سب سے بڑا مطالبہ جو

کیا جاتا تھا وہ دِیانت داری تھا۔ جس نے مالک کی جائیداد میں سے کچھ چرا لیا وہ بددِیانت مختار مجرم تھا۔ پولُس کہہ رہا تھا "تم سمجھتے ہو کہ ہم رسول خادِم اور خدا کے بھیدوں کے مختار ہیں؟ خدا نے یہ باتیں ہمیں سپرد کی ہیں"۔ آگے وہ کہتا ہے:

"لیکن میرے نزدیک یہ نہایت خفیف بات ہے کہ تم یا کوئی اِنسانی عدالت مجھے پرکھے بلکہ مَیں خود بھی اپنے آپ کو نہیں پرکھتا۔ کیوں کہ میرا دِل تو ملامت نہیں کرتا مگر اِس سے مَیں راست باز نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ میرا پرکھنے والا خداوند ہے۔ پس جب تک خداوند نہ آئے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو۔ وہی تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کر دے گا۔ اور دِلوں کے منصوبے ظاہر کر دے گا۔ اور اُس وقت ہر ایک کی تعریف خدا کی طرف سے ہو گی" (۱۔ کرنتھیوں ۴: ۳-۵)۔

پولُس کہتا ہے کہ میری مختاری اور خدمت آدمیوں سے نہ پرکھی جائے۔ میری مختاری کی اہمیت کو یسوع مسیح پرکھے گا نہ کہ اِنسان، نہ تم اور یہاں تک کہ مَیں بھی نہیں۔ کیوں کہ مَیں اپنی خدمت اور تابع داری کا دُرست اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ہم میں سے کوئی بھی کسی کے دِل کی بات کو نہیں پڑھ سکتا۔ صرف اِنسانی دِلوں کا پرکھنے والا ہی ایسا کر سکتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ جو خدمت ہم خدا کے لئے کرتے ہیں اُس کی جانچ پڑتال ہو گی۔

پولُس ایک حتمی ہدایت دیتا ہے جو خدا کے تمام خادموں کو سُننی چاہیے۔ پولُس اِفسیوں کے پانچویں اور چھٹے ابواب میں بیویوں، شوہروں، بچوں اور والدین کو اور پھر نوکروں اور مالکوں کو نصیحت کرتا ہے۔ وہ پیغام جو وہ نوکروں کو دیتا ہے اُس کا اِطلاق مسیح کے تمام نوکروں پر ہوتا ہے۔ "اَے نوکرو! جو جسم کے رو سے تمہارے مالک ہیں اپنی

صاف دِلی سے ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُن کے ایسے فرماں بردار رہو جیسے مسیح کے" (اِفسیوں ۶:۵)۔ وہ نوکروں سے کہہ رہاہے کہ وہ اپنے مالکوں کی ایسے خدمت کریں جیسے مسیح کی کرتے ہیں۔ ایک مشہور خیال جو ایونجیلیکل حلقوں میں پایا جاتا ہے وہ اِیمان رکھتے ہیں کہ ساری خدمت خدا کو پیش کی جاتی ہے۔ لیکن مہربانی کر کے پولُس کے اگلے اَلفاظ پر غور کیجیے "اور آدمیوں کو خوش کرنے والوں کی طرح دِکھاوے کے لئے خدمت نہ کرو بلکہ مسیح کے بندوں کی طرح دِل سے خدا کی مرضی پوری کرو" (افسیوں ۶:۶)۔

مَیں یہ کہوں گا کہ آج کی کلیسیاؤں کی بہت بڑی کمزوری یہ ہے کہ بہت سے پاسبان آدمیوں کی پسندیدگی کے تمغے اپنے کندھوں پر سجانے کے خواہش مند ہیں۔ پاسبان اِنسانی آراء کے غلام بن جاتے ہیں اور خدا کی بجائے آدمیوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مسیح کے پیغام پر بھی سمجھوتا کر لیتے ہیں۔ کوئی بھی آدمیوں کو خوش کرنے والا خدا کی ساری مشورت کی منادی نہیں کرتا۔ ہماری خدمت کسی نگرانی کی محتاج نہیں ہونی چاہیے۔ ہمیں اِس بات کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے کہ کوئی ہماری خدمت کو یقینی بنانے کے لئے ہماری نگرانی کرے۔ ضروری ہے کہ ہماری نظریں مسیح پر ہوں نہ کہ اِس دُنیا کے منصفوں پر۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے دوران ہم نے بہت سے خود اِنکاری کے عملی نمونے پولیس آفیسرز، آگ بجھانے والے اور ریسکیو کی صورت میں سرگرم عمل دیکھے۔ آگ بجھانے والے جنہوں نے ٹاور میں پھنسے ہوئے لوگوں کو بچانے کے لئے اپنی زندگیاں کھو دیں یقیناً لوگوں کو خوش کرنے والے نہیں تھے۔ اُن کی خدمت یقیناً بہت اچھی تھی۔

یسوع مسیح کے پیروکاروں کواِس طرح کی خدمت کرنے کے متلاشی رہنا چاہیے۔ شاگرد ہوتے ہوئے ہمیں یہ کرنا ہے۔ خدمت کرنا ہر ایک مسیح کا مقدس بلاوہ ہے۔

باب پنجم

مختاری

یہ ۱۹۴۷ء کا سال تھا۔ مَیں بہت پُر جوش تھا کیوں کہ مَیں پہلی مرتبہ بڑی لیگ بیس بال کا کھیل دیکھنے کو تھا۔ میرے انکل نے سیٹوں کی طرف جانے کے لئے ڈھلان پر چڑھتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اُونچی جگہ سے مَیں کھلاڑیوں کو گھاس پر وارم اپ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ مرکزی میدان میں ایک یادگار کے پیچھے لوہے کا پرانا گیٹ اور عشق پیچاں بیل سے ڈھکی ہوئی دیوار اور اُونچی پردہ سکرین دہنی طرف کھڑے کھلاڑیوں کو دکھا رہی تھی جہاں بیب روتؔ نے اپنا فیصلہ کُن رَن حاصل کیا۔

اچانک میرے انکل رُک گئے۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا اپنا بٹوا پکڑ لو۔ مَیں نے جلدی سے اُسے پکڑ لیا۔ جب ہم بیٹھ گئے تو مَیں نے پوچھا، کیا مَیں اپنا بٹوا واپس رکھ لوں؟ انکل نے کہا! ہاں رکھ لو۔ جب مَیں نے انکل سے اُس کی وجہ پوچھی تو اُس نے کہا! کیا تم اُس مڑے ہوئے گلوبند والے آدمی کو دیکھ سکتے ہو؟ وہ ایک پادری ہے۔ جب بھی کوئی پادری یا خادم قریب آتا ہے تو آپ کو اپنا پرس پکڑنا ہوتا ہے۔ وہ سب آپ سے پیسے ہتھیانے آتے ہیں۔ اگرچہ یہ میرا بیس بال کا (بحری قزاق ۵، ریڈز ۲) کھیل دیکھتے وقت دہ یکی یا خیرات کا یہ عجیب و غریب سا طریقہ پہلی دفعہ مجھے دیکھنے کو ملا۔

میرے باپ نے میرے انکل کے اس عجیب و غریب طریقہ کو نہ اپنایا۔ اُس نے ہمارے بچے ہوتے ہوئے بھی ہمارے سامنے دہ یکی دی۔ ہر ہفتے مجھ سے مطالبہ کیا جاتا

کہ اپنے الاؤنس کا دسواں حصہ ہدیہ کی تھیلی میں ڈالوں۔ مسیحی ہونے سے بہت پہلے میں اِس عمل سے متعارف تھا۔

کلیسیا میں دینے کے لئے آج بہت سے عجیب و غریب طریقے بہت زیادہ پھیل گئے ہیں۔ کچھ بدیانت ٹیلی مبشرین اور پاسبانوں نے اپنی پُر تعیش طرزِ زندگی کی خاطر اِس کو غلط رنگ دے دیا ہے۔ اِس کے باوجود بائبل مسیحیوں کو بڑی صفائی کے ساتھ حکم دیتی ہے کہ وہ دیں اور اچھے مختار ہونے کے لئے کام کریں۔

ہم ہر اِتوار اپنے چرچ میں ہدیہ اُٹھاتے ہیں۔ ہدیہ اُٹھانے سے پہلے مَیں اکثر ایک بات کہتا ہوں "آئیں ہم اپنے ہدیہ اور دہ یکی سے خدا کی پرستش کریں"۔ اپنی جماعت میں جس نقطہ پر مَیں زور دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ دینا ہماری پرستش کا ایک عمل ہونا چاہیے۔ مختاری فضل کے پانچ وسائل میں سے جو کہ اس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں آخری ہے جس پر ہم غور کریں گے۔ جیسا کہ بائبل کا مطالعہ کرنا، دُعا کرنا، پرستش، خدمت اور اچھی مختاری یسوع مسیح کی مانند بنتے جانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

قربانی اور مختاری

بائبل میں پہلی درج شُدہ قربانی جو ہے وہ دو بھائی یعنی قائن اور ہابل لے کر آئے تھے۔ پیدایش کی کتاب ہمیں بتاتی ہے۔

"چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا۔ اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور اُن کی چربی کا ہدیہ لایا۔ اور

خداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔ اِس لئے قائن نہایت غضب ناک ہوا اور اُس کا منہ بگڑا" (پیدایش ۴:۳-۵)

ہابل کی قربانی قائن کی نسبت کیوں قابل قبول تھی؟ کچھ خیال کرتے ہیں کہ ہابل کی قربانی ایک جانور کی تھی اور خون کی قربانی تھی جبکہ قائن کی قربانی صرف کھیت کے پھل تھے۔ جبکہ پورے پرانے عہد نامے میں خدا نے قائن کی طرح کی قربانیوں کی بات کی ہے۔ وہ خدا کو پورے طور پر قابل قبول تھیں۔ قائن نے اِس طرح کی قربانی گزرانی کیوں کہ وہ کسان تھا اور ہابل چرواہا تھا۔ عبارت میں ہمیں کہیں پر بھی اِشارہ نہیں ملتا کہ چرواہا ہونا کسان ہونے سے کسی بھی طرح سے زیادہ پاکیزہ کام ہے۔ عبرانیوں ۱۱:۴ ہمیں اس کی کلید مہیا کرتی ہے۔

"اِیمان ہی سے ہابل نے قائن سے افضل قربانی خدا کے لئے گزرانی اور اُسی کے سبب سے اُس کے راست باز ہونے کی گواہی دی گئی۔ کیوں کہ خدا نے اُس کی نذروں کی بابت گواہی دی اور اگرچہ وہ مر گیا ہے تو بھی اُسی کے وسیلہ سے اب تک کلام کرتا ہے"

یوں محسوس ہوتا ہے کہ جس چیز نے خدا کو خوش کیا وہ اُس کا قربانی گزراننے کا طریقہ تھا۔ اُس نے اِیمان کے ساتھ گزرانی تھی۔ قائن نے اِس طرح نہیں گزرانی تھی۔ اُس کی بے اِیمانی جلد ہی اپنے بھائی کے خلاف حسد کی صورت میں ظاہر ہو گئی۔

جب ہم نے پہلے پرستش پر غور کیا تو ہم نے دیکھا تھا۔ کہ خدا ایسے لوگوں کی تلاش کرتا ہے جو روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔ ہابل نے ایسا کیا۔ اُس نے قربانی کو اِیمان کے سے گزران کر خدا کو حمد کی قربانی پیش کی۔ اِیمان پرستش کا جوہر ہے۔ قربانی گزراننے کا خیال بائبلی اِیمان کے دِل تک پہنچتا ہے۔ یہ یسوع مسیح کے نجات

بخش کام کا پیش خیمہ ہوتے ہوئے پرانے عہد کی پرستش نے قربانیوں کے نظام پر توجہ مرکوز کی۔ جب کوئی پرانے عہدنامے میں خیمہ اِجتماع میں داخل ہوتا تو پہلا مخصوص حصہ جو اُس کو نظر آتا وہ سوختنی قربانیوں کا مذبح تھا۔

مسیحی عبادت گاہ میں مذبح کی وضع قطع موجود نہیں ہے۔ جانوروں کی خونی قربانیوں کا دَور ختم ہو گیا ہے۔ مسیح کی ایک ہی دفعہ کامل قربانی نے اُس کی ضرورت کو ختم کر دیا۔

"کیوں کہ مسیح اُس ہاتھ کے بنائے ہوئے پاک مکان میں داخل نہیں ہوا جو حقیقی پاک مکان کا نمونہ ہے۔ بلکہ آسمان میں ہی داخل ہوا تاکہ اب خدا کے رُوبرُو ہماری خاطر حاضر ہو۔ یہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو بار بار قربان کرے جس طرح سردار کاہن پاک مکان میں ہر سال دُوسرے کا خون لے کر جاتا ہے۔ ورنہ بنایِ عالم سے لے کر اُس کو بار بار دُکھ اُٹھانا ضرور ہوتا مگر اب زمانوں کے آخر میں ایک بار ظاہر ہوا تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ مٹا دے۔ اور جس طرح آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے۔ اُسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اُٹھانے کے لئے قربان ہو کر دُوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے اُن لوگوں کو دِکھائی دے گا جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔ کیوں کہ شریعت جس میں آئندہ کی اچھی چیزوں کا عکس ہے اور اُن چیزوں کی اصلی صورت نہیں اُن ایک ہی طرح کی قربانیوں جو ہر سال بلاناغہ گذرانی جاتی ہیں پاس آنے والوں کو ہرگز کامل نہیں کر سکتی۔ ورنہ اُن کا گذراننا موقوف ہو جاتا۔ کیوں کہ جب عبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو جاتے تو پھر اُن کا دِل اُنہیں گنہگار نہ ٹھہراتا "(عبرانیوں۹:۲۴-۱۰:۳)۔

پس بطور سردار کاہن یسوع کے کفارہ نے پرانے عہد نامے کی قربانیوں کے نظام کو ختم کر دیا لیکن مسیحی زندگی میں سے قربانیوں کے اُصول کا خاتمہ نہیں کیا۔ ہم اب بھی خدا کی پرستش اور اُس پرستش میں قربانیاں گذراننے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ پولُس رومیوں ۱۲:۱-۲ میں لکھتا ہے:

"پس اَے بھائیو! مَیں خدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے اور اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہونے جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو"۔

ہمیں اپنے آپ کو خدا کو زندہ قربانی کے طور پر پیش کرنا ہے۔ اِس کا مطلب یہ کہ ہمیں اپنا وقت، اپنی قوت اور اپنا سب کچھ اُسے پرستش کے عمل اور شکرانے کے طور پر پیش کرنا ہے۔ لیکن ہمیں خبردار رہنے کی ضرورت ہے کہ یہ اور باقی سب چیزیں ہمیں خدا نے ہی دی ہیں۔ اِس لئے بائبل کے اُصولوں کے موافق دینے کا عمل مختاری کے سیاق وسباق میں ہوتا ہے۔ ہماری اچھی چیزوں کی خوش اِنتظامی باپ کی ہم پر رحمت ہے۔

مختاری کا تصوّر تخلیق کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے۔ تخلیق کے بارے میں صرف پیدائش میں ہی نہیں بلکہ پوری بائبل میں پایا جاتا ہے، بالخصوص مزامیر میں جہاں پر اِس کائنات پر خدا کی ملکیت کا بیان پایا جاتا ہے۔ "زمین اور اُس کی معموری خداوند کی ہی ہے۔ جہان اور اُس کے باشندے بھی" (زبور ۲۴:۱-۲)۔ خدا تمام چیزوں کا بنانے والا ہے، سب چیزوں کا خلق کرنے والا اور سب چیزوں کا مالک ہے۔ جو کچھ خدا نے بنایا وہ اُس

کا مالک ہے۔ جس کے ہم مالک ہیں، ایسے مختار کے طور پر مالک ہیں جن کو خود خدا کی طرف سے یہ چیزیں عنایت کی گئی ہیں۔ خدا ہماری تمام چیزوں کا بڑا مالک ہے۔ اُس نے یہ سب چیزیں ہمیں سپرد کی ہیں اور وہ ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم اُن چیزوں کو اِس طرح سے کام میں لائیں جس سے وہ عزت اور جلال پائے۔

لفظ جس کا ترجمہ بائبل میں "مختاری" کیا گیا ہے یہ یونانی میں "اکونومیا" = "oikonomia" ہے جس سے لفظ "اکانومی" نکلا ہے۔ دو مختلف لفظ مل کر یہ ایک نیا لفظ بناتے ہیں "oikos" جس کا مطلب یونانی میں "گھر" ہے اور "nomos" جس کا یونانی زبان میں مطلب "قانون" ہے۔ لفظ جس کا ترجمہ "مختاری" کیا گیا ہے اُس کا بنیادی مطلب "گھریلو قانون یا گھریلو اُصول" ہے۔ قدیم سماج میں مختار گھر کا مالک نہیں ہوتا تھا بلکہ مالک اپنے گھر کے معاملات کا اِنتظام کرنے کے لئے اُسے اُجرت پر رکھتا تھا۔ مختار جائیداد کا انتظام کرتا اور گھر کے وسائل تقسیم کرنے کا ذِمے دار تھا۔ یہ اُس کی ذِمے داری تھی کہ کوٹھری یا نعمت خانے کو کھانے سے بھرا رکھے اور پیسے کی حفاظت کی جاتی تھی۔ زمین کی حفاظت کی جاتی تھی۔ اور گھر کی دیکھ بال کی جاتی تھی۔

نسلِ اِنسانی کی مختاری باغ عدن سے شروع ہوئی جہاں خدا نے آدم اور حوا کو ساری مخلوقات پر مکمل اِختیار دیا۔ آدم اور حوا کو دُنیا کی ملکیت نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ اُن کو اُس کا اِنتظام کرنے کی ذِمے داری دی گئی تھی۔ اُنہیں باغ کی باغبانی اور نگہبانی کو اور باغ کے تباہ یا خراب نہ ہونے کو یقینی بنانا تھا۔ اور وہ چیزیں جو خدا نے اُن کو مہیا کی ہیں وہ نہ تو ضائع ہو رہی ہیں اور نہ بگڑ رہی ہیں۔ پس بنیادی طور پر ہم جس کے بارے میں بات کر رہے ہیں جب ہم بائبلی مختاری کے بارے میں بات کرتے ہیں تو یہ اِنتظام کرنے یا اُن

وسائل کو بروئے کار لانے کی ذِمے داری ہے جو ہماری ملکیت نہیں ہیں۔ وہ پورے طور پر خدا کی ملکیت ہیں۔

میں لگِونئیر منسٹریز کے صدر کے طور پر خدمت سرانجام دیتا ہوں۔ اِس کام میں وہی ذِمے داری ہے جو ہر بڑے ایگزیکٹیو کی ہوتی ہے یعنی وسائل کا تعین کرنا۔ ہم اپنی منسٹری کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک عمارت ہے جس کی ہمیں حفاظت کرنا ہے، کام کرنے کے لئے حلقہ، شخصی، کمپیوٹر، دفاتر کا سامان اور اِنتظام کرنے کے لئے رسد، پیسوں کی مخصوص مقدار، وقت کی مخصوص مقدار جس میں ہم منسٹری کو چلا سکیں۔ اگر ہم اپنے لوگوں کو، پیسے کو اور وقت کو ضائع کر دیں یا ہم اپنی سہولیات اور سامان کو غلط اِستعمال کریں تو ہم موثر نہیں ہو سکتے۔ اِن کاموں میں سے کوئی بھی کرنا بُری مختاری ہو گی۔ ہم جانتے ہیں کہ اپنے وسائل کو سنبھالنے کے لئے حکمت چاہیے۔ اگر ہم اِن کو ایک چیز پر خرچ کر دیں گے تو ہم اُنہیں کسی دُوسری چیز کے لئے اِستعمال نہیں کر سکتے۔

ہر کوئی یہاں تک کہ کھرب پتی بھی محدود وسائل کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اپنے گھرانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ہم کپڑوں پر پانچ ہزار روپے خرچ کر دیتے ہیں تو پھر وہ پانچ ہزار روپے کسی اَور کام کے لئے نہیں رہ سکتے۔ ہر دفعہ جب ہم وسائل کا اِستعمال کرتے ہیں تو ہم ایک فیصلہ کرتے ہیں۔ اور وہ فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم کس طرح کے مختار ہیں۔ یہاں پر ہم خدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ خدا کی دِلچسپی اِس بات میں تھی کہ آدم اور حوّا کس طرح باغ کا خیال رکھتے ہیں۔ اور وہ اِس بات میں بھی دلچسپی رکھتا ہے کہ ہم اپنی خدمات، شخصی زندگیوں، گھروں اور ہر شعبہ زِندگی کا کس طرح خیال رکھتے ہیں۔ یہ تمام شعبہ جات وسائل کی تقسیم واِنتظام کا مطالبہ کرتے ہیں۔

نئے عہد نامے میں یسوع مسیح کی بہت سی اچھی کہانیوں میں ایک مسرف بیٹے کی تمثیل بھی ہے۔ اِس نوجوان نے وہ میراث حاصل کر لی جو اُس نے کمائی نہیں تھی۔ اُس کے باپ نے بس اُسے دی تھی۔ لیکن جو نہی اُس نے اُس کو حاصل کیا اُس نے بجائے اِس کے کہ اُس دولت کو بڑھانے کی کوشش کرتا، سرمایا کاری کرتا (جیسا کہ ہم نے چوتھے باب کی تمثیل میں دیکھا) وہ اِس دولت کو لے کر وہ اپنے گھر سے دُور چلا گیا اور ساری دولت مے خواری، عورتوں اور ناچ رنگ پر اُجاڑ دی۔ اور آخر کار وہ سوروں کے باڑے میں رہنے لگا۔ یہ نوجوان مسرف بیٹے کے نام سے جانا جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اپنے باپ کے وسائل ضائع کر دیے تھے۔ اِس سے بھی بُری بات یہ تھی کہ وہ اپنی زندگی کو تباہ کر رہا تھا۔ یہ مختاری کی بہت بڑی ناکامی تھی۔ خدا نے ہم میں سے ہر ایک کو اِس سیارے پر اِس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم اپنے کاموں اور طرزِ زندگی سے اُس کو جلال دیں، اُس کی بڑھائی کریں اور اُس کی خدمت کریں۔ بیکار زندگی ایک المیہ ہے۔ یہ مسرف بیٹے کی کہانی تھی جب تک وہ ہوش میں نہ آیا۔ آخر کار وہ توبہ کر کے اپنے باپ کے گھر واپس گیا۔ وہ بیٹا ہونے کا حق ترک کرنے اور مزدوروں جیسا سلوک ہونے پر بھی رضامند تھا۔ اِس کے برعکس اُس کے باپ نے اُس کو گھر میں قبول کیا اور اُس کی واپسی کے لیے ایک بڑا جشن منایا۔ یہ ہر قسم کے مسرف بیٹوں کے لئے خدا کے فضل اور رحم کی خوبصورت تصویر ہے۔

پرانے عہد نامے میں دہ یکی

دہ یکی مختاری کے بائبلی تصوّر کے مرکز میں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پرانے عہد نامے میں قانون کے طور پر اُس کی بنیاد رکھی گئی جہاں خدا یوں کہتا ہے۔ "اور زمین کی پیداوار کی ساری دہ یکی خواہ وہ زمین کے بیج کی یا درخت کے پھل کی ہو خداوند کی ہے اور خداوند کے لئے پاک ہے"(احبار ۲۷:۳۰)۔

دہ یکی سادہ ترین، پُر حکمت اور خوبصورت ترین قوانین میں سے ایک ہے جو خدا نے اپنے لوگوں کو دیئے۔ کیوں کہ یہ پورے طور پر صاف ہے۔ لفظ "دہ یکی" کا مطلب ہے دسواں۔ بنیادی اُصول یہ تھا کہ ہر شخص اپنی پیداوار کا دسواں حصہ سالانہ بنیادوں پر خداوند کو واپس کرے۔ اُس کا مطلب یہ تھا کہ ہر شخص شرح فیصد کے حساب سے دے نہ کہ ایک جیسی مقدار میں دے۔ اگر کوئی آدمی مویشی پالتا ہے اور سال کے دوران اُس کے دس بچھڑے پیدا ہوتے ہیں تو وہ اُس سے مطالبہ یہ تھا کہ وہ دس میں سے ایک بچھڑا خداوند کے لئے لائے۔ اگر اُس کے پاس ایک سو بچھڑے ہوتے تو اُس کو دس بچھڑے دینا ہوتے تھے۔ یہی اُصول اُن پر بھی لاگو تھا جو فصل اگاتے تھے۔ اگر کوئی کسان گندم کے ایک سو من حاصل کرتا تو اُس کو دس من خدا کے لئے دینے ہوتے تھے۔ موجودہ اِصطلاح میں اگر کوئی شخص سال میں ایک لاکھ روپیہ کماتا تو وہ دس ہزار دہ یکی کے طور پر خدا کو واپس کرتا۔ اور اگر کوئی شخص دس لاکھ روپے سال میں کماتا تو وہ ایک لاکھ روپیہ خدا کو واپس کرتا۔ ایک امیر آدمی کہیں زیادہ خدا کو واپس کرتا ہے لیکن ایک غریب آدمی اتنی ہی شرح فیصد سے واپس کرتا ہے۔ اِس نظام میں سیاست دانوں کے لئے

کوئی راہ نہیں تھی کہ وہ معاشیات کو سیاسی طاقت حاصل کرنے کے لئے اِستعمال کر سکیں جیسا کہ بعض اوقات آج کل ہوتا ہے۔ لیڈر یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ تم میں سے کئی لوگ تو کچھ بھی نہیں دے رہے اور کچھ لوگ پانچ فیصد دے رہے ہیں اور یا کچھ آپ میں سے پچاس یا چالیس فیصد دے رہے ہیں۔ اِس سے دُشمنی اور حسد پیدا ہوتا ہے۔ ایک سوچ کے مطابق دہ یکی سیدھا سیدھا ٹیکس تھا۔ ایک غریب آدمی ایک بیوہ کے چھوٹے سے ہدیہ سے بڑھ کر کچھ نہیں دے سکتا تھا۔ جبکہ ایک دولت مند آدمی کے سونے کے ہزاروں سکّے دینے کے لئے ہو سکتے تھے۔ اب رقم کی مقدار میں تو بہت زیادہ فرق ہے لیکن مقرر کی گی شرح فیصد اُس کو بالکل برابر کر دیتی ہے۔

مشکل اُس وقت بڑھی جب لوگوں نے دہ یکی دینا روک دی۔ ایسا کرنے سے وہ خدا کی شریعت کی فرماں برداری نہیں کر رہے تھے۔ ہم ملاکی کی کتاب میں پڑھتے ہیں۔

"کیا کوئی آدمی خدا کو ٹھگے گا؟ پر تم مجھ کو ٹھگتے ہو اور کہتے ہو ہم نے کس بات میں تجھے ٹھگا؟ دہ یکی اور ہدیہ میں۔ پس تم سخت ملعون ہوئے کیوں کہ تم نے بلکہ تمام قوم نے مجھے ٹھگا۔ پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تا کہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اِسی سے میرا امتحان کرو رب الافواج فرماتا ہے کہ مَیں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں کہ نہیں۔ یہاں تک کہ تمہارے پاس اُس کے لئے جگہ نہ رہے" (ملاکی ۸:۳-۱۰)۔

یہ کوئی مقامی خادِم نہیں تھا جو فنڈ کے لئے اپیل کر رہا تھا۔ یہ خدا تھا جو اپنے عہد کے لوگوں کے ساتھ بات کر رہا تھا اور بہت خاص سوال کر رہا تھا۔ "کیا کوئی آدمی خدا

کو ٹھگے گا؟" فطری طور پر لوگ اِس سوال کو سُن کر خوف سے کانپ گئے "ہم نے کس بات میں تجھے ٹھگا؟" لیکن خدا نے کہا تم نے مجھے ٹھگا۔ تم نے اُس چیز کو جو میری تھی اپنے پاس رکھ چھوڑ کر ایسا کیا ہے اور یہی ہے جس کا مَیں نے تم سے مطالبہ کیا ہے یعنی دہ یکی۔ بدلے مَیں خدا نے لوگوں کو یہ چیلنج دیاہ "تم مجھے کیوں نہیں آزماتے اور دیکھتے کہ مَیں تم سے کیا کروں گا"۔ اگر تم میری فرماں برداری کروگے تو مَیں آسمان کے دریچوں کو کھول کر تم پر برکت برسانے کو ہوں۔ یہاں تک کہ تمہارے پاس رکھنے کے لئے جگہ نہ رہے۔ خدا نے بنی اِسرائیل کو فرماں بردار رہنے کو کہا اور وعدہ کیا کہ وہ اُن پر آسمان کے دریچوں کو کھول دے گا اور برکت برسائے گا۔

نئے عہد نامے میں دہ یکی

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نئے عہد نامے میں دہ یکی کا اِطلاق نہیں ہوتا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہوتا ہے۔ ہم اِبتدائی غیر اِلہامی کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ نئے عہد کے لوگوں نے دہ یکی کو جاری رکھا۔ "تعلیم الرسل " (Didache) جو کہ پہلی صدی کے آخر یا دُوسری صدی کے اوائل میں لکھی گئی۔ اُس میں کچھ اہم حصے شامل ہیں جو کہ "بادشاہی کے کام کی مدد" جیسے سوال پر بات کرتا ہے۔ اُس میں بڑی صفائی سے دہ یکی کا اُصول بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ اِبتدائی مسیحی جماعت نے دہ یکی کے کام کو جاری رکھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت کم مسیحی اِس بات کو مانتے ہیں کہ دہ یکی کا اِطلاق اب بھی ہوتا ہے۔ لوگوں کا ایک حصہ جو کہ بشارتی مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اُن میں سے صرف چار فیصد لوگ دہ یکی دیتے ہیں۔ ایک اَور اِسی طرح کے گروہ نے اِشارہ کیا کہ

بشارتی مسیحی اپنی آمدنی کا اڑھائی فیصد سے بھی کم حصہ خدا کے کام کے لئے دیتے ہیں۔ اگر دہ یکی کا اُصول اب بھی لاگو ہے اور سروے کرنے والے حلقے دُرُست کہہ رہے ہیں تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ چھیانوے فیصد اپنے آپ کو بشارتی مسیحی کہنے والے ایک طرح سے خدا کو ٹھگ رہے ہیں۔

کم دہ یکی دینا کلیسیا پر منفی اَثرات مرتب کر رہا ہے۔ ہماری دہ یکی دینے میں ناکامی کی ٹھوکروں کو سمجھنے کے لئے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ خدا نے پہلے دہ یکی کی ہدایت کیوں دی۔ اُس نے اِسرائیل کے بارہ میں سے ایک قبیلے لاوی کو خدمت کے لئے الگ کر لیا۔ لاوی اِس لئے الگ کیے گئے کہ وہ قوم کی رُوحانی فکر کریں اور تعلیمی ذِمے داریاں نبھائیں۔ اور دہ یکی اُن کی مدد کے لئے مقرر کی گئی۔ لوگوں کی دہ یکی دینے میں ناکامی نے لاویوں کے روزگار کو نقصان پہنچایا۔

یہ نظام بنا کر خدا نے واضح کیا کہ وہ معاشیات کے اُصُولوں کو سمجھتا تھا جن سے منڈیوں میں چیزوں اور کام کی قدر و قیمت کے اُصول مقرر ہوتے ہیں۔ خدا جانتا تھا کہ لوگ ڈاکٹروں، کاروباری لوگوں اور یہاں تک کہ مسخروں کی خادِموں اور رُوحانی اُستادوں کی نسبت کہیں زیادہ قدر کرتے ہیں۔ اِنسان کی رغبت کو جانتے ہوئے خدا نے کہا: اِس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ یہ لوگ جو اِس بڑی قدر و قیمت والے کام کو کر رہے ہیں مناسب اُجرت حاصل کریں گے، مَیں دہ یکی کا نظام مقرر کرتا ہوں۔

بالکل یہی رغبت آج یو۔ ایس۔ اے میں بھی پائی جاتی ہے جہاں پر سب سے کم آمدنی والا طبقہ جو ہے وہ پاسبان اور اُستاد کا ہے۔ اِس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ ہم اِس کام کو جو وہ ہمارے درمیان کر رہے ہیں دُوسرے پیشوں کی نسبت اِنتہائی نچلی سطح پہ رکھتے

ہیں۔ مَیں نے چرچ کی قیادت کو کئی دفعہ یہ بھی کہتے سنا ہے کہ وہ پاسبان کی تنخواہ کو اِس لئے کم رکھتے ہیں تاکہ اُن کو حلیم رکھ سکیں اور صرف خدا پر توکل کرنے والا بنا سکیں۔ وہ اِس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ خادِم مکمل طور پر اپنے کام کے ساتھ وقف شُدہ اور اِس کو کرنے کے لئے قربانی دینے کے رضامند ہو۔

جبکہ ایک خادِم جس کی اُجرت کو کم رکھا جاتا ہے مشکل سے مدد کر سکتا ہے وہ یہ نتیجہ اَخذ کر لیتا ہے کہ لوگ اُس کے کام کی قدر نہیں کرتے۔ مَیں نے بہت سے پاسبانوں کے ساتھ کام کیا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اُن میں سے اکثر گہرے طور پر حوصلہ شکنی کا شکار ہو جاتے ہیں کیوں کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ لوگ اُن کی محنت کی قدر نہیں کرتے۔ مَیں کسی آدمی کو نہیں جانتا جو خدمت میں امیر ہونے کے لئے گیا ہو۔ بلکہ اُن میں سے زیادہ تر اپنے خاندانوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور ایسا نہ کر پانا ایک مستقل فکر اور بوجھ بن جاتا ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ "مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے" (۱۔ تیمتھیس ۵:۱۸)۔

دہ یکی میں ناکامی کلیسیائی خدمت کو محدود کر دے گی۔ اِس دُنیا میں مسیح کی بادشاہی کو پھیلانے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ مالی رکاوٹ بھی ہے۔ یہاں پر کام کرنے کا ایک بنیادی اُصول یہ ہے اگر ہمارے پاس ایک ہزار روپیہ خدمت کے کام کے لئے ہے تو ہم اُس رقم کی وجہ سے محدود ہو گئے ہیں۔ ہم اُس پیسے کو ضائع کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بنیادی کام کو صرف دس فیصد ہی کر سکیں۔ یہاں تک کہ اگر ہم ایک ماہر منتظم یا لگن کے ساتھ کام کرنے والے مختار ہیں تو بھی ہم خدمت کا ایک سو دس فیصد نہیں کر سکتے۔

مسیحی خدمت مسیحیوں کے ہدیہ جات کی مرہون منت ہے۔ ہدیہ جات ہر وقت اور ہر جگہ خدمت کے پھیلاؤ کا تعین کرتے ہیں۔

ذخیرہ خانہ کیا ہے؟

بادشاہی کے محاصل کے بارے جو سوال متنازع ہے وہ یہ ہے کہ دہ یکی کہاں جمع کروائیں؟ ہم نے دیکھا کہ خدا نے اِسرائیلیوں کو یہ حکم دیا کہ "پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو۔۔۔" (ملاکی ۳:۱۰)۔ پرانے عہد نامے میں دہ یکی خواہ جنس کی ہوتی یا مویشیوں کی، وہ مرکزی جگہ ذخیرہ خانہ میں لائی جاتی جو لاویوں کے طرف سے مقرر کی گئی ہوتی تھی۔ ساری قوم میں سے ساری دہ یکی ایک ہی جگہ پر لائی جاتی تھی، پھر لاوی لوگوں کی ضرورت کے موافق تقسیم کر دیتے۔ کچھ مسیحی اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کلیسیا میں ایک ذخیرہ خانہ ہونا چاہیے یعنی ایک ایسی جگہ جہاں ساری دہ یکی جمع ہو اور پھر وہاں سے اُس کو تقسیم کر دیا جائے۔ تاہم ہمیں یہ یاد ہے کہ اِسرائیل کے لوگوں کے پاس ایک مرکزی مقدِس تھا۔ جب نئے عہد کی کلیسیا وجود میں آئی تو کلیسیاؤں نے ہر قصبہ اور ہر شہر میں اِفسس، کرنتھس، تھسلنیکے اور اَور شہروں میں اِس کو قائم کیا۔ آگے کو ایک مرکزی مقدِس نہ رہا۔ اور یوں ایک ذخیرہ خانہ والا خیال پیچیدہ اور مشکل ہو گیا۔

دُوسرے مسیحی یہ اِیمان رکھتے ہیں کہ ہمارے لئے مقامی کلیسیا ہی ذخیرہ خانہ ہے۔ اِس لئے دہ یکی لانے کے لئے یہی معقول جگہ ہے۔ لیکن نئے عہد نامے میں مقامی کلیسیا میں پرانے عہد نامے کے ذخیرہ خانہ کی طرز کی کوئی چیز نہیں ہے۔ مَیں اِیمان رکھتا

ہوں کہ مقامی کلیسیا ہی ذخیرہ خانہ ہے۔ ہمارے پاس اُس کے دلائل ہیں کہ تمام تنظیموں بلکہ تمام قوم کی دہ یکیاں مقامی کلیسیا کے ذخیرہ خانہ میں ہی لانی چاہئیں۔ ساری دہ یکیاں ایک مرکزی جگہ پر جانی چاہئیں تاکہ وہاں سے تقسیم کی جاسکیں۔ مَیں نے کسی مقامی کلیسیا کو اِس قسم کے ڈھانچے کی حمایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

سیدھا کسی مرد یا عورت سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ اپنی ساری دہ یکی مقامی کلیسیا میں ہی لے کر آئے بائبل کے مطابق دُرُست نہیں ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کا سب سے بڑا حصہ مقامی کلیسیا کو ہی جانا چاہیے۔ لیکن مجھے وہ دانش مندانہ آگاہی بھی یاد ہے جو کلیسیا کو "بارہ رسولوں کی تعلیم" میں کی گئی ہے۔ "دینے سے پہلے اپنے عطیے کو اپنے ہاتھوں میں پسینہ آنے دو" یہ ایک بہت دلچسپ استعارہ ہے۔ غور کریں کہ ہدایت یہ نہیں کہ آپ کے ہاتھ پیسوں کو اِتنی سختی سے نچوڑیں کہ آپ اُس کو دیں ہی نہیں۔ نقطہ یہ نہیں ہے۔ نقطہ یہ ہے کہ بہت محتاط ہوں اور اِمتیاز کریں کہ آپ اپنا ہدیہ کہاں دے رہے ہیں۔ لیکن مَیں سوچتا ہوں کہ اِس ہدایت کا ہمارے دہ یکی دینے میں آزادی پر بھی اِطلاق ہوتا ہے۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی دہ یکی میں سیمنری، بائبل کالج یا دُوسرے حق دار مسیحی اِدارے بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

مَیں نے اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ مَیں دہ یکی دینا پسند کرتا ہوں لیکن میری اِتنی استطاعت نہیں۔ مَیں اِس بات پر پورا اِیمان رکھتا ہوں کہ اگر آپ خدا کی بادشاہی میں سرمایاکاری کریں تو تجزیہ کر لیں آخر کار آپ نے کچھ نہیں کھوئیں گے۔ اچھی چیزوں کی دہ یکی، اپنی زندگی میں جتنی جلدی ہو سکتا ہے ایسا کرنا سیکھ لیں۔ اَے اولاد والو! اگر آپ اپنے بچے کو دس روپے جیب خرچ دیتے ہیں تو اِس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ایک

روپیہ اِتوار کے روز ہدیہ کی تھیلی میں ڈالے گا۔ اِس طرح سے آپ کا بچہ اپنی اِبتدائی زندگی میں ہی یہ اُصول سیکھ لے گا۔ ہمیں بھی خداوند کو اپنے دینے کا یوں خیال رکھنا چاہیے جیسے ہم اپنی گورنمنٹ کو ٹیکس دینے کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنی تنخواہ میں سے وہ ٹیکس جو گورنمنٹ ہم سے لیتی ہے اِستعمال نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنی اِسی تنخواہ پر رہنا ہے جو ہم گھر لاتے ہیں۔ خدا کے لئے ہمارے فرض کو گورنمنٹ کے فرض سے پہلے ہونا چاہیے۔ خدا ہماری سب سے پہلی ترجیح ہونی چاہیے۔ اگر آپ یہ جاننے میں سنجیدہ ہیں کہ آپ نے خداوند کے ساتھ کتنی سرمایاکاری کی ہے تو اپنی چیک بک دیکھیں۔ یہ ایک ہدف ہے۔ یہ آپ کے خزانے کا بالکل دُرُست ریکارڈ ہے کہ کتنا ہے۔ اور اُس سے یہ بات بھی آپ پر واضح ہو جائے گی کہ آپ کا دِل کہاں ہے۔

بہترین سرمایہ کاری

ہم ایسے مُلک میں رہتے ہیں جو سرمایہ دارانہ نظام کے اُصولوں پر وجود میں آیا ہے۔ سرمایہ داری کا بنیادی خیال "تسکین کی تاخیر" ہے۔ پیسہ فوری لے کر اُسے خرچ کرنے کی بجائے ہم اُسے محفوظ کریں گے اور سرمایاکاری کریں گے۔ اِس سے ہمارا سرمایہ ہمارے لئے کام کرتا ہے اور ہماری دولت کو بڑھاتا ہے۔ جب آپ سو رہے ہوتے ہیں تو آپ کا پیسہ آپ کے لئے کام کر رہا ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اپنی شخصی آمدن کا اِنتظام کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ اگر آپ ایک گھنٹے میں ایک ہزار روپیہ کماتے ہیں تو آپ کو اپنے آپ کو یہ کہنا چاہیے کہ مَیں ایک گھنٹے میں آٹھ سو پر گزارا کروں گا۔ پھر مجھے ایک سو روپیہ لینا ہے اور خدا کے لئے دینا ہے۔ اور دُوسرا ایک سو روپیہ لینا ہے اور اُس سے

مجھے سرمایہ کاری کرنی ہے۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ اِس کے برعکس اگر ایک ہزار کماتے ہیں تو ہم بارہ سو خرچ کرتے ہیں۔ جو کہ امریکی انداز بن گیا ہے۔ لیکن "تسکین تاخیر" کا مطلب یہ ہے کہ آپ اِس کے بڑھنے کے لئے اِس سے سرمایہ کاری کریں۔

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں خدا کی بادشاہی میں سرمایہ کاری کرنی ہے۔ اور مَیں اِس پر پورا یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب سے بہترین سرمایہ کاری ہے جو ہم کرسکتے ہیں۔ کیوں کہ یہ ہمیں منافع کے طور پر اَبدیت دیتی ہے۔ یہ منافع نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہمارے خاندانوں، خصوصاً ہمارے بچوں اور اُن کے بچوں کے لئے بھی ہے۔ ضرور ہے کہ مسیحیوں کی یہ نسل خدا کے کاموں میں آئندہ نسل کی خاطر سرمایہ کاری کرے۔ ایسا کرنے سے ہم یسوع کی نصیحت کی پیروی کریں گے۔ "بلکہ تم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی" (متی ۶:۳۳)۔

مَیں آپ کی حوصلہ اَفزائی کرنا چاہتا ہوں۔ جب آپ اپنے وسائل کی تقسیم کرتے ہیں تو آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپ کس طرح اُن کو خدا کی بادشاہی کے لئے خرچ کر سکتے ہیں۔ اِس میں آپ کا وقت، محنت، پیسہ اور ساز و سامان سب کچھ شامل ہے۔ اِس طرح ہم مسیح کی خدمت میں مدد کرسکتے ہیں۔ اگر آپ خدا کو وہ کچھ واپس کریں گے جو کچھ اُس نے آپ سے کہا ہے تو آپ جب تک عقل مندی سے اِستعمال کریں گے، بقایا سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ آخر میں دینا بذات خود فضل ہے جو خدا کسی پر کرتا ہے۔ یہ رُوحانی ترقی کے لئے اہم ترین اَقدام میں سے ایک ہے۔

بائبل پڑھنا، دُعا کرنا، پرستش کرنا، خدمت اور مختاری یہ پھل دار مسیحی زندگی کی تربیت کے لئے پانچ کنجیاں ہیں۔ یہ پانچوں ہماری رُوحانی صحت اور مسیح کی کلیسیا کی صحت کے لئے از حد ضروری ہیں۔ اگر مسیحی ہونے کے ناطہ سے ہم اپنے آپ پر دیانت داری سے اِن کا اِطلاق کریں تو ہم ایک دِن پولُس کے ساتھ یہ کہنے کے قابل ہو جائیں گے ''مَیں اچھی کشتی لڑ چکا۔ مَیں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ مَیں نے اِیمان کو محفوظ رکھا (۲۔ تیمتھیس ۴:۷)۔

سوالات و جوابات

اِس آخری باب میں مَیں سوال و جواب کا طریقہ اِستعمال کرتے ہوئے دُوسرے مختلف مسائل پر مختصراً بات کرنا چاہوں گا جن کا تعلق فضل کے وسائل اور مسیحی زندگی کی ترقی سے ہے۔

کیا خدا غیر اِیمان داروں کی دُعائیں سُنتا اور اُن پر عمل درآمد کرتے ہوئے اُن کا جواب دیتا ہے؟

اِس مسئلے کو دیکھنے کے لئے مختلف طریقے ہیں۔ ایک طرف تو بے شک خدا ہر دُعا سنتا ہے اِس سوچ کے موافق کہ وہ اُن سے باخبر ہے۔ دُوسری طرف بائبل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا غیر اِیمان داروں کی دُعا سے نفرت کرتا ہے (یوحنا ۹:۳۱؛ ۱۔ پطرس ۳:۱۲)۔ غیر اِیمان دار کی رِیاکارانہ دُعائیں اُس کے نتھنوں کے لئے بدبُو ہیں۔ پس اِس لحاظ سے خدا ایسی دُعائیں سُننے سے اِنکار کرتا ہے۔

اِس کے باوجود مَیں اِس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا اپنے نہایت بڑے فضل سے غیر اِیمان داروں کی دُعا کے جواب میں کچھ کر سکتا ہے۔ میری زندگی کے چھو دینے والے لمحات میں سے ایک وہ ہے جب مَیں ابھی ہائی سکول میں تھا۔ مَیں ابھی تک تبدیل نہیں ہوا تھا۔ میری بڑی بہن نے اپنے پہلے بچے کو جنم دیا۔ بچے کو جنم دینے کے بعد اُس کا اِتنا خون بہہ گیا کہ وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو گئی۔ یہ بہت سنجیدہ معاملہ تھا۔ وہ مشکل صورت حال میں تھی۔ اُس کی زندگی چند ہی گھنٹوں کی مہمان تھی۔ اُس

وقت میں اکیلا ہی ہسپتال میں تھا اور مَیں اپنے غم اور خوف کی حالت میں ہسپتال کے اندر موجود گرجاگھر میں گیا اور چھوٹی سی دُعا کی۔ ایسی دُعا جو ایک فوجی دوران جنگ خطرے میں گِھرا اپنی رہائی کے لئے کر سکتا ہے۔ مَیں نے دِل سے اپنی بہن کی زندگی کے لئے دُعا کی، جب مَیں نے دُعا کی اُس وقت مَیں ابھی غیر اِیمان دار ہی تھا۔ لیکن مَیں جانتا تھا کہ ایک خدا ہے اِس لئے مَیں اپنی ضرورت کے وقت اُس کے سامنے چِلّایا۔ میری بہن کی زندگی بچ گئی۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کے رحم اور اُس کی فیاضی کے سبب میری دُعا کا جواب تھا۔

کیا اِتوار کی عبادت کی توجہ غیر اِیمان داروں کی طرف بھی ہونی چاہیے؟

مَیں سوچتا ہوں کہ ہمیں اپنی اِتوار کی عبادات کو متلاشیوں کے لئے بھی ترتیب دینا چاہیے۔ لیکن جب مَیں لف "متلاشی" اِستعمال کرتا ہوں تو مَیں مسیحیوں کی بابت بات کر رہا ہوں۔ کیوں کہ نیا عہد نامہ ہمیں بتاتا ہے کہ صرف وہی لوگ خدا کو تلاش کرتے ہیں جن کے دِل رُوح القدس نے تبدیل کیے ہیں۔ ہمیں اِس بات کا اندازہ ہے کہ کئی اَقسام کے غیر اِیمان دار ہیں جو خدا کو شدت سے تلاش کرتے ہیں لیکن خدا اُن سے بھاگتا ہے اور اپنے آپ کو چھپا لیتا ہے۔ لیکن بائبل اُس کو بہت صاف کر دیتی ہے کہ اپنی فطری حالت میں کوئی بھی خدا کو تلاش نہیں کرتا۔ خدا کو تلاش کرنا مسیحیوں کا کام ہے۔ ہم تب تک خدا کو تلاش کرنا شروع نہیں کرتے جب تک وہ پہلے ہمیں ڈھونڈ نہیں لیتا۔ ایک دفعہ جب ہم تبدیل ہو جاتے ہیں تو ہم زندگی بھر خدا کو مزید گہرے طور سے جاننے کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اِس لئے اِتوار کی صبح کی عبادت میں اِیمان داروں کا دِل اور دِماغ خدا کے کلام سے بھر دینا چاہیے۔

اگر اِتوار کی عبادات صرف اِیمان داروں کے لئے ہیں تو کیا اُن عبادات میں کوئی ایسی گنجایش ہے کہ ہم مسیح کی نجات کے لئے دعوت دے سکیں؟

اِتوار کی عبادات غیر اِیمان داروں کے لئے نہیں بلکہ اِیمان داروں کے لئے ترتیب دی جاتی ہیں۔ کیوں کہ یہ وہ وقت ہے جب خدا کے لوگ اِکٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن اِس کے باوجود آگسٹین نے واضح کیا کہ کلام ہمیں بتاتا ہے کہ چرچ ہمیشہ ایک ملی جلی بھیڑ (corpus per mixtum) ہے۔ یسوع نے کہا کہ گندم میں کڑوے دانے بھی تھے۔ اِس لئے مَیں ہمیشہ اِس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ عبادت میں غیر تبدیل شُدہ لوگ موجود ہوتے ہیں جو حقیقت میں مسیح کے پاس نہیں آئے۔ اِس لئے اکثر اوقات مَیں اپنے پیغام میں حصوصاً غیر اِیمان داروں کے لئے ایسے نصیحت آموز، تنبیہی اور اِس طرح کے جملے بھی کہتا ہوں جن سے مَیں اُن کو مسیح پر اِیمان لانے کے لئے کہہ سکوں۔ تاہم مَیں "دعوت دینے" کی اِصطلاح اِستعمال نہیں کرتا کیوں کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے طور پر غیر بائبلی ہے۔ مَیں نے کہیں نہیں دیکھا کہ خدا لوگوں کو مسیح میں آنے کی دعوت دیتا ہے۔ اِس کے برعکس خدا لوگوں کو آنے کا حکم دیتا ہے۔ جب آپ کسی تقریب کے لئے دعوت نامہ وُصول کرتے ہیں تو آپ معذرت چاہ کر اُسے ردّ کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ اِنجیل کی دعوت کو معذرت چاہ کر ردّ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ اِس دعوت کو ردّ کرتے ہیں تو آپ اَبدی عذاب پر مہر کر دیتے ہیں۔

بشارتی دُنیا میں دُوسری چیز جو مجھے پریشان کرتی ہے وہ یہ ہے۔ ہم نے اِقرار کو نجات بخش اِیمان کے ساتھ گڈمڈ کر دیا ہے۔ ہر کوئی جس کے پاس نجات بخش اِیمان ہے اِس اِیمان کا اِقرار کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ لیکن ہم کبھی کبھی یہ سوچتے ہیں کہ لوگوں

کے درمیان اِقرار کرنا ہی نجات دیتا ہے۔ اِس لئے ہمارے پاس بے شمار ایسے لوگ ہیں جو جھوٹی یقین دِہانی کا احساس رکھتے ہیں، وہ کہہ سکتے ہیں ''مَیں تنگ راہ میں چلا ہوں جو بشارتی میٹنگوں میں نجات کا اِقرار کرنے والوں کے لئے بنایا ہوتا ہے ''۔ مَیں نے اپنے ہاتھ اُٹھائے تھے '' یا ''مَیں نے نجات کے لئے وہ دُعا کی تھی جو مبشرین کے پیچھے پیچھے کی جاتی ہے ''اِس تنگ راہ میں چلنا کسی کو راست باز نہیں ٹھہراتا۔ ہاتھ اُٹھانا کسی کو آسمان کی بادشاہی میں نہیں لے جاتا۔ مبشرین کے پیچھے پیچھے گنہگاروں کی دُعا کرنا اپنے آپ ہی کسی کے دِل کو نہیں بدل سکتی۔ نجات پانے کے لئے راہ یعنی صرف مسیح پر اِیمان لانا ہے۔ اور کوئی منادِ اِس راہ کو گھڑ نہیں کر سکتا۔ لیکن لوگوں کو جیتنے کے جوش میں ہم اُن کو کرسیوں سے اُٹھا کر آگے لانے کے لئے وہ سب کچھ کرتے ہیں جو ہم کر سکتے ہیں۔ پھر ہم بشارتی شماریات کے ساتھ ختم کرتے ہیں جو عموماً بالکل دُرُست یا مددگار نہیں ہوتی۔

ایک کلیسیا کو کتنی دفعہ خداوند کی میز سجانی چاہیے؟

مَیں دیانت داری سے کہوں گا کہ مَیں اِس سوال کا بائبل کے مطابق دُرُست جواب نہیں جانتا۔ جان کیلونؔ اِس بات کا قائل تھا کہ عشاء ربانی ہفتے میں ایک بار ہونی چاہیے۔ لیکن جنیوا کے اِختیار والوں نے اِس بات کی اِجازت نہ دی۔ آج دُنیا کی تمام کلیساؤں میں کچھ تو اِس کو ہفتہ وار کرتی ہیں جبکہ کچھ کلیسیائیں سال میں تین چار دفعہ کرتی ہیں اور کچھ اِس سے زیادہ دفعہ بھی کرتی ہیں۔

میری کلیسیا میں بہت عرصہ سے ہم اِس موضوع پہ سوچ رہے ہیں کہ ہمیں عشاء ربانی ہفتہ وار کرنی چاہیے یا نہیں۔ ہمارے تحفظات میں سے ایک یہ تھا کہ اگر ہم اِس کو ہفتہ وار کریں گے تو لوگ اِس کو بالکل عام چیز سمجھنا شروع کر دیں گے اور اُس کی اہمیت

جاتی رہے گی۔ دُوسری طرف ہم عشاء ربانی میں مسیح کی حقیقی حضوری پر بھی اِیمان رکھتے ہیں۔ ہم لوتھر کی طرح یہ اِیمان نہیں رکھتے کہ عشاء ربانی کے اجزا (روٹی اور شیرہ) میں مسیح کا حقیقی بدن بھی موجود ہوتا ہے اور نہ رومن کیتھولک کے نظریے پر کہ عشاء ربانی میں شامل ہوتے وقت اجزا حقیقی بدن اور خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہم جان کیلونؔ کے نظریے پر اِیمان رکھتے ہیں کہ مسیح حقیقت میں اُس میز پر اپنے لوگوں سے خاص نجات بخش طریقے سے ملنے آتا ہے۔ ہم اِیمان رکھتے ہیں کہ عشاء حقیقت میں نشان اور مہر ہے جو ہماری اِصلاح کے لئے دیا گیا ہے۔ یہ ہماری رُوحانی بڑھوتی کے لئے از حد ضروری اور مفید ہے۔ اِس وقت ہم عشاء ربانی کو ماہوار کر رہے ہیں لیکن ہم اِس سوال کی بابت دُعا بھی کر رہے ہیں اور مطالعہ بھی کر رہے ہیں۔

کیا کلیسیا کی باہمی دُعاؤں کے اجزاء کی (نظام تقویم) بابت مرتب کردہ کتاب میں مندرج، ایسٹر سے پہلی جمعرات، چھ جنوری کا تہوار، روزے، تسلیم کیے جانے چاہئیں؟

جہاں تاریخی اِیونجیلیکل اِزم کے عبادتی ڈھانچے اور طریقے کا تعلق ہے تو یہاں تک کہ رِیفارمڈ روایتوں کی بھی مختلف سمتیں رہی ہیں۔ برطانوی مصلحین میں، دی چرچ آف انگلینڈ اور پیوریٹن (Puritans) کے درمیان بڑے نقاط جو زیر بحث تھے وہ اِسی قسم کے تھے۔ کئی خدام کے عہدے چھن گئے یا وہ جیل میں ڈالے گئے کیوں کہ اُنہوں نے چرچ کیلنڈر (جس میں ایسٹر سے پہلی جمعرات، چھ جنوری کا تہوار اور روزوں کے بارے مندرج تھا) کی پیروی کرنے سے اِنکار کر دیا تھا۔ اِس طریقہ کار کی راہ نمائی عدالتی مصلحین نے کی۔ کیلونؔ کی سب سے بڑی تمنا عبادت کی اِصلاح کرنا تھا۔ اُس نے

دیکھا کہ قرون وسطیٰ کی کلیسیا کی سب سے بڑی غلطی جس نے اِنجیل کی روشنی کو مدھم کر دیا وہ دُعاؤں کی کتاب اور عبادت کے طریقہ کاروں کا ارتقاء تھی۔ وہ یقین رکھتا تھا کہ رومن کیتھولک کلیسیا مورتوں پر زور دے کر بُت پرستی کی پستی میں گر چکے ہیں۔ اِس لئے کیلون اور وہ پیوریٹن (Pyritans) جنہوں نے اُس کی پیروی کی ایسے تمام عناصر کو خارج کر دینے کی حمایت کی۔ اُس نے اِس بات کو تسلیم کیا کہ کچھ ایسی چیزیں جن کو وہ ختم کرنا چاہ رہا ہے، اُن کے خلاف کوئی ایسے مطلق بائبلی اُصول موجود نہیں ہیں۔ لیکن اُس کے نزدیک اُن کو اِحتیاطاً نکالا گیا کیوں کہ لوگ عبادت میں مورتوں کو اور دُوسرے چرچ کیلنڈر (نظام تقویم) کو شریک کرتے تھے۔ وہ کسی قِسم کی آرائش و زیبائش کے بغیر سادہ اِنجیل پر نظر مرکوز کرنا چاہ رہا تھا۔ اِس لئے اُس نے بنیادی طور پر عبادت کو سادہ بنا دیا۔ اور اِن چیزوں میں اُس نے کلیسیا میں سے چرچ کیلنڈر (نظام تقویم) کے اِستعمال کو خارج کر دیا۔

مَیں سوچتا ہوں کہ مصلحین نے کئی ایک نقاط پر ضرورت سے زیادہ مستعدی دِکھائی۔ مثال کے طور پر اُنہوں نے تقدیس کی اِس خوبصورتی کو کھو دیا جس کو خدا نے مسلمہ ٹھہرایا جب اُس نے پرانے عہد نامے میں عبادت کے نمونے کو وضع کیا۔ پہلے لوگ جن کو پاک رُوح سے بھرنے کو کہا گیا وہ دست کار اور کارِیگر لوگ تھے جن کو خدا نے مقرر کیا کہ وہ اُس کے مقدِس کو سجائیں۔ اِس وجہ سے مَیں اِس بات پہ یقین نہیں رکھتا کہ ہمارے گرجا گھروں کو بالکل سادہ ہونے کی ضرورت ہے جیسا کہ مصلحین یا پیوریٹن نے حکم جاری کیا۔ اِسی طرح مَیں سوچتا ہوں کہ چرچ کیلنڈر (نظام تقویم) کی پیروی کرنا مکمل طور پر قابل قبول ہے۔ میری کلیسیا میں ہم ایسٹر سے پہلی جمعرات،

مبارک جمعہ، ایسٹر اور اِس طرح کے تہوار مناتے ہیں۔ اور ہم چرچ کیلنڈر (نظام تقویم) کی پیروی کرتے ہوئے مخصوص کلیسیائی لباس اِستعمال کرتے ہیں۔

یسوع مسیح نے فریسیوں کے دہ یکی سے متعلق قانون پرستانہ روِیے پر تنقید کی۔ لیکن کیا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ دہ یکی غلط ہے؟

یسوع مسیح نے یقیناً فریسیوں کو اُن کی رِیاکاری کی وجہ سے آڑھے ہاتھوں لیا۔ متی ۲۳ باب میں ہم "افسوس" کی ایک طویل فہرست دیکھتے ہیں جو یسوع مسیح نے اُن مذہبی لیڈروں پر کیے۔ یسوع نے کہا" اَے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر تو دہ یکی دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی اِنصاف اور رحم اور اِیمان کو چھوڑ دیا ہے۔ لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے"۔ ہمیں اِس آیت کا موازنہ کرتے وقت محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ یسوع فریسیوں کے دہ یکی دینے پر حملہ نہیں کر رہا تھا بلکہ اِس بات کی طرف اِشارہ کر رہا تھا کہ وہ یہی توجہ دُوسری اہم باتوں کی طرف دینے میں ناکام رہے تھے۔ اِس آیت میں یسوع نے کہیں نہیں کہا کہ وہ دہ یکی میں غلط ہیں۔ بے شک اُس نے کہا کہ اِسی قِسم کی توجہ اُن کو دُوسرے بڑے معاملات یعنی اِنصاف، رحم اور اِیمان کی طرف بھی دینی چاہیے تھی۔ لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ دہ یکی کو چھوڑ دینا چاہیے تھا۔ اُن کو دونوں کام کرنے کی ضرورت تھی۔ نہ کہ دُوسرے اہم معاملات نمٹانے کے لئے دہ یکی کو چھوڑ دینے کی ضرورت تھی۔

یہ بہت دلچسپ بات ہے کہ ہمارے خداوند نے دہ یکی کو شریعت کی زیادہ "بھاری باتوں" میں شمار نہیں کیا۔ اُس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ جب ہم دہ یکی نہ دے کر خدا کو لوٹتے ہیں تو خدا اِس سے پریشان نہیں ہوتا۔ لیکن یہ اِس طرف اِشارہ کرتا ہے

کہ دہ یکی اِس لحاظ سے چھوٹی چیز ہے کہ یہ اُن آسان ترین کاموں میں سے ایک ہے جو ہم مسیحی زندگی میں کرتے ہیں۔ یہ اِتنا آسان ترین کام ہے کہ رِیاکار فریسی بھی اِس کو کر لیتے تھے۔ لیکن اکثر ہمیں اِس کو شروع کرنا اور جاری رکھنا مشکل ترین کام لگتا ہے۔

مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر آر۔ سی سپرول لِگونئیر منسٹریز جو کہ لیک میری ؔفلوریڈا میں واقع ہے اور اِنٹر نیشنل ملٹی میڈیا منسٹری ہے کے بانی وچیئر مین ہیں۔ وہ سینٹ اینڈریوز چیپل، سینفورڈ ،فلوریڈا میں منادی اور تعلیم کے سینئر پاسبان کے طور بھی خدمت کرتے ہیں۔

اپنے نمایاں تدریسی کام میں ڈاکٹر آر۔ سی سپرول نے رِیفارمڈ تھیولاجیکل سیمنری اور اِس کے بعد ناکس تھیولاجیکل سیمنری میں پروفیسر کے طور پر لوگوں کو خدمت کے لئے تیار کرنے میں مدد کی۔ وہ ساٹھ سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں "خدا کی پاکیزگی، خدا کے چنیدہ، اصلاحی علمِ اِلٰہی کیا ہے؟، مخفی ہاتھ، صرف اِیمان، آسمان کا ذائقہ، سچائیاں جن کا ہم اِقرار کرتے ہیں اور صلیب کی سچائی" شامل ہیں۔

اُنہوں نے اصلاحی (ریفارمڈ) مطالعاتی بائبل کے جنرل ایڈیٹر کے طور بھی خدمت سرانجام دی۔ ڈاکٹر آر۔ سی سپرول اور اُن کی اہلیہ ویسٹاؔ،لانگ ووُڈ، فلوریڈا میں رِہائش پذیر ہیں۔

قد آور ہونا

لوگوں کو اپنے جسم کے قد آور ہونے اور بڑھنے کے لئے مقوی غذا کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن خدا کے لوگوں کو مسیحی اِیمان میں قد آور ہونے اور بڑھنے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟ اِس کتاب میں علم اِلٰہیات کے ماہر ڈاکٹر آر۔ سی سپرول نے پانچ اہم ترین اور مقوی چیزوں کی شناخت کی ہے جو رُوحانی نشوونما میں مددگار ہیں: بائبل کا مطالعہ کرنا، دُعا کرنا، عبادت کرنا، خدمت اور مختاری۔ بائبلی بصیرت اور عملی دانائی کے ساتھ ڈاکٹر آر۔ سی سپرول مسیحیوں کو سکھاتے ہیں کہ کس طرح متوازن غذا کو برقرار رکھا جاتا ہے تاکہ اُن کی مسیحی زِندگی کو بڑھنے اور بالغ ہونے کی طرف راہ نمائی ہو۔

ڈاکٹر آر۔ سی سپرول لیگونیئر منسٹریز کے بانی اور صدر ہیں۔ اور لینڈو، فلوریڈا کے سینٹ اینڈریوز چیپل میں اُستاد اور پاسبان کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ موصوف ساٹھ سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں اور ریفارمڈ اسٹڈی بائبل کے مدیرِ اعلیٰ کے طور پر بھی خدمت سرانجام دی۔ ڈاکٹر آر۔ سی سپرول خدا کے کلام میں سے گہری عملی سچائیاں بیان کرنے کی قابلیت رکھنے والے عالمِ الٰہیات کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

لیگنیئر لائبریری

UCRT
URDU CENTER FOR
REFORMED THEOLOGY
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی